



**THE
NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN
DEBATES
OFFICIAL REPORT**

Sunday, the 1st December, 1985

(4th Session of 1985)

(Volume IV contains No. 1 to 43)

CONTENTS

Pages

1. Recitation from the Holy Qur'an	... 4332
2. Fateha Prayers	... 4333
3. Starred Questions and Answers	... 4333
4. Privilege Motions	... 4374
5. Re : Adjournment Motions	... 4384
6. Re : Rules of Procedure	... 4386
7. Point of Order	... 4388
8. Adjournment Motions	... 4391
9. Points of Order	... 4401
10. The Political Parties (Amendment) Bill, 1985—Continued.	... 4417

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN
ASSEMBLY DEBATES

Sunday, the 1st December, 1985

The National Assembly of Pakistan met in the Assembly Chamber (State Bank Building) Islamabad, at ten of the clock, in the morning, Mr. Speaker (Syed Fakhar Imam) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝
سَجُّدًا بَكْرَةً رَاضِيًا ۝ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ
وَمَلَائِكَتُهُ يُخَرِّجُكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۝
كَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ۝ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ
سَلَامٌ ۝ وَاعْدُوا لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ۝ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
أَنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ وَدَاعِيًا
إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ
بِأَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللَّهِ فَضْلًا كَثِيرًا ۝

ترجمہ: اے اہل ایمان! خدا کا بہت بہت اور کثرت سے ذکر کیا کرو۔ اور صبح شام اسی کی پاکی بیان کرتے رہا کرو۔ وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی، تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے۔ اور اللہ تعالیٰ یقیناً مسلمانوں پر نہایت ہی مہربان ہے۔ جس روز وہ ان سے ملیں گے ان کا تحفہ خدا کی طرف سے سلام ہوگا۔ اور اس نے ان کے لئے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے اسے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے آپ کو وہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا اور خدا کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔ اور مومنوں کو خوشخبری سنانا وہ ان کے لئے خدا کی طرف سے بڑا فضل موجود ہے۔

FATEHA PRAYERS

مولانا سید شاہ تراب الحق قادری :- جناب دلا۔ جیسا کہ تازہ ترین اطلاع کے مطابق اخباروں کی سرخی سے بھی ظاہر ہوا اور آپ نے جس ملاحظہ فرمایا کہ وہی مقننوں کی طرح گروپ کراچی میں واردات کی اور سات حضرات جان بحق ہوئے۔ جناب سپیکر! یہ وارداتیں پاکستانی علاقوں کے لئے معمول بن گئی ہیں۔ اور جتنے بھی شکار ہوئے تو سب کے سب اگر آپ لسٹ دیکھیں تو عزیز تھے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق اب تک تقریباً چھ سواسی افراد قتل ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر بدشاہ صاحب! آپ کو اس بات کا علم ہو گا کہ ---

مولانا سید شاہ تراب الحق قادری :- جناب! میں چاہتا ہوں کہ اگر آپ اجازت دیں تو ان کے لئے فاتحہ کر لی جائے، دعائے خیر کر لی جائے۔
(فاتحہ پڑھی گئی)

جناب دمی مظہر ندوی! جناب سپیکر! اس پر میں نے تحریک التوا پیش کی ہے اور اس سے بچے ۲ نومبر کو حیدرآباد میں جو واقعہ ہوا۔ اس پر بھی تحریک التوا ہے۔ یہ ایسا مسئلہ ہے جس پر فوری طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! جب تحریک التوا کا مسئلہ آئے گا۔ اس وقت میں گزارش کروں گا۔ میں آپ کو بتاؤں گا کہ تحریک التوا کے ہمارے پاس ڈیجیٹل ہوئے ہیں۔

جناب دمی مظہر ندوی! جناب والد! یہ بڑا سنگین مسئلہ ہے اس پر قومی اسمبلی کو توجہ کرنی چاہیے اس کے لئے فوری طور پر کوئی وقت نکالیں۔ مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر! آپ کی گزارش ۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS.

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

LAW FOR DEFINITION OF "SCHEDULED CASTES"

921. *Mr. M. P. Bhandara : Will the Minister for Justice and Parliamentary Affairs be pleased to state whether any law force defines the expression "scheduled castes", and to table a copy of such law, if in force ?

Mr. Iqbal Ahmad Khan : No.

Mr. M.P.Bhandara: Sir, I wish to ask the honourable Minister for Justice and Parliamentary Affairs if there is any intention on the part of the Government to bring in force a law to define the expression "Schedule Castes", as this expression is used in Article 61 and 106 of the Constitution?

Mr. Iqbal Ahmed Khan: Sir, apparently, mention of Schedule Castes in Article 152 A and 106 (3) seems to be redundant. But we will examine this issue and, if need be, we may enact a law defining "Schedule castes".

Mr. M. P. Bhandara: Sir, I would wish to ask the honourable Minister as to why this is redundant, because the Schedule castes were defined in 1950 Constitution and this definition did receive certain rights and privileges; and since these rights and privileges have been blighted it appears to be.....

Mr. Speaker: Question please, Mr. Bhandara.

Mr. M.P.Bhandara: Sir, the question is that I would request for a categorical statement that the definition of "Scheduled Castes" is contemplated by the law, Minister.

Mr. Iqbal Ahmed Khan: Sir, for the information of the honourable Member I would like to submit that the expression "Schedule castes" was originally used in the Government of India Act, 1935; and, for the purposes of the First, Fifth and Sixth Schedule thereto, certain castes, races and tribes inhabiting different Provinces were specified as Scheduled Castes by virtue of the Government of India (Schedule Castes) Order, 1936. excepting the Scheduled Castes relating to the provinces of Bengal and Punjab, which, too, were notified as Scheduled Castes of the East Bengal and West Punjab. The rest of the Scheduled Castes were omitted by the Governor-General's Order, No. 19 of 1937. Since the force of 1936 Order, as amended by the Governor-General's Order of 1937, was for the purpose of Act of 1935, with the coming into force of 1956 Constitution, the Order of 1936 automatically became inoperative and, probably for that reason, the Scheduled

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

[1st Dec. 1985]

Castes (Declaration) Ordinance, 1957, was promulgated in consonance with the Constitution of 1956. This Ordinance, however, lapsed on 9th January 1958.

Sir, as the expression scheduled castes was not used in the 1962 constitution, no law on the subject appears to have been enacted and thus no law on the subject is now in force.

Sir, the phrase "Scheduled Castes" has again been used in the present constitution, in Article 106 (3) thereof. Its ordinary meaning can be the castes mentioned in the schedule. Since in the aforesaid 1936 order, certain tribes and castes were mentioned in the Schedule thereto, probably for that reason, this phrase came to be used in the legal parlance. It, therefore, necessarily follows that, unless there is a law having a schedule enumerating therein certain tribes and castes which, due to their peculiar social conditions, have not attained the sufficient degree of civilization, nor, due to uncertain and vague religious beliefs, they come under other categories of non-Muslim minorities, such as Christians, Hindus, Sikhs, Buddhists, Parsies, Ahmadies etc. it would not be possible to identify them as Schedule Castes for the purposes of Article 106 (3) and Article 152 A.

Mr. M.P.Bhandara: Sir, I would submit that it will be anomalous that the constitution's schedules and expressions, which are indeterminate and undefined.

Mr. Speaker: What is the question, Mr. Bhandara?

Mr. M.P.Bhandara: The question, Sir, is, or rather it is a statement, that ...

Mr. Speaker: I beg to remind the honourable member that it is the Question Hour and not the Policy Statement Hour. Thank you. Next question.

RETIREMENT OF OFFICERS OF T & T DEPARTMENT

922. *Haji Muhammad Unis Elahi: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that T&T Department retired, in 1980, some officers on completion of 25 years service, without previous notice, etc.; and

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the details of the action taken on their applications in the CMLA's office?

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Mohyuddin Baluch: (a) Yes. Cases of Government servants who have completed 25 years of service are subject to review for determining their usefulness for further retention in service. No. notice needs be given under the rules for the said review by the Review Committee.

(b) Out of 24 Review Petitions submitted by the retired officers against the orders of their retirement from Government service under Rule 13 (ii) of Civil Servants Act, 1973, one petition was accepted and others rejected by the President.

حاجی محمد یونس الہی: - جناب! وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ جو پورے ریٹائرمنٹ کے ہیں ان میں سے ایک accept کی گئی ہے اور ۲۳ ریجیکٹ ہیں، تو یہ ریجیکشن کی گرانڈز کیا ہیں۔ جس پر یہ اتنی ساری ریجیکٹ کی گئی ہیں ۲۳؟

شہزادہ فی الدین: جناب! جب سرکاری ملازم یا آفیسر کی مدت ۲۵ سال کی ہو جاتی ہے اس کے بعد گورنمنٹ کی بھی یہ مرضی ہے کہ ان کو پنشن کرے اور اگر وہ افسر چاہیں تو نظر ثانی کے لئے وہ درخواست دے سکتے ہیں، لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ ان کی نظر ثانی کی درخواست ضرور accept کی جائے کیونکہ سروس رولز کے مطابق ۲۵ سال کے بعد اس کو پنشن

پر جانا ہے۔ البتہ جن آفیسروں نے نظر ثانی کے لئے درخواست دی تھی ان میں سے جن کو یا جس کو گورنمنٹ نے حوام اور گورنمنٹ کے لئے بہت ضروری سمجھا ہے ان میں سے ایک کی درخواست پر ریڈیٹنٹ نے منظور کی تھی، اس کو ملازمت میں واپس لایا گیا تھا۔ باقیوں کی درخواستیں منظور نہیں کی گئی تھیں۔

حاجی محمد یونس الہی: جناب! یہ جو ۲۳ آفیسرز جن کی پنشن منظور نہیں ہوئی۔ میرے علم میں یہ بات ہے کہ جو ریٹائر ہوئے وہ اس نے ان کو کیئر کیا تھا لیکن اکثر و بیشتر کو انہوں نے ریجیکٹ کیا۔ میں یہی وجہ جانا چاہتا تھا کہ کیوں؟ کیونکہ ریٹائرمنٹ منسٹری سے گئی ہوگی۔ اس کی وجوہات جانا چاہتا ہوں۔

شہزادہ فی الدین: جناب! میں نے یہ عرض کیا ہے کہ ان کی نظر ثانی کے لئے جو درخواستیں ہیں وہ ضروری نہیں ہے کہ سب کی سب accept کی جائیں۔ عام طور پر میں معزز رکن سے

آپ کی وسعت سے یہ عرض کروں گا کہ نیشنل اسمبلی میں ہی اکثر یہ باتیں کی جاتی ہیں کہ زیادہ ایکٹیفٹرز نہ دی جائیں۔ پھر اس قسم کے سوال کرنا میرے خیال میں مناسب نہیں ہے۔
جناب محمد عبداللہ غازی جناب والا! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ چاہتا ہوں کہ وہ جو ایک جس کی درخواست منظور کی گئی ہے اس کا نام کیا ہے اور کون سی وہ بنیادی وجوہات تھیں جس سے وہ indispensable سمجھا گیا ہے کہ اس کو دوبارہ رکھا جائے۔
شہزادہ محمد الہی جناب والا! جس کی نظر ثانی کی درخواست accept کی گئی ہے اس کا نام مسٹر محمد اعظم بنے اور یہ تو میں نے عرض کیا ہے کہ پرنڈیٹ نے اس کی درخواست منظور کی ہے اور ریگورنٹ اور ملک کے مفاد میں بات ہوگی کہ اس آفیسر کی شاید گورنمنٹ کو ضرورت تھی۔

جناب محمد عبداللہ غازی ڈیپارٹمنٹ آف آرڈر سروس

جناب سیکرٹری فرمائیے

جناب محمد عبداللہ غازی جناب والا! میں نے پہلے ہی یہ کہا ہے کہ ہمیں vague جواب نہیں چاہیے ہمیں واضح بتایا جائے کہ اس فائل پر کون سی وجوہات بیان کی گئی ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ indispensable سمجھا گیا ہے۔

جناب سیکرٹری وہ جو ۲۳ ہیں ان کے بارے میں آپ کا سوال ہے؟

جناب محمد عبداللہ غازی جو ایک منظور کی گئی ہے۔ اس کے بارے میں ہے جناب والا!

جناب سیکرٹری اچھا جی۔ جی آپ کے پاس کوئی انفرمیشن ہے یا فریش نوٹس چاہیے؟

شہزادہ محمد الہی اگر ڈیپارٹمنٹ فی الحال میرے پاس نہیں ہیں۔ اگر معزز رکن چاہیں تو میں...

جناب سیکرٹری فریش نوٹس کی ضرورت ہے۔ حاجی محمد یونس الہی صاحب۔

حاجی محمد یونس الہی جناب پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے میرے ایک سلیمنٹری کے بارے میں

یہ جواب دیا ہے کہ وہ ریٹائرڈ ہو گئے تھے۔ یہاں ریٹائرمنٹ نہیں ۲۵ سال مکمل کئے تھے

۲۵ سال اور ریٹائرمنٹ میں فرق ہے۔ وہ اس پر لاگو نہیں ہوتا۔ جو وہ جواب دے رہے ہیں

۵۰ نائٹس بخش جواب ہے۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

جناب سپیکر، ۲۵ سال کی بات انہوں نے کی ہے کہ ۲۵ سال کے بعد آپشن ہوتی ہے گورنمنٹ کا۔
جی حمزہ صاحب۔

جناب حمزہ کیا جناب پارلیمانی سیکریٹری از راہ کرم یہ بتائیں گے کہ حکومت کی پالیسی میں تغا د کیوں ہے؟ ایک طرف تو آپ ۲۵ سال تک ملازمت کرنے والے لوگوں کو بغیر وجہ بتائیے ملازمت سے نکالنے کا اختیار رکھتے ہیں اور اس کو استعمال کرتے ہیں، اور دوسری طرف جو لوگ ۶۰ سال کی عمر کو پہنچ جاتے ہیں۔ ان کو آپ ملازمت میں توسیع دیتے ہیں۔ یہ طریقہ کار کیوں اختیار کیا گیا ہے؟

شہزادہ محی الدین جناب والا! یہ میں عرض کروں کہ سول سروسز ایکٹ ۱۹۴۷ء کے مطابق یہ کارروائی ہو رہی ہے۔ جو کچھ کارروائی ہوتی ہے۔ سب اسی رول میں شامل ہے۔
جناب سپیکر، اگلا سوال۔

UNIVERSITY GRANTS COMMISSION

923. *Mr. Liaquat Baluch: Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the name of the Chairman, University Grants Commission;

(b) the nature of Educational and Research work performed by the teachers of Universities, affiliated with the University Grants Commission; and

(c) whether it is a fact that the Incharge of training programme in the U.G.C. is a Qadiani?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) Dr. Daler Khan, Acting Chairman, University Grants Commission, Islamabad.

(b) University teachers are imparting education and providing research guidance at certificate diploma, bachelor, master, M. Phil and Ph. D. levels and are engaged in educational research work either independently or in groups in various disciplines. (Annexure-I). A detailed list of the Educational and Research work performed by University teachers affiliated with U.G.C. is placed at Annexure II & III. (Annexure I, II & III placed in the N.A. Library).

(c) According to the record of University Grants Commission it is not a fact.

ملک سرفراز احمد: کیا جناب وزیر تعلیم ازراہ کیم یو ایشیا دفز مایش گے کہ ابھی تک ایٹنگ پیڑمین کیوں رکھا گیا ہے؟

میاں محمد یحیٰ خان وٹو: پیڑمین کی تعیناتی کے بارے میں اقدامات کئے جا رہے ہیں اور جلد ہی پیڑمین مقرر کر دیا جائے گا۔

924. Deferred.

جناب سپیکر: اگلا سوال

NEW ISLAMABAD INTERNATIONAL AIRPORT

925. *Mr. Muhammad Nawaz Khokhar: Will the Minister Incharge of the Aviation Division be pleased to state whether there is any programme to construct a new airport near Rawalpindi; if so, the time required for its construction, and the estimated expenditure thereof?

Sahabzada Yaqub Khan: Yes. Site for the New Islamabad International Airport has been selected. The project is at the preliminary stages of planning and designing. Once the detailed design is finalized, the time required for its construction and estimated expenditure will be known.

Mrs. Duresshawar Mazari: Sir, will the honourable Minister please state why there is the necessity of making a new airport? We already have one which caters both Rawalpindi and Islamabad. This expenditure that is being incurred is not necessary, for the facilities that are being provided at the airport are already in existence and they should be extended.

Mr. Speaker: Why it is necessary to have this expenditure—

ایف بی ٹی کنٹرل (ڈیپارٹمنٹ) ڈیپو ہر برٹ بلوچ: جناب والا! کوشش تو کی گئی تھی کہ اسی جگہ اسلام آباد ہی میں اس کی expansion کی جاتی کیونکہ اب Rawalpindi کی بنیاد ہی ضرورت پڑ گئی ہے۔ یہ ایک بہت بڑا انٹرنیشنل ایرپورٹ بنایا جائے گا۔ تو تجارتی اور دوسرے لحاظ سے اس کی تعمیر کے لئے ایک نئی جگہ کو تلاش کیا گیا ہے۔

راجہ شاہد گل: کیا میں معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ پوچھ سکتا ہوں کہ اس کے لئے کون سی سائٹ سلیکٹ کی گئی ہے؟

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

افینٹ کزل ایئرپورٹ ڈیویو ہر ہٹ بلوچ : جناب والا! جہاں تک لوکیشن کا تعلق ہے۔ اگر آپ راولپنڈی سے پشاور روڈ پر جائیں اور پشاور کی طرف اگر ۱۲ میل تک جائیں تو وہاں پر ایک روڈ جکشن ہے جسے تھل روڈ جکشن کہتے ہیں۔ اگر آپ اس جکشن سے فوج جگہ کی طرف چلیں تو چار میل کے فاصلے پر ایک واپس پنڈ ہے جسے پنڈ رانجھان کہتے ہیں۔ اس پنڈ رانجھان کی جزل لوکیشن میں اس انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے لئے جگہ کو مخصوص کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال۔

QUOTA FOR ISLAMABAD DISTRICT STUDENTS IN CADET

QUOTA FOR ISLAMABAD DISTRICT STUDENTS IN CADET COLLEGE
COLLEGE AND PUBLIC SCHOOLS

926. *Mr. Muhammad Nawaz Khokhar: Will the Minister for Education be pleased to state whether any quota has been fixed for the students of District Islamabad in the Cadet Colleges and Public Schools, like the students of Baluchistan, Northern Areas and Azad Kashmir; if not, the reasons therefor?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: No. Students from Baluchistan, Northern Areas, FATA and Azad Kashmir are admitted in these Institutions under this Ministry's scheme entitled "Education of Talented Students from under-developed areas in Cadet Colleges Public Schools". Students from the Provinces of Punjab, Sind, NWFP and Islamabad District are not eligible under this scheme because these areas are not under-developed.

جناب سپیکر: اگلا سوال

SEATS FOR TARBELA DAM AFFECTEES IN ENGINEERING UNIVERSITIES

927. *Mr. Gohar Ayub Khan: Will the Minister for Education be pleased to state whether any seats are reserved for the Tarbela Dam affectees in the Mechanical and Engineering Universities; if not, the reasons therefor?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: There are no reserved seats for Tarbela Dam affectees in the Engineering Universities.

Presently every Engineering University has its own admission Policy but generally the seats are reserved for rural/less developed areas; wards of army personnel, University teachers/employees, Professional engineers and diploma holders. The seats are also reserved for nominees of other provinces, foreign governments and Afghan refugees. The admission policy does not take into consideration the temporary dislocation or disturbance in an area.

جناب گوہر ایوب خان: جناب والا! جو تریبلا ڈیم کے متاثرین ہیں وزیر موصوف نے کہا ہے کہ عارضی ہے دخل ہے۔ وہ اپنی قبریں اور ہر چیز چھوڑ کر آئے ہیں۔ ان کی permanent dislocation ہوئی ہے۔ انہوں نے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ ان کے لئے اتنا بھی نہیں ہو سکتا کہ انجینئرنگ یا میڈیکل یونیورسٹی میں ایک یا دو سیٹیں ریزرو ہوں؟

میاں محمد حسین خان: جناب والا! عرض یہ ہے کہ انہوں نے بڑی قربانی دی ہے۔ انہوں نے اپنی جائیدادیں چھوڑ دی ہیں۔ اس لیے کہ یہ قومی مجموعی مفاد میں تھا۔ لیکن حکومت نے جتنی انہوں نے قربانی دی تھی۔ اس جائیداد کے مقابلے میں انہیں جائیداد مہیا کی ہے۔ جہاں تک کالجوں میں داخلے کا مسئلہ ہے۔ اس سے پہلے بھی منگلا ڈیم یا اور جہاں بھی اس قسم کی ڈسlokیشن ہوئی ہے وہاں کبھی سیٹیں اس بنا پر مقرر نہیں کی گئیں، اور اسی پالیسی پر مسئلہ آدھ رہا ہے۔

جناب گوہر ایوب خان: جناب وزیر موصوف کہتے ہیں کہ ان کو compensate کیا گیا! اگر اوسط پانچ سال کی نکالی جائے تو کچھ کمیشن نہیں۔ ابھی تک وہ لوگ ہر چیز پر اپنی کمیشن ڈیمانڈ کر رہے ہیں اگر حکومت ان کی اس قربانی کو تسلیم کرتی ہے تو یہ چھوٹی سی قربانی کیوں نہیں کر سکتے کہ ان کے لئے ایک ایک سیٹ انجینئرنگ اور میڈیکل یونیورسٹی میں ریزرو کر دے؟ حکومت اتنی بھی قربانی نہیں کر سکتی؟

میاں محمد حسین خان: جناب والا! اصل میں یہ ایک مستقل مسئلہ نہیں ہوتا۔ حیب و سلوکیشن ہوئی تو اس کے بعد سیٹمنٹ ہو جاتی ہے۔ اب میرے خیال میں وہ لوگ دیگر جگہوں پر settle ہو چکے ہیں۔ لیکن اگر کوئی ایسا معاملہ ہو تو صوبائی حکومتیں جن کے گورنر صاحبان یونیورسٹیوں کے چانسلرز ہیں۔ ان کے پاس کچھ discretionary کوڑ ہوتا ہے۔ اگر کوئی ایسا جائزہ کیس ہو تو فاضل ممبر صاحب recommend فرمائیں گے اور ان کو بھیجا جاسکتا ہے۔ لیکن مستقل طور پر اس کے لئے سیٹیں مقرر کرنا۔ میرے خیال میں من سب نہیں ہوگا۔ باقی ملاقوں کے جس طرح حقوق ہیں ان میں ان کا حق باقاعدہ شامل ہے۔

جناب گوہر ایوب خان: وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ یہ صوبائی معاملہ ہے۔ تریبلا ڈیم مرکزی حکومت نے تعمیر کیا ہے اور ری سیٹمنٹ کی تمام ذمہ داری حکومت نے ادا کی ہیں تو اس لیے یہ مجھے یقین دلائے کہ ان کے اگر گورنر یا صدر صاحب کی ریزرو سیٹیں ہیں تو ان کے لیے بھی مرکزی حکومت تجویز کر سکتی ہے recommend

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

کر سکتے ہیں؟
 میاں محمد اسحاق خان: میں نے عرض کیا ہے کہ جو بھی کوئی جائز قسم کا کیس ہو۔ ہم اسے رکنڈ کرتے
 کے لئے تیار ہیں۔ لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ اس کو مستحق طور پر شامل کرنا یا مقرر کرنا مناسب
 نہیں ہے۔ پھر ایک جگہ پر یہی مسئلہ پیدا ہو جائے گا۔ پہلے جو پالیسی چل رہی ہے ویسے تو وہی
 رہے گی لیکن اگر کوئی genuine کمپنی ہے اور میرے فاضل دوست اسے میرے نوٹس میں لائیں
 ہیں اسے اپنی سفارش کے ساتھ منظم گورنر صاحب کو بھیجوں گا اور سفارش کروں گا کہ ان کو نوڈیٹ
 کیا جائے۔

928. *Deferred.*

جناب سپیکر! اگلا سوال۔

TELEPHONE CONNECTIONS IN FAISALABAD DIVISION

929. *Ch. Muhammad Nuzi: Ahmad: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the present number of telephone connections in Faisalabad Division and the number of lines proposed to be extended alongwith the District-wise details thereof;

(b) whether it is a fact that the strength of staff is the same as it was 20 years ago in Faisalabad, where the telephone lines have been extended 10 times; if so, the time by which the number of staff is expected to be increased; and

(c) the time by which machinery will be installed, as the building of Central Telephone Exchange in Faisalabad has been completed?

Mr. Mohyuddin Baluch: (a) 1. Present number of telephone connections in Faisalabad Revenue Division20,385.

2. Station-wise proposed expansions during Annual Development Programme 1985-86.

(i) Faisalabad Central-III	10,000 Lines Auto
(ii) Sargodha Road Exchange Faisalabad	1,000

(iii) Jaranwala Exchange	200 Line	Auto
(iv) Samundri Exchange	500	" "
(v) Tandlianwala Exchange	50 Lines (Manual)	
(vi) Chak Jhumra Exchange	50 Lines (Manual)	
(vii) Khuranwala Exchange	45 Lines (Manual)	
(viii) Mamun Kanjan Exchange	50 Lines (Manual)	
(ix) Aminpur	50 Lines (Manual)	
(x) Rurala	50 Lines (Manual)	
(xi) Pansara	50 Lines (Manual)	

(b) No. Today's strength is 560 as compared to 97 which was 20 years ago.

(c) It will be endeavoured to install the exchange during 86-87 as it is linked with the selection of digital switch.

چوہدری محمد نذیر احمد بر کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ ارٹ و ذرائع گے حکومت کے پاس کوئی ایسی سکیم زیر غور ہے۔ جس میں ڈھیکڑ میں ٹیلی فون مہیا کرنے کی کوئی سکیم ہو؟
شہزادہ محمد الدین : یہ اس سے متعلق سوال نہیں ہے۔ اس کے لئے فریش نوٹس کی ضرورت ہے۔

جناب حنفہ : کیا جناب پارلیمانی سیکرٹری صاحب ازراہ کرم مجھے بتائیں گے کہ سوال سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سوال کرنے والے نے ریویونیو ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں پوچھا ہے، فیصل آباد ریویونیو ڈویژن، جس میں اضلاع شامل ہیں۔ اضلاع اس میں ٹوبہ ٹیک سنگھ اور جھنگ شامل ہیں آپ نے جو تفصیل دی ہے وہ صرف فیصل آباد سے متعلق ہیں۔ ازراہ کرم اس میں ٹوبہ ٹیک سنگھ اور جھنگ کے اضلاع کی بھی تفصیل ہمیں بتائیے؟

شہزادہ محمد الدین : جناب والدہ، فیصل آباد ڈویژن کے متعلق جو سوال کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق میں نے عرض کیا ہے کہ جو کوئی کنکشن وہ ۲۰۳۸۵ ہیں۔

جناب سیمیکر : میرے خیال میں ان کا سوال کچھ اور تھا۔ فیصل آباد ڈویژن کے تین اضلاع ہیں۔

جناب حنفہ : جناب سیمیکر : عرض یہ ہے کہ سوال کے جو الفاظ ہیں ان سے صاف ثابت ہے۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

انہوں نے پوچھا ہے کہ اس وقت فیصل آباد ڈویژن میں ٹیلی فون کنکشنوں کی تعداد کتنی ہے اور کتنی لائینوں کی ترمیم کی جائے گی اور ان کی قطع وار تفصیل کیا ہے۔ تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ ریلوینڈ ڈویژن انتظامیہ جو ڈویژن ہے۔ فیصل آباد کا اس میں ٹوبہ ٹیک سنگھ اور جھنگ شامل ہیں۔ اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اور محکمہ ٹیلی فون جو ہے وہ بہت سے لوگوں کو ریٹائرڈ کر چکے ہیں۔ کیا بقایا لوگوں کی بھی ضمانت اور تقابلیت کی یہ کیفیت ہے۔ کہ جواب دینے وقت سوال کو بھی نہیں سمجھ سکے !

شہزادہ محمد الدین : جناب والا! جہاں تک تفصیل کا تعلق ہے۔ ایکسپریس کے نام اس میں دیے ہوئے ہیں۔ میں نے ٹوبہ ٹیک سنگھ سے تعلق نہیں رکھتا۔ اگر وہاں پر کوئی ایکسپریس چلے گی ہو تو میں حمزہ صاحب سے معذرت چاہوں گا۔ اور جو ڈویژن سے متعلق تفصیل ہے وہ میرے خیال میں اس میں پڑتی دیکھ گئی ہے۔

جناب سپیکر : میرے خیال میں حمزہ صاحب انکسپشن ہے۔ کیونکہ انہوں نے فیصل آباد میں ٹیلی فون کا جو ڈویژن ہے اس کی تفصیل دی ہے نہ کہ تین ریلوینڈ علاقوں کی۔

جناب حمزہ : جناب سپیکر! میں آپ سے راضی ہوں کہ یہ جو سوال کیا گیا ہے اس میں ڈسٹرکٹس کے بارے میں پوچھا گیا ہے۔

جناب سپیکر : جی ڈسٹرکٹ وائز پوچھا گیا تھا۔ میرے خیال میں اس کی انٹرمیشن کسی اور وقت میاں رکھیں تو آپ کی گزارش ہوگی جی جناب عبداللہ غازی صاحب !

جناب عبداللہ غازی : میں پابلیشنگ سیکرٹری سے پوچھوں گا کہ جن ۲ کے چوتھے نمبر پر سندھ کی ایکسپریس ۱۵ سوایمنوں کا اضافہ رکھا گیا ہے۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ ایک سال ہوا ہے۔ وہاں بلڈنگ بن چکی ہے اور وہاں کوئی ایکسپریس لائن پر وائڈ نہیں کی گئی؟ اور یہ بتائیں گے کہ کب تک وہاں بلڈنگ میں مینیری آئے گی اور کب تک یہ ۱۵ سوایمنیں وہاں مہیا کی جائیں گی؟

جناب سپیکر : سندھ کی ایکسپریس کے بارے میں سوال ہے، جناب !

شہزادہ محمد الدین : بہت سنا گیا ہے کہ یہ پروگرام موجودہ مالی سال کے لئے ہے اور اس سلسلے میں ہم اسی رواں مالی سال کے اندر کرنے کی کوشش کریں گے۔ البتہ میں یہ عرض کروں کہ ٹیلی فون کے متعلق اور ڈیکریٹل ایکٹ انک سوچ سے متعلق ابھی گورنمنٹ نے فیصلہ نہیں

کیا اس کا کس مشنری آف کمیونیکیشن نے گورنمنٹ کو بھیجا ہے اور اس کا فیصلہ ہونا بہت ضروری ہے۔ جو بنی اس کا فیصلہ ہو جائے گا ہم اپنے پروگرام کے مطابق یہ کام کر سکیں گے۔

جناب محمد اکرم: کیا پابینانی سیکرٹری صاحب یہ بیان فرمائیں گے، اس سے پہلے میں نے یہی سوال کیا تھا تو اس میں یہ تفصیل دی گئی تھی کہ فیصل آباد، غلام آباد میں تقریباً ۲ ہزار لائن کی ایکس چینج دے دی جائے گی اور سمن آباد میں ۱۵ ہزار لائن کی جبکہ اس تفصیل میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ کیا وہ منصوبہ نعمت تو نہیں کر دیا گیا؟

شہزادہ فی الدین: جناب والا! اس سال کا جو پروگرام ہے، اس کی تفصیل دی گئی ہے اور جو اس تفصیل میں نہیں ہے وہ شاید اس میں شامل نہیں ہے۔

جناب محمد اکرم: اس وقت بھی اسی سال میں وہ منصوبہ ظاہر کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں جواب آچکا ہے۔ جی اگلا سوال

شاہ بلغ الدین صاحب !

NATIONAL LIBRARIES

930. *Shah Baleeghuddin: Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the total number and location of national libraries in the country and what is their annual budget;

(b) as to how much money is spent on the purchase of books annually; and

(c) the number of books, published in the country, which are received from the publishers and printing presses?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) There is only one National Library namely, the National Library of Pakistan, located at Islamabad. Annual budget for the current financial year (1985-86) is Rs. 33,898 million.

(b) The Library spent an amount of Rs. 1.00 million on the purchase of books during 1984-85. There is a budget provision of Rs. 0.939 million for purchase of books during current financial year (i.e. 1985-86).

(c) The National Library receives one copy of each new publication from publishers in the country under the provisions of the Copyright Ordinance, 1962. It received 1050 books during 1984 and 880 by the end of November, 1985. The Library does not receive any books from the Printing Presses.

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

شاہ بلین الدین : سپلیمنٹری۔ میں جناب وزیر سے یہ معلوم کرنا چاہوں گا کہ کاپی راستے کا جو قانون ہے اس کے تحت کتا ہیں دسل کر کے لائبریریوں کو بھیجنے کی ذمہ داری کسی کی ہے ؟

میاں محمد یسین خان وٹو : جناب : یہ ناشرین کی ہے۔ یہ جو پبلشرز ہوتے ہیں ان کی ذمہ داری ہوتی ہے اور وہ ہمیں اس کی ایک کاپی بھیجتے ہیں۔

شاہ بلین الدین : ضمنی سوال یہ ہے کہ جو تعداد کتب کی بتائی گئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ ملک میں جو کتا ہیں چھپتی ہیں اس کے مقابلے میں بہت کم ہے یا تو یہ طریقہ کار موثر نہیں ہے ایسے ٹوڑ بنانے کے بارے میں آپ غور کریں گے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا قومی نقصان ہے ؟

میاں محمد یسین خان وٹو : جناب والا اس بات کا میں جائزوں کا اور میں دیکھوں گا

میری اطلاع کے مطابق جناب یہ ۱۰۵۰ کتا ہیں ۸۴ میں ملی ہیں اور ۱۹۸۵ء نومبر تک ۸۸۰ کتا ہیں اگر کسی جگہ پر کوئی چیز نازل ممبر کے نوٹس میں آئے کسی کسی نے کو تاجی کہے ہم اس کے خلاف اقدام کریں گے لیکن میں اس کا بازو ہوں گا کہ اس میں کسی قسم کی ایسی کارروائی نہ کرے کہ اس قانون کو دائرہ کرے۔

میاں محمد زمان : کیا زیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ حکومت کے زیر غور کوئی

ایسی سکیم ہے کہ اس قسم کی لائبریریاں جو صوبائی ہیڈ کوارٹر ہیں وہاں بھی قائم کی جائیں ؟

میاں محمد یسین خان وٹو : جناب والا اس سلسلے میں اور بھی کئی سوال آرہے

ہیں۔ لائبریریوں کے طور پر تو ایسی لائبریریاں قائم کرنے کی سکیم نہیں ہے لیکن جو لائبریریاں قائم ہیں ان کے بارے میں آگے سوال آرہے ہیں جس میں انہوں نے کوئی ایجنسٹ کی کمیٹی بنوائی تھی تجاویز پیش کی ہیں جو صوبائی حکومتوں کو بھیجی جا چکی ہیں اور ان کی رائے آنے کے بعد اس سلسلے میں اقدامات کئے جائیں گے تاہم فیڈرل حکومت لائبریریوں کے لئے کچھ رقم مہیا کرتی ہے جس میں داخل ممبر کی اطلاع کے لئے یہ عرض کروں کہ ٹاؤن کمیٹیوں کی لائبریریوں کو خاص طور پر اس بحث میں رقم مختص ہے۔ اگر وہ کوئی تجویز پیش فرمائیں تو اس سلسلے میں کیا جاسکتا ہے۔

بیگم شہوار مزاری : کیا زیر موصوف بتائیں گے نیشنل لائبریریوں کے لئے کتا بوں کے

چناؤ کے لئے کوئی کمیٹی ہے ؟

میاں محمد یس خان وٹو! جناب دلائل اس سلسلے میں فریش نوٹس پاہوں گا
جناب سپیکر! جی فریش نوٹس جی۔ شاہ بیخ الدین صاحب

شاہ بیخ الدین جناب یہ جو کتابوں کے خریدنے کے لئے نیشنل لائبریری کے لئے
 اس سال کی گرانٹ ہے۔ اس میں کمی کیوں کی گئی ہے پچھلے سال کے مقابلے میں باحالانہ
 ایک مین کی یہ رقم بھی نیشنل لائبریری کے لئے دوسرے ملک کے مقابلے میں بہت ہی کم
 بہت ہی کم تر ہے۔

میاں محمد یس خان وٹو! جناب واللہ بات یہ ہے کہ اس دنہ بھی تقریباً ایک
 مین ہی تھی۔ لیکن پھر میرے خیال میں وہ تین فیصد جو بجٹ میں کٹ سکی اس کی بنا پر یہ
 یہ اب ۲۰۹۳ ہو گئی ہے جناب یہ پریکٹیکل ایک مین ہی ہے اتنی زیادہ کم نہیں ہے۔
جناب سپیکر! اگلا سوال، جی مسز نازنا محمد زہرا!

OBSERVANCE OF PARDAH BY MUSLIM WOMEN

931. *Mrs. Nisar Fatima Zahra (put by Mian Muhammad Zaman) Will the
 Minister for Education be pleased to state

(a) whether the clear Verses of the Holy Quran for observing Pardah by
 Muslim women and its compliance by them are taught to the girl students in
 any text book; and

(b) what steps do Government intend to take in this regard?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) The message is conveyed to the
 girls students through a number of devices, e.g. the pictures of women are usually
 exhibited in Pardah in text books and stress is laid on instructions about Sharm-
 u-Haya۔ شرمدہا

(b) The Ministry of Education has issued instructions that in all institu-
 tions under the control of Federal Government, girls from class IX upward will
 wear proper "Dupata" on head-covering and that all female staff in schools &
 colleges will be modestly dressed and will wear a "Chadar" over their dress.

The recommendations of the Council of Islamic Ideology regarding Pardah
 and abstention from anti-Islamic activities have been circulated to the Provin-
 cial Governments.

PAKISTAN NATIONAL SHIPPING CORPORATION

Salary and Other Benefits (Per month)													
Basic Pay	Dearness Allowance	Add : Dearness Allowance	S.C.A.	Accommodation	Entertainment	Tech. Allowance	Kit Allowance	Medical Allowance	Staff Subsidy	Conveyance	Telephone	Pension Gratuity	Leave
7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20
Admissible in the Ministry of Communication													
Not available.	—	—	—	Free furnished accommodation	Rs. 250	—	Rs. 50	Free medical treatment for self & family.	—	Chauffer Driver Car	Free at residence.	As admissible under Defence rules.	As admissible under Defence rules.
Admissible in the Ministry of Defence.													
Not available.	—	—	—	—	Rs. 292.50	—	—	Free medical treatment for self & family.	—	Chauffer Driver Car	Free at residence.	—	—
Not available.	Rs. 150	Rs. 25	—	—	Rs. 700	—	—	Do	—	Do	Do	—	—
Not available.	Rs. 150	Rs. 25	—	—	Rs. 241	—	—	Do	—	Do	Do	As admissible under Defence rules.	As admissible under Defence rules.
Not available.	Rs. 150	Rs. 25	—	—	Rs. 700	—	—	Do	—	Do	Do	—	—
Not available.	Rs. 175	—	—	Free furnished accommodation	Rs. 750	—	—	Do.	—	Do	Do	As admissible under Defence rules.	As admissible under Defence rules.
Not available.	Rs. 300	—	Rs. 1155	Do	Rs. 750	Rs. 500	—	Rs. 300	Rs. 700	Do	Do	Do	Do

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

میاں محمد زمان : معنی سوال : کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ مخلوط تعلیم کا سلسلہ جو بعض یونیورسٹیوں اور کالجوں کے اندر رائج کیا گیا ہے وہ ان آیات قرآنی کی نفی نہیں کرتا، جناب سپیکر ! جی آفریل منسٹر صاحب !

میاں محمد حسین خان وٹو : جناب یہ بڑا مشکل فقہی مسئلہ ہے میں اس مسئلہ میں عرض کروں گا کہ شاید صرف احوال کی حیثیت سے اس کا جواب دینا مشکل ہوگا۔ بہر صورت علماء کی رائے اس صورت میں لی جا سکتی ہے لیکن جہاں تک حکومت کا تعلق ہے آپ کے علم میں ہے کہ خواتین کی پوزیشن بھی بنائی جا رہی ہے اور اس سلسلے میں جو مناسب اقدامات کئے جا رہے ہیں، حکومت کی طرف سے علیحدہ کالج اور علیحدہ یونیورسٹیز موجود ہیں اگر کسی جگہ پر مخلوط تعلیم کا معاملہ ہے تو مجھے امید ہے کہ مناسب وقت پر اس سلسلے میں بھی بنایا جاوے گا ان کی جائے گی۔

میاں حاجی خیال شاہ : سپیکر صاحب ! وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ صوبہ - حد اور نفاذ کے علاقہ میں جس طرح پردہ کی پابندی کی جاتی ہے کیا ملک کے دوسرے حصوں میں کالجوں اور سکولوں میں پردہ کی پابندی کرانے کے لئے کوئی مزید ہدایت جاری کی جائے گی !

میاں محمد حسین خان وٹو : جناب والا میں نے عرض کیا کہ جواب میں واضح طور پر درج ہے کہ اس سلسلے میں واضح طور پر ہدایت جاری کر دی گئی ہیں کہ خواتین جہاں بھی جائیں وہ دھپے کے علاوہ چادر بھی اپنے سر پر پہنیں اور حتیٰ الوسع یا جس طرح جواب میں واضح طور پر عرض کر دیا گیا ہے، شرم و حیا کے بارے میں جو اسلامی ہدایات ہیں، جو اشارات ہیں ان جو ہدایات ہیں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ساری چیزیں کی جائیں گی۔

جناب فضل رزاق : جناب ایہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات جو ہیں وہ وفاقی حکومت کو بھیج دی گئی ہیں وہ کیا سفارشات ہیں ؟

میاں محمد حسین خان وٹو : وہ حکومت کے پاس آئی ہیں اور وہ ہمارے پاس بھی ہیں اور صوبائی حکومتوں کو بھی بھیج دی ہیں۔

جناب سپیکر : اگلا سوال : جناب شاہ یحییٰ الدین صاحب !

RECOMMENDATIONS OF CABINET COMMITTEE ON LIBRARIES

932. *Shah Baleeghuddin: Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) whether any action has been taken on the recommendations of the Cabinet Committee on libraries which was constituted in 1981.

(b) why was the Five Year Plan, presented by the Technical Working Group in May, 1984 for Public Libraries, was discontinued, though funds have been provided for this purpose in the current Five Year Plan?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) The recommendations of the Cabinet Committee in respect of the development of National Library is being implemented. The Scheme has since been revised and approved by ECNEC in September, 1985. The building is nearing completion and is expected to be operational in 1986.

In response to the other major recommendation Ministry has appointed a Group of Technical Experts drawn from all the Provinces of the Country. The Group completed its work in 1983 and submitted its Report in May, 1984 which has been referred to the Provincial Governments for their views and comments.

(b) The Five Year Plan presented by the Technical Working Group has not been discontinued. The Plan has to be concurred in by the Provincial Governments.

شاہ بلغ الدین: ضمنی سوال یہ جو کاہنہ کمیٹی برائے لائبریریز بنائی گئی تھی اس کبارے میں آپ نے لکھا ہے کہ ۱۹۸۵ء میں اس پر نظر ثانی کی گئی۔ یہ سفارشات آپ کو پیش کب ہوئیں اور اتنی تاخیر سے ان پر غور کیوں کیا گیا؟

میاں محمد یسین خان وٹو: جناب! اس سلسلے میں کوئی تاخیر نہیں کی گئی۔ ان پر غور آمد کیا جا رہا ہے۔ یہ سلیکیکل گروپ جو ہے یہ اسی کاہنہ کی کمیٹی کی سفارشات کے تحت بنایا گیا تھا جس نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے اور صوبائی حکومتوں کو تجاویز بھیج دی گئی ہیں اور ان کی رائے کا انتظار ہے۔

شاہ بلغ الدین: ضمنی سوال یہ ہے کہ صوبائی حکومتوں کو جو تجاویز بھیجی گئی ہیں تو کوئی ہمارٹ مقرر کیا گیا ہے کہ اتنے دنوں میں ان کی رائے واپس آجائے؟

میاں محمد یسین خان وٹو: جناب! ہمارٹ تو نہیں مقرر کیا گیا لیکن ہم دوبارہ یاد دہانی انہیں کرادیں گے۔ آخر ہر جگہ غور کرنے میں مناسب وقت لگتا ہے۔

بجواب سپیکر: اگلا سوال، شاہ بلعہ الدین صاحب !

TECHNICAL GROUP FOR SURVEY OF PUBLIC LIBRARIES

933. *Shah Baleghuddin: Will the Minister for Education be pleased to state

(a) the names of members of the Technical Group, constituted in September, 1982 to conduct a survey of the public libraries;

(b) what was the scope of the Group mentioned in (a) above, and the total expenditure incurred by the Federal Ministry of Education on it; and

(c) the period the Group took to finalize its report and the improvement brought about in the library system in the country as a result thereof?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) Names of the members of the Technical Working Group

1. Dr. Anis Khurshid, Professor and Chairman, Department of Library and Information Science, University of Karachi. *Chairman.*
2. Mr. A.R. Butt, Assistant Professor, Department of Library Science, University of Sind *Member*
3. Mr. Mushtaq Ahmad, Assistant Professor Department of Library Science, University of the Punjab *Member*
4. Mir Hassan Jamali, Assistant Librarian University of Baluchistan, Quetta *Member*
5. Mr. Sain Muhammad Mahk Secretary General, Pakistan Library Association Headquarters Peshawar *Member.*
5. Mr. Tariq Mansoor Jalali, Director of Archives, Government of N.W.F.P., Peshawar *Member.*
7. Mr. A.H. Akhtar, Director, Department of Libraries, Ministry of Education, Islamabad *Member/Secretary.*

(b) The scope of the Group is indicated by the terms of reference given to it as under:—

- (i) To survey and assess the existing public library facilities in Pakistan.
- (ii) To consider and propose the design and size of a national system of public libraries in Pakistan at Provincial, Divisional, District and Tehsil level.

- (iii) To make critical evaluation of the existing resources and recommend measures for qualitative development of an efficient infrastructure to support the system.
- (iv) To collect and compile the statistical data and also consider the "Key" and "Donovan" reports in this respect.
- (v) To prepare a Five Year Plan for development of public library system in the country and fix priorities so that, if necessary the programme may be further phased out.
- (vi) To recommend measures for the proper and attractive career planning for the library staff for the training of librarians and supporting staff at various levels.
- (vii) Any other matter concerned with the above terms of reference.

The Federal Ministry of Education incurred an expenditure of Rs. 442,000/- on Technical Working Group.

(e) The group took above a year to finalize its report. The report has been sent to the Provincial Governments for their views and comments.

شاہد بلق الدین: جناب والا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں آپ نے اعداد و شمار جمع کرنا بھی لکھا ہے تو آپ پبلک لائبریریوں کے اعداد و شمار بتا سکتے ہیں کہ اس وقت تک میں پبلک لائبریریوں کتنی ہیں اور پبلک لائبریریوں کی آپ کے پاس سرین کیا ہے؟
 جناب سپیکر: پبلک لائبریریوں کی تعداد کتنی ہے جی؟

یہاں محمد یونس خان وٹو: اگر جناب فاضل ممبر صاحب رحمت فرمائیں تو وہ مجھے سوال دوبارہ غایت فراد میں تو میں ان کی تعداد بھی معلوم کر کے بتا دوں گا۔
 جناب سپیکر: انہوں نے تعداد پوچھی ہے، حضور!

یہاں محمد یونس خان وٹو: یہ تو جناب والا! کچھ پھل گردی کے ارے میں سوال کیا گیا تھا اگر یہ تعداد جانتے ہیں تو اس کے لئے فرمائیں تو میں دے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: فرمائیں تو میں دے رہا ہوں، اگر سوال: جناب حاجی محمد یونس الہی صاحب!

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

LEASE OF LAND TO MILITARY OFFICERS IN DEFENCE COLONIES

934. *Haji Muhammad Unis Elahi : Will the Minister Incharge of the Defence Division be pleased to state :

(a) whether it is a fact that in the Defence colonies, being constructed by the Defence Ministry, and in those which already exist, land is leased to the military officers at the rate of Rs. 65 per kanal per year, while civilians are leased the same land @ Rs. 3200 per kanal per year, if so, the reasons for the said difference ; and

(b) whether it is a fact that, under the instructions issued in 1980, a residential accommodation having more than two storeys is considered to be commercial 2, for which Rs. 30,000 as ground rent and Rs. three lacs are charged as premium ; if so, why ?

Sahabzada Yaqub Khan : (a) No.

(b) The lessees/grantees of residential properties desiring to convert their residential properties to commercial 1 or II are required to pay conversion charges at the following rates for the year 1985 :—

	Rs. p.s.m.
1. Karachi	3,484
2. Rawalpindi, Lahore, Peshawar and Hyderabad ..	872
3. Multan and Quetta	7471
4. Other Cantts.	242

حاجی محمد یونس الہی : جناب اسپیکر! میں اپنے اس سوال کے حصہ (اے) کے بارے

میں جاننا چاہوں گا۔ جناب ہارلیمان سیکرٹری صاحب سے کہ انہوں نے جواب دیا ہے "NO" کیا میں یہ ^{presume} کروں کہ "NO" کا مطلب یہ ہے کہ کسی قسم کے کرنل چارجز نہیں لئے جاتے؟ یا کوئی پیسٹ چارجز ہیں؟ اس کے بارے میں وہ کوئی ارشاد فرمائیں گے؟

بینیفٹ کرنل (رٹائرڈ) ڈیپو ہسپتال بلوچ ار جناب والا! جو آپ نے میرے سوال

کیا وہ بالکل ٹھیک ہے؟ حقیقت تو ہے یہ ڈیفنس کالونیاں بنائی جا رہی ہیں اور کوئی

ASSESSED رقم دی جاتی ہے لیکن جو اس میں انہوں نے اپنا چان دیا ہے کہ یہ 45 روپے

اور ۳۲۰۰ روپے اور تیس ہزار روپے اور تین لاکھ روپے میں بڑی معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ چاروں ننگو incorrect ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ کسی بھی کیٹگری person کو دی جائے وہ ساٹھ روپے فی مربع گز کے حساب سے مقرر ہے اور کسی قسم کا ریٹ ان سے نہیں لیا جاتا۔

جناب سپیکر: ساٹھ روپے فی مربع گز؟
ایفٹنٹ کزنل (ریٹائرڈ) ڈیپو سبرٹ بلوچ: ساٹھ روپے فی مربع گز لیا جاتا ہے۔

عاجی محمد یونس الہی: جناب والہ میرے پاس پردن ہے۔ یہ ٹیکہ کہتے ہیں اس حد تک کہ ساٹھ روپے فی مربع گز آرمی والوں سے لیا جاتا ہے۔ لیکن جب وہ پلاپٹی کسی سو میں کوٹرا بسفر ہو جاتی ہے تو یہ جو ہیں نے مگر دیئے ہیں، میرے پاس پردن ہے، یہ مگر وہ ہیں کہ ۶۵ یا ۶۰ کی بجائے ۲۲۰ لیا ہے اور تین ہزار اور تین لاکھ۔

ایفٹنٹ کزنل (ریٹائرڈ) ڈیپو سبرٹ بلوچ: جناب والا! یہ جو کہہ رہے ہیں

یہ اس کا دوسرا پہلو ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ۱۸۹۹ء کا جو گورنر جنرل کا حکم تھا ۱۹۱۲ء کا تھا۔ جو پاکستان کا قانون ہے اس کے ماتحت یہ پلاس جو دیئے جاتے ہیں محض رہائشی مقاصد کے لئے دیئے جاتے ہیں اور رہائشی مقاصد کے علاوہ کوئی ٹریڈ دیئے جاتے ہیں ۹۰ سال کی سیز پر دیئے جاتے ہیں اور یہ بھی شرط ہوتی ہے کہ اگر حکومت کو ضرورت پڑے تو تیس دن کے نوٹس پر اس کو resume کر سکے۔ لیکن اس الاؤمنٹ کو اگر کسی دوسرے پہلو سے یعنی کنٹرول مقاصد کے لئے استعمال کرے تو اس کے کنٹرول چارجنگ ہیں اور وہ کنٹرول چارجنگ جو مارکیٹ ریٹ ہے جو ۱۹۸۰ء سے لیا گیا ہے اس پر منحصر ہے اور وہ مارکیٹ ریٹ جو ۱۹۸۰ء میں لے گئے تھے وہ کراچی میں چوبہ سو روپے فی مربع میٹر تھے اور بین فیصد بڑھنے سے ابھی ہیں کراچی میں ۳۴۸۳۳ روپے کی مربع میٹر پانچ سو روپے اور راولپنڈی میں ۸۷۲ روپے فی مربع میٹر اور ملتان ۷۷۷ روپے فی مربع میٹر۔

جناب سپیکر: وہ تو جواب میں دیا ہوا ہے جناب عاجی محمد یونس الہی صاحب!

عاجی محمد یونس الہی: جناب والا! میں آپ کی دسات سے جناب پارلیمانی سیکریٹری صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اس ہاؤس میں یقین دہانی کرا دیں گے کہ اگر نان کنٹرول ہو رہا ہے تو کنٹرول ہو۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

ادروہ سولین ہو تو چار جز وہی ہوں گے جو آپ فرما رہے ہیں ؟
 لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ ڈبلیو ہربرٹ بلونج : جناب والا ! یہاں میری پرسنل یقین دہانی
 سہی کوئی بات نہیں ہے تاہم صاف ہے جو میں نے یہاں بتلادیا ہے کہ خواہ سولین ہو سولین
 کا یہاں مطلب یہ ہے کہ ڈیفنس سرورسز جن کو پے منٹ کیجا تھی نے یا نیوی کے ہوں یا ائرنووزس کے ہوں
 یا آرمی کے ہوں ان کا ریٹ ہے ، مگر وہ روپے فی مربع گز ، اور اس کے علاوہ اور کوئی نہیں

جناب سپیکر : شکریہ ، جناب راجشاہ ظفر صاحب !
 راجشاہ ظفر : کیا میں محرم پارلیمانی سیکریٹری صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ کنٹونمنٹ
 ایریا میں کنٹونمنٹ ایکٹ کے تحت جو ۱۹۲۴ء میں بنایا گیا تھا یہ ایسا ہی ہوئی ہے !
 ہندوستان میں آزادی کے فوراً بعد کنٹونمنٹ ایکٹ ختم کر دیا گیا تھا کیا اس ملک میں کنٹونمنٹ
 ایکٹ ختم کرنے کا کوئی ارادہ ہے یا نہیں ہے ؛ کیا حکومت اس ملک میں سے بھی
 کنٹونمنٹ ایکٹ ختم کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے یا نہیں ؟

لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ ڈبلیو ہربرٹ بلونج : جناب والا ! analysis کے لئے

مجھے یقینی فریش نوٹس کی ضرورت ہے ۔

جناب سپیکر : فریش نوٹس جی ۔ اگلا سوال جناب بریگیڈیئر افتخار بشیر صاحب !

NON-MANUFACTURE OF 12 GAUGE SHOT GUN BY WAH ORDINANCE FACTORIES

935. *Brig. (Retd.) Huikhar-i-Bashir: Will the Minister Incharge of the Defence Division be pleased to state as to why are the Pakistan Ordnance Factories not manufacturing 12 Gauge Shot Guns, despite good facilities for the same ?

Sahabzada Yaqub Khan: Pakistan Ordnance Factories have been set up primarily to produce arms and ammunitions for the Armed Forces. Production of 12 Gauge Shot Guns, which is required for the civil market, can only be undertaken after carefully checking the economic viability. This should preferably be undertaken either by public organizations like Wah Industries Ltd., or in the Private sector.

بریگیڈیئر ریٹائرڈ افتخار بشیر : جناب والا ! میں آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکریٹری صاحب

کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مارکیٹ میں جو اس وقت بارہ بور کی بندرتیں آ رہی ہیں ان کا سینڈیٹ روپٹ کمزور ہے اور قیمتیں بھی بہت زیادہ ہیں اور لائسنس جیسے دھڑا دھڑا ایسٹو ہو رہے ہیں اس کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا آپ واہ انڈسٹری کو کہہ سکتے ہیں کہ وہ بارہ بور کی بندرتیں بنانا شروع کرے؟

یوٹیلٹی کنٹرول (ریٹائرڈ) ڈپٹی ممبر برٹ بلوئٹج: جناب والا! حقیقت تو یہ ہے کہ واہ ٹیکسٹائل جو ہے یہ primarily اور expressly فوٹ کے آرمرز اینڈ ایمونیشن کے لئے بنائی گئی تھی۔ اور کسی دوسرے انڈسٹری پر تو بالکل وہ بھی ان کے پاس سپر کیپٹی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ توئی نقطہ نظر سے یہ حق پرائیویٹ سیکٹر کا بنتا ہے کہ اس کو بنائیں ان کا یہ حق اور فرض بنتا ہے اور منسٹری آف انڈسٹری اور منسٹری آف پروڈکشن اس میں شامل ہیں اگر وہ بنانا چاہتے ہیں تو یہ بنائیں لیکن آرمی کو دینا اس سلسلہ میں مناسب نہ ہوگا۔

راجہ شاہ ظفر: جناب والا! جیسے محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا کہ صرف فوجی مقاصد کے لئے یہاں اسکو بنانا ہے کیا بارہ بور کے کارٹوس فوجی مقاصد کے لئے استعمال ہوتے ہیں؟ یوٹیلٹی کنٹرول (ریٹائرڈ) ڈپٹی ممبر برٹ بلوئٹج: جناب والا! جیسے ہی اچھا سوال ہے حقیقت یہ ہے کہ بارہ بور کے ایجنڈوز تو فیلے بھی بناتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ بارہ بور کا ایک چلو رو جو انڈسٹری ایجنڈوز ہے اس کے کارٹوس بنالیتے ہیں دوسری بات یہ ہے کہ ان کی فزوف کمرشل مقاصد کے لئے نہیں ہے وہ مارکیٹ میں آجائے یہ دوسری بات ہے لیکن پہلی بات اس لئے ہم سے ڈیکلار کیا تھا۔ اور اس کے لئے یہ بنائے جاتے تھے۔

جناب محمد عبداللہ غازی: جناب! اگلا سوال آگیا ہے یا پہلا پلاٹوں والا

ہی ہے؟

جناب تقیہ: یہ پورے مسلم لیگی ہیں۔

جناب سپکیڈ: میں ہم تو آگے ہیں۔ تشریف رکھیں جی۔ اگلا سوال جناب یاقوت بلوچ صاحب!

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

TELEPHONE EXCHANGES AND TELEPHONE CONNECTIONS IN LAHORE

936. *Mr. Liaquat Baluch (Put by Shahzada Saeed-ur-Rashid Mahmood Abbasi), Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the number of Telephone Exchange in Lahore as well as the number of telephone connections there;

(b) the number of pending applications for telephone connection in Lahore till October 1, 1985; and

(c) whether it is a fact that it is very difficult to make contact from the Exchange in other areas installed in the Industrial Area, Lahore in 1980; if so, what steps are being taken to remove this difficulty?

Mr. Mohyuddin Baluch: (a) Number of Telephone Exchanges in Lahore Region: 16 Automatic Number of working connections up to 1-10-85=85,488.

(b) Number of Pending Applications up to 1-10-85=62,734.

(c) Yes. In some directions the junction cable pairs from and to Kot Lakhpat exchange in Industrial Area are short, and due to this paucity of junction cable pairs at time difficulty is with experienced in making contact other exchanges.

Efforts are being made for up gradation of cable network and it is hoped that in the next two or three months the situation will improve.

جناب سیکر: اگلا سوال -

SELECTION OF ARMY OFFICER FOR SERVICE ABROAD

937. *Mr. Liaquat Baluch (Put by Shahzada Saeed-ur-Rashid Mahmood Abbasi): Will the Minister Incharge of the Defence Division be pleased to state the procedure of selection of army officers, who are sent to serve abroad?

Shahzada Yaqub Khan: Officers are sent on foreign assignments strictly on merit keeping in view the type nature of appointment duties to be performed by the individual. Detailed pre-requisites based on job requirement exist for each assignment.

2. Some of the considerations kept in mind while selecting officers are as under :—

- (a) The officer should possess the requisite qualifications necessary for the assignment.
- (b) The officer should have wide knowledge of profession and his demonstrated performance should be good. The officer should possess qualities like zeal, tact and inquisitiveness.
- (c) The officer should be good representative of the country.
- (d) The officer should have been recommended for the assignment of military attache foreign assignment in his Annual Confidential Reports.
- (e) Officers with language qualifications are given preference.
- (f) The officer should have presentable appearance and be reasonably sociable.

راجہ شاہد ظفر! جناب سپیکر! کیا میں محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ ٹیلیفون کنکشن.....

جناب سپیکر! مذرت خواہ ہوں، ہم اب سوال نمبر ۹۳ پر ہیں! ڈاکٹر محمد شفیع! چوہدری! جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جن صلاحیتوں کا انہوں نے یہاں پر ذکر کیا ہے کہ جب وہ کسی فوجی افسر کو باہر بھیجتے ہیں تو ان چیزوں کو مد نظر رکھا جاتا ہے کیا وہ یہاں حلفا کہہ سکتے ہیں کہ جتنے ہمارے افسران باہر عزت سرانجام دے رہے ہیں وائس وہ ان اوصاف کے حامل ہیں؟ کیوں کہ میں بہت سے افسران کو ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ جو نا اہل ہیں اور ان کے ایک فوجی افسر کا خرچ ہمارے وزارت خارجہ کے اعلیٰ سے اعلیٰ افسر سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! شکریہ جناب، آرنیل انسٹنٹ ٹیٹ فارن آفیسر!

Mr. Zain Noorani: Sir, this is a question relating to the Ministry of Defence. But since I am dealing with both, I will only make this observation that the Rules of Procedure do not provide, while giving answer to a question or a supplementary, for either the Minister or the Parliamentary Secretary, to make a statement on oath.

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

جناب سپیکر، جناب ڈاکٹر شفیق صاحب :

ڈاکٹر محمد شفیق چوہدری : جناب والا ! وزیر صاحب کو جواب دینا چاہئے تھا۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ انہوں نے جن اوصاف کا ذکر کیا ہے بہت سے ایسے افسران ہیں جو کہ غلط گئے ہیں اور جن پر ہمارا ہمت سارا زرمبادلہ خرچ ہو رہا ہے ایک فوجی افسر کو بھیجنے پر وزارت خارجہ کے افسران کے دویا بین کے برابر خرچہ آتا ہے ورنہ ہمارا زرمبادلہ اتنا آزادانہ طور پر خرچ کر رہے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا واقعی ان اوصاف کے ساتھ وہاں گئے ہیں اور خدمات مندرجہ بالا دے رہے ہیں یا کہ ہمارے زرمبادلہ کو غارت کیا جا رہا ہے؟ وہ اس کا جواب دین اور اگر نااہل افسران کسی وجہ سے بھی باہر چلے گئے ہیں تو ان کی واپسی کا کوئی پروگرام بتایا جاسکتا ہے یا نہیں؟

Mr. Zain Noorani: No Sir, this is a different situation. Once it is accepted that the rules do not provide for an oath, which had been demanded by the honourable member earlier, I will assure the honourable member that if he would bring to my notice any case where a person has been improperly selected, we shall certainly look into it and remedial measures will certainly be taken.

جناب سپیکر، جناب حمزہ صاحب :

جناب حمزہ : کیا جناب وزیر مملکت ازراہ کرم مجھے بتائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ بہت سے ایسے بڑے جنرل جو اس ملک میں بدنام ہوئے ان کو آپ نے باہر سفارتی عہدوں پر بھیجا ہے اس کا وجہ بتائیے؟

Mr. Zain Noorani: Sir, may I most respectfully point out that today we are not dealing with the questions concerning the Ministry of Foreign Affairs. Probably the honourable member was not paying attention. This question has arisen out of a question of the Defence Department. So, sending the Generals on foreign assignments does not arise out of this question.

جناب سپیکر، جناب میاں زمان صاحب :

میاں محمد زمان : کیا وزیر مملکت یہ بیان فرمائیں گے کہ آپ نے جو باہر جانے والے افسران کے

لئے شرائط رکھائی ہیں ان کا یقین اور انتخاب کرنے کے لئے کوئی بورڈ مقرر ہے یا کوئی انتظامیہ؟
ان کا فیصلہ کرتی ہے کہ آیا وہ ان شرائط پر پورے اترتے ہیں یا نہیں؟

Mr. Zain Noorani: The Selection Board set up by the Ministry of Defence.

جناب سپیکر: حاجی فضل رازق صاحب!
جناب فضل رازق! گزارش یہ ہے کہ بیرون ملک میں امدادیں بھرنے کے لئے جو افسران
سیرٹ کی بنیاد پر بھیجے جاتے ہیں وہ جو انہوں نے بورڈ مقرر کیا وہ پاکستان ہونے کی حیثیت
سے نظر ثانی پہلو کو بھی مد نظر رکھتا ہے!

Mr. Zain Noorani: Sir, commitment of an officer to the Ideology of Pakistan is one of the primary requirements for selection.

جناب سپیکر: اگلا سوال بیگم سلیمہ احمد صاحبہ نمبر ۹۳ تشریف نہیں رکھتیں جناب سید
رشید احمد صاحب نمبر ۹۳ نہیں ہیں جناب میاں غنیم حیدر صاحب! سوال نمبر ۹۴ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب
محمد اویس خان بچ صاحب! سوال نمبر ۹۶ نہیں ہیں۔ جناب جنرل محمد بشیر خان صاحب!

ELECTRONIC TELEPHONE EXCHANGE FOR KARACHI

817. *Maj. Gen. (Retd.) Muhammad Bashir Khan (Put by Shah Balaeghuddin):
Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether a new Electronic Telephone Exchange has been installed in Karachi and whether it is also a fact that the cut-over of a new Exchange is always subject to the approval of Government Inspector (T&T), Ministry of Communications;

(b) if so, whether the cut-over of New Electronic Exchange of Karachi was approved by the Federal Government Inspector, T&T, Ministry of Communications; and

(c) whether it is also a fact that the same Exchange has been failing for hours several times since its cut-over?

Mr. Mohyuddin Baluch: (a) Yes.

(b) Yes.

(c) No.

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

جناب سپیکر، انگل سوال

BRIDGES AT RAVI AT GHAZI SHAH AND D.I. KHAN

818 *Maj. Gen.(Retd) Muhammad Bashir Khan (Put by Shah Buleeghuddin).

Will the Minister for Communications be pleased to state

(a) whether it is a fact that two bridges on the River Indus at Ghazi Shah and D. I. Khan have been constructed, but due to technical problems the river does not flow underneath these bridges; if so, the reasons therefor; and

(b) whether the sitting or contractors had anything to do with this situation?

Mr. Muhyuddin Baluch: (a) It is not correct

(b) In view of the above, question does not arise.

جناب سپیکر، انگل سوال

DEFENCE PRODUCTION FACTORIES

819 *Haji Muhammad Unis Elahi: Will the Minister Incharge of the Defence Production Division be pleased to state:

(a) whether the production from defence production factories is sufficient for our domestic needs; and

(b) whether any production for the above factories is exported?

Sahabzada Yaqub Khan: (a) (1) Defence Production Factories have adequate capacity to produce conventional types of ammunition and small arms to meet the requirements of our Armed Forces.

(2) In recent years, facilities have been expanded/created to produce a much large variety of ammunitions. We are today almost self-sufficient in the production of small arms ammunitions and ammunition for mortars, artillery, tanks, anti-tank weapons, mines, grenades, rockets, aircrafts and anti-aircrafts and a wide range of explosives and propellants used in them.

(3) Weapons being produced are rifles, machine guns, sub-machine guns, mortars (including heavy mortars) rocket launchers and anti-tank recoilless rifles

(b) Production from defence industrial establishments and factors are being exported to friendly countries. In recent years apart from meeting increased requirements of our own Armed Forces, export from these factories have shown a substantial upward trend.

حاجی محمد یونس الہی: میں اس میں ایک بات پر چھٹنا چاہوں گا کہ اس میں انہوں نے جو ہتھیار mention کئے ہیں ان کے سلسلے میں پرائیویٹ سیکٹر کو بھی اجازت دی گئی ہے کہ وہ اس قسم کی اینڈسٹری لگا سکیں؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) ڈبلیو ہربرٹ بلوش: ^{army weapons} ^{spare parts} ^{collaboration} ^{جناب والا!} بنانے کے لئے کوئی ایسی اجازت نہیں دی گئی۔ لیکن اس کے spare parts بنانے کے لئے ہم نے اجازت دی ہے اور ہاؤس کو یہ معلوم ہو کر خوشی ہوگی کہ تقریباً دو سو پانچ کارخانوں کے ساتھ collaboration اور الحاق کیا گیا ہے جن کو یہ ذمہ داری دی جاتی ہے اور جو کہ پروڈیوس کر رہے ہیں۔

حاجی محمد یونس الہی: انہوں نے جو ۲۵۰ نیکٹریز کا ذکر کیا ہے تو کیا یہ sophisticated ہتھیار بنائے ہیں یا جو عام پرنس ہوں؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) ڈبلیو ہربرٹ بلوش: ہر قسم کے آرمیز اینڈسٹریز جو کہ یہ اپنے ملک میں بناتے ہیں اور جو ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ براچ ہے وہ فیصد کرتی ہے کہ ہمارے ملک میں یہ بن سکتے ہیں تو۔

inexpensive of the type of weapon, those are manufactured.

جناب سپیکر، اٹھ اڑال!

HEADS OF NATIONAL SHIPPING CORPORATION

820. *Haji Muhammad Unis Ziahi: Will the Minister for Communications be pleased to state:

- (a) the number of persons who have headed N.S.C. as Chairman M.D. and
- (b) their names, period of posting, salary and other benefits?

Mr. Mohyuddin Baluch: (a) The number of persons who have headed N.S.C. as Chairman Managing Director is 14.

(b) Statement showing the names, period of posting, salary and other benefits drawn by these Chairmen Managing Directors is placed below:

حاجی محمد یونس الہی: میں جنانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو لسٹ فراہم کی ہے اس کے نمبر بندہ پر ریٹائرڈ مرل اسے ڈبلیو بی ایل پانچ سال سے اس پوسٹ پر رکھے ہوئے ہیں کیا جناب پارلیمانی سیکرٹری یہ بتا سکیں گے کہ یہ اتنے عرصہ تک اس پوسٹ پر کیوں

Sl. No.	NAME	Chairman/ Managing Director	Period		Basic Pay	Sta
			4	5		
1	2	3	4	5	6	
1.	Mr. Masarrat Husain Zuberi ..	Chairman	19-09-63	31-12-67		
2.	Rear Admiral Rashid Ahmad ..	Managing Director	19-09-63	31-01-67		
3.	Rear Admiral U.A. Saied ..	Do.	01-02-67	23-12-71	Rs. 3,280	
4.	Mr. S. Ghiasuddin Ahmed ..	Chairman	01-01-68	25-02-71		
5.	Mr. Justice Amin Ahmed ..	Do.	—	—	—	
6.	Commodore Akhtar Hanif ..	Managing Director.	—	—	—	
7.	Mr. S. Ghiasuddin Ahmed ..	Chairman	03-03-72	12-06-72	—	
8.	Mr. Ali Hasan ..	Do.	13-06-72	19-08-73	—	
9.	Mr. K.T. Kidwai ..	Do.	27-08-73	31-12-73	—	
10.	Mr. G. Ahmed ..	Do.	22-02-74	21-04-74	Rs. 2,925	
11.	Mr. A.D. Ahmed ..	Managing Director.	22-02-74	04-04-78	Rs. 7,00	
12.	Vice Admiral S.M. Ahsan. ..	Chairman	22-04-74	18-07-76	Rs. 3,41	
13.	Mr. A.D. Ahmed ..	Chairman/ Managing Director	19-07-76	04-04-78	Rs 7,00	
14.	Rear Admiral L.N. Mungavira ..	Chairman, Managing Director	05-04-78	31-12-78	Rs. 9,00	
		Chairman	05-04-78	12-04-80		
15.	Rear Admiral A.W. Bhombal ..	Chairman	12-4-80	—	Rs. 5	

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

کئے ہوئے ہیں۔ جب کہ این ایس سی کو نقصان ہو رہا ہے؟
شہزادہ محی الدین:- این ایس سی کے نقصان کے بارے میں پہلے اسی ایوان میں سوال کیا گیا تھا اور میں نے اس کا جواب تفصیل سے دے دیا تھا۔ اور وہ تفصیل اس وقت میرے پاس نہیں ہے گزشتہ دو سال سے نقصان کم ہوتا گیا ہے اور اس سال ہم توقع کرتے ہیں کہ اسکو فائدہ ہو گا اس نقصان کی جو وجوہات تھیں وہ میں نے اس وقت بتا دی تھیں اور میں گریخالی میں حاجی صاحب کو وہ باتیں یاد ہوں گی۔ چونکہ اب دو سال سے نقصان کم ہوتا گیا ہے اور ہم آئندہ توقع کرتے ہیں کہ ہم نفع میں رہیں گے لہذا اسی وجہ سے یہ چیئر مین قائم ہیں۔

حاجی محمد یونس الہی:- جناب سوال یہ ہے کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ۲۵ سال کی سروس کے بعد ریٹائرمنٹ کی بات تھی۔ اور ان کے بارے میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب نفع کی بات کر رہے ہیں نفع و نقصان سے اس وقت غرض نہیں ہے ایک آدمی ۵ سال تک ایک پوسٹ پر رہتا ہے تو اس کی افادیت ختم ہو جاتی ہے نیا بلڈ آئے اور وہ نیا کام چلا سکے کیا یہ بتا سکیں گے کہ وہ ان کو کب remove کر رہے ہیں؟
شہزادہ محی الدین:- میں فی الحال کوئی تاریخ نہیں بتا سکتا۔

جناب سپیکر:- جناب شاہ بلیغ الدین صاحب !
شاہ بلیغ الدین:- انہوں نے جو نقصان کم ہونے والی بات بتائی ہے یہ اصل میں countries کی regular ہے یہ شخص جس کی وجہ سے ملک کی ایک بہت بڑی ٹوی پکینی کو سخت ترین نقصان پہنچا ہے اس کے خلاف تو باضابطہ انکوائری ہونی چاہیے تھی ان کو مزید کیوں دکھا جا رہا ہے اور مزید کب تک رکھا جائے گا کیا ان کو نکالنے کے بارے میں بار بار اصرار کے باوجود غور نہیں کیا جا سکتا؟

شہزادہ محی الدین:- جناب والا! ہمیں جو اطلاع ملی ہے اس کے مطابق اس کمپنی کا نقصان کم ہوتا جا رہا ہے اور آئندہ اس میں فائدے کی امید بھی ہے اور جہاں تک اس الزام کا تعلق ہے کہ وہ نااہل ہے یا اسکی وجہ سے نقصان ہو رہا ہے مجھے اس کا علم نہیں ہے اگر معزز رکن چاہیں تو ہم اس کے بارے میں تحقیق کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! جناب شاہ بلینخ الدین صاحب! شاہ بلینخ الدین: اگر اس مسئلہ پر بحث کے لئے آپ ایک دن مقرر کریں تو میں اعداد و شمار کیساتھ یہ بات ثابت کر سکتا ہوں ملک کے مختلف اجاروں میں تفصیلات آئی ہیں۔ اور اس سے پہلے متعدد مرتبہ یہ سوالات پرچھے گئے ہیں کیا آپ اس کے لئے تیار ہیں؟ شہزادہ محی الدین: جناب سپیکر میں نے عرض کیا ہے کہ جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ بڑا wide question ہے شاید اس کے لئے فرینش نوٹس کی ضرورت ہوگی۔ شہزادہ محی الدین: شاہ صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے اس کے مطابق ہم تحقیقات کریں گے اگر ہم نے یہ پایا کہ واقعی اس آدمی کی نااہلی یا غفلت کی وجہ سے اس کمپنی کو نقصان ہو رہا ہے تو اس کے خلاف ضرور کارروائی کی جائے گی۔

821. Disallowed on reconsideration.

جناب سپیکر! اگلا سوال۔

DEATHS IN ROAD ACCIDENTS

822. *Maj. Gen. (Retd.) Muhammad Bashir Khan: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the number of people who died due to road accidents in Pakistan during 1977 to 1984; and

(b) the figures for those who were injured and those who lost their limbs or were incapacitated during the same period?

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Mohyuddin Baluch : (a) The number of people who died due to road accidents in Pakistan during 1977 to 1984 is as follows :—

Year	Number of persons Killed
1977 ..	3,402
1978 ..	3,315
1979 ..	3,512
1980 ..	3,795
1981 ..	4,210
1982 ..	4,244
1983 ..	4,250
1984 ..	4,859

(b) Consolidated figures for those who were injured in road accidents is given below :

Year	Number of persons injured
1977 ..	8,863
1978 ..	8,934
1979 ..	9,798
1980 ..	10,206
1981 ..	10,817
1982 ..	10,701
1983 ..	11,462
1984 ..	12,656

Separate figures for those who lost their limbs or were incapacitated during the period are not available. These are being obtained from the provinces and Islamabad Administration who maintain such statistics.

Maj. Gen. (Retd.) Muhammad Bashir Khan : Is the Government planning to take steps to stabilize the increasing casualties due to road accidents the country; if so, what steps are being taken?

شہزادہ محی الدین: جناب والا! اس بات کے ساتھ میں اتفاق کرتا ہوں کہ روڈ ایجنڈے میں کافی جوتے جارہے ہیں لیکن یہ ایک صوبائی پیکٹ ہے اس کا سولے اسلام آباد کی انتظامیہ کے فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے لیکن پھر بھی اس کے تعلق کو آرڈینیشن فیڈرل گورنمنٹ کر رہی ہے ڈرائیوروں کی ٹریننگ کے لئے سکول ہم نے بنائے ہیں اور ساتھ ساتھ ٹیلیویشن کے ذریعے، اخباروں کے ذریعے ریڈیو کے ذریعے مختلف قسم کی ہدایات دی جا رہی ہیں اور یہی پلچہ فیڈرل گورنمنٹ کر سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جنرل لیٹر صاحب،

Maj. Gen. (Retd.) Muhammad Bashir Khan: Sir, I would like to know from the honourable Parliamentary Secretary as to whether it is being consider to increase punishments for the drivers who cause accidents due to carelessness and that kind of thing?

شہزادہ محی الدین: جناب والا! یہ مسئلہ کینٹ کے زیرِ غور ہے اور اس کے لئے ایک بتا عہدہ ایجنٹ بنایا جا رہا ہے اور میرے خیال میں جو بھی اس کی منظوری ہوگی اس کے بعد اللہ حادثات کم ہو جائیں گے اور یہ ضروری ہے کہ اس میں سزا بھی ان کے لئے زیادہ ہوگی۔

شیخ رشید احمد: کیا پریماں سیکرٹری صاحب بیان فرمائیں گے کہ اس رپورٹ کے تحت ہم حادثات کی اموات میں دنیا میں جو تھے بڑھ آتے ہیں، کیا کوئی پولیس ٹریفک ٹریننگ سکول یا کوئی ایجنٹ کے لئے یا کوئی ایسی سکیم جس سے اموات کم ہوں، پاکستان میں گاڑیوں میں سینٹی بیٹ کی کیٹگری دی رہے کیا ایسی سکیم زیرِ غور ہے تاکہ اتنی بڑی اموات کو روکا جاسکے؟

شہزادہ محی الدین: جناب والا! میں نے عرض کیا کہ ڈرائیوروں کی ٹریننگ کے لئے سکول صوبوں میں بھی ہیں اور فیڈرل گورنمنٹ نے بھی کام کیے ہیں۔

شیخ رشید احمد: پوائنٹ آف آرڈر جناب میں ڈرائیوروں کا نہیں کہہ رہا ہوں۔ میں نو کہہ رہا ہوں کہ پاکستان میں ٹریفک پولیس کا کوئی ٹریننگ سکول نہیں ہے جس ملک میں

ٹریفک پولیس کی کوئی ٹریننگ نہ ہو تو آپ ان ایجنڈنٹس کو کیسے روک سکیں گے؟ سارے ملک میں ایک بھی سکول نہیں ہے ایک تھانے سے ایس ایچ او اٹھتا ہے اسے ٹریفک میں لٹکا دیا جاتا ہے اور تھانہ گوانڈی کا ڈی ایس پنڈ ٹریفک میں لایا جاتا ہے۔ میں نے سوال یہ کیا ہے کیا اس ملک میں کوئی اس کی ٹریننگ اکیڈمی یا سکول کا کوئی پروگرام ہے؟ ڈرامور تو لہر میں ٹرین ہوں گے۔

شہزادہ محی الدین : جناب والا! جہاں تک ٹریفک پولیس کا تعلق ہے، میں تو محرز رکن سے اتفاق نہیں کروں گا کہ ان کی ٹریننگ تین سو سی۔ ٹریننگ ان کی ضرور ہو رہی ہے۔ البتہ اس میں بہتری کے لئے جو کچھ محرز رکن فرماتے ہیں، اس کے مطابق منسٹری آف کیونیکیشن غور کرے گی

جناب سپیکر : ان کا سوال تھا کہ ٹریفک کی کوئی اکیڈمی ہے یا نہیں؟

شہزادہ محی الدین : اس کے لئے فریشن نوٹس کی ضرورت ہے۔

جناب محمد رفیق صفدر : کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتانا پسند فرمائیں گے کہ کمیشن بیسز بر جو کہ اصل میں تمام حادثات کا باعث بنتا ہے اس کو ختم کرنے کے لئے کوئی قانون بنایا جا رہا ہے؟ اور دوسرا یہ کہ حال ہی میں کراچی کے نام کے کو باہر بھیجا گیا ہے چونتیس کھو میسز برجس میں بسوں ٹریلرز اور ٹرکس کو باہر نکلنے میں دشواری ہوتی ہے، دقت کم ہوتا ہے اور تیز رفتاری کا امکان ہے اور حادثات کا امکان ہے اس سلسلے میں تدارک کرنے کی کوئی صورت ہے؟

شہزادہ محی الدین : جناب والا! حکومت نے ایک ہارم قانون روڈ سینھٹی ایکٹ بھی تشکیل دیا ہے جس میں موجودہ قوانین کو بین الاقوامی معیار کے مطابق ڈھالا گیا ہے جس کیلئے جس کیلئے مقصد کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ اس نے اپنا کام تقریباً مکمل کر لیا ہے۔

راجہ شاہ ظفر : میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا بیجرا ایجنڈنٹس کی ایکس وجہ سربے ونگ ٹریفک نہیں ہے؟

شہزادہ محی الدین : جناب والا! ان کا کہنا ہے کہ اس سلسلے میں فینڈل گورنمنٹ سے جو کچھ ہو سکے گا ہم صوبائی حکومتوں کو ہدایات دیں گے۔

جناب محمد عبداللہ غازی : میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھتا ہوں کہ اتنی تہذیب و بڑھ رہی

ہے کیا ہر ایجنڈہ میں ایک ہی یول بورڈ کے ذریعے سے تحقیق نہیں کرانی جائے گی کیا ہر ایک کیس کو negligence case قرار دے کر اصل محرکات کو غم ہی نہیں کیا جا رہا؟
 شہزادہ محی الدین: جناب والا! وہ تو ہیں نے عرض کیا ہے کہ یہ ایک موٹائی بجیکٹ ہے اور صوبوں کی حکومتیں ان کے متعلق جیب بھی ایجنڈس ہوتے ہیں ضرور اپنے concerned اداروں کے ذریعے تحقیقات لیتی ہوئی۔
 جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر ۸۲۸، مک چانگیر خان صاحب: موجود نہیں ہیں، اگلا سوال مک چانگیر خان صاحب نمبر ۸۲۹ موجود نہیں ہیں۔

825. Transferred to States and Frontier Regions for answer on 3-12-1985.

جناب سپیکر: اگلا سوال بے لیاقت بلوچ صاحب

FEDERAL EDUCATION COUNCIL

826 *Mr Liaquat Baluch (Put by Shahzada Saeed-ur-Rashid Mahmood Abbasi):
 Will the Minister for Education be pleased to state

- as to when was the Federal Education Council set up;
- the number of sittings of the Educational Council alongwith the recommendations that it framed; and
- the details of the action taken on the recommendations of the Education Council?

Mian Mohammad Yasin Khan Wattoo: (a) The National Education Council was initially constituted by a Resolution in November 1974, but its composition was revised in December 1980. The final Resolution incorporating this structure was issued on 16th July, 1983.

(b) No meeting of the N.E.C. has been convened as yet since the Education Councils of the Provinces and A.J.K. whose chairmen are to be members of the N.E.C. were not established for a long time. Baluchistan and A.J.K. established their Education Councils in 1981. N.W.F.P. in 1984 and Punjab in 1985. Sind has yet to form its council. The National Education Council Secretariat has, however, been pursuing the main objectives given in its Charter and held meetings, organized workshops, seminars and conducted studies etc., in pursuit of the objectives. The recommendations of these Seminars etc., are being pursued.

(c) The National Education Council could not hold a meeting because all the Provincial Education Councils have not so far been established.

جناب سپیکر کوئی معنی نہیں ہے۔ اگلا سوال، جناب گوہر ایوب خان صاحب :

SITE OF NEW ISLAMABAD INTERNATIONAL AIRPORT

827 *Mr. Gohar Ayub Khan (Put by Sh. Rashid Ahmad) Will the Minister Incharge of the Aviation Division be pleased to state if the site of the New Islamabad International Airport has been selected; if so, when will it be completed?

Sahabzada Yaqub Khan: Yes. Site for the New Islamabad International Airport has been selected. The project is at the preliminary stage of planning and designing. It is therefore, not possible to give an indication of time for the completion of the airport.

شیخ رشید احمد: کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ راولپنڈی اسلام آباد چومک ایک کیپٹل کا ایئر پورٹ ہے اور یہاں وی آئی پی لینڈنگز بھی ہوتی ہیں اور بہت سے مسافروں کی کئی کئی گھنٹے departure arrival delay ہوتی ہے تو جو alternative ایئر پورٹ کا پروگرام تھا اسے کیوں مکمل نہیں کیا گیا؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) ڈبلیو ہربرٹ بونٹ: جناب والا! حقیقت یہ ہے کہ فی الحال اتنا ڈیٹے نہیں ہے اس وقت تین کام ایک ساتھ اسلام آباد ایئر پورٹ پھر alternative ایئر پورٹ اور اس کے بعد نیو اسلام آباد ایئر پورٹ کو بنانا یہ حکومت کی فائنل کیپیٹیو سے باہر ہے اگلا اقدام جو ہمارا ہے وہ یہ ہے کہ نیو اسلام آباد ایئر پورٹ جو ہے وہ ہوگا۔
شیخ رشید احمد: کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب بیان فرمائیں گے کہ ان کا بیان درست ہے یا آج سے چند روز پہلے جو سرکاری بولین جاری ہوا تھا کہ اسلام آباد کا جو نیا ایئر پورٹ ہے اسے بنانے کا پروگرام زیادہ اخراجات کا وجہ سے ختم کر دیا گیا ہے؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) ڈبلیو ہربرٹ بونٹ: میں جناب! جہاں تک ہماری سرکاری خبر ہے ایسی تجویز کوئی نہیں ہے لیکن نیو اسلام آباد ایئر پورٹ جیسے میں نے ابھی بتایا ہے اس کی ڈیزائننگ اینڈ پلاننگ in hand ہے اور وہ بنایا جائے گا۔

میال محمد زماں: جناب پارلیمانی سیکرٹری صاحب بیان فرمائیں گے کہ جونہی جگہ ایجوکیشن کی گئی ہے۔ اس کی لوکیشن کیا ہے اور کتنا رقبہ ہے جو ایجوکیشن کیا گیا ہے؟
جناب سپیکر: اس کا جواب پہلے آچکا ہے۔ اگلا سوال۔

ESTABLISHMENT OF MORE COLLEGES IN ISLAMABAD

828. **Mr. Muhammad Nawaz Klokhar**: Will the Minister for Education kindly state whether there is any proposal under consideration regarding the establishment of a few more colleges in Islamabad during the next two years?

Mian Mahammad Yasin Khan Wattoo: Yes. Two more colleges, one for Boy and the other for Girls, are planned to be opened in Sector G-10 and F-10 during the next two years, 1985-87. In addition, two Intermediate Colleges (Islamabad College for Girls and Boys) have been upgraded to degree level, from the current academic year.

The above expansion is over and above the present facilities available in five degree Colleges and five upgraded schools, (Intermediate level), in Islamabad.

جناب محمد نواز کھوکھر: کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ دو کالج جو لوگوں اور لڑکیوں کے لئے کھولنے کا منصوبہ ہے یہ ۱۹۸۶ء میں پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گا؟
میال محمد یسین خان وٹو: جواب میں بس طرح تفصیل عرض کی گئی ہے انشاء اللہ اس کے مطابق ہوگا۔
مشیر رشید احمد: کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ راولپنڈی میں بھی جو لڑکیوں کے کالج کا انہوں نے فیصلہ فرمایا تھا اس کے بارے میں بھی اندازاً بتا سکیں گے کہ کب تک اس کی تکمیل ہوگی؟
میال محمد یسین خان وٹو: اس کے بارے میں جناب فنانس منسٹر صاحب سے رابطہ کرنا پڑے گا۔ ان سے پوچھ کر میں بتا دوں گا۔

راجہ شہزاد ظفر: کیا وزیر محترم فرمائیں گے کہ جس طرح اسلام آباد کے بہتری علاقے میں دو کالج کھولے جا رہے ہیں کیا اسلام آباد کے دیہاتی علاقے مثلاً روات میں بھی کوئی اس قسم کا ان کی کالج کھولنے کی سیکم ہے؟
میال محمد یسین خان وٹو: اس کے لئے فریش نوٹس چاہیئے۔
جناب سپیکر: اگلا سوال۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

GOVERNMENT DRIVING TRAINING SCHOOL

820 *Mr. Muhammad Nawaz Khokhar: Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that the Government Driving School, established in 1982 for the training of drivers, has been closed down, and so the reasons therefor?

Mr. Mohyuddin Baluch: No. The School has not been closed down.

جناب محمد نواز کھوکھر: جناب اوجو جواب دیا گیا ہے اس سے میں سمجھوں کہ سکول بند نہیں ہو سکا؟

شہزادہ محی الدین: یہ درست ہے۔

شیخ رشید احمد: جناب پسیک صاحب! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب بیان فرمائیں گے کہ یہ جو ڈرائیورز ٹریننگ سکول کے ساتھ مسئلے ہیں اور جو بحث ہوئی کیا ان کے نوٹس میں یہ بات ہے کہ پاکستان کے کئی اضلاع میں لائسنس جاری کرنے والی ایسی اتھارٹی اور اشخاص ہیں جنہیں خود ڈرائیونگ نہیں آتی؟

شہزادہ محی الدین: جناب والا! ہمیں تو یہ معلوم نہیں ہے کہ جن کو ڈرائیونگ نہیں آتی وہ لائسنس ایسٹو کرتے ہیں۔

جناب پسیک: وقفہ سوالات ختم ہوا۔

SEMINAR ON RURAL DEVELOPMENT

830 *Mr. Muhammad Nawaz Khokhar: Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state the number of seminars held on rural development by his Ministry during the last two years, alongwith the amount of money spent on them?

* Question Hour being over, the remaining starred Questions No.830 to 834, 836 and 754, together with their replies, were placed on the Table of the House.

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

[1st Dec. 1985]

Mr. Ghulam Mohammad Alamad Manika: No seminar was held on rural development by the Ministry of Local Government and Rural Development during the last two years. However, the Ministry held two workshops and one forum during this period.

MANUFACTURE OF VEHICLES FOR ARMED FORCES

831. ***Mr. Gohar Ayub Khan:** Will the Minister Incharge of the Defence Division be pleased to state:

(a) whether there is any plan to manufacture vehicles for the Armed Forces; and

(b) the percentage of indigenous manufactured vehicles bought per year and having over 40% local content to imported vehicles being bought?

Sahabzada Yaqub Khan: (a) A long term plan to standardize the existing types of vehicles is being formulated. It is expected that the indigenous production of vehicles would be undertaken on the finalization of the study.

(b) Wherever the indigenously produced vehicles suit defence requirements, they are procured indigenously. Over the past 4 years percentage of indigenously manufactured vehicles is 6.75. As regards 40% local contents to imported vehicles the break down is as under:—

Jeep CJ-5

Year	Vehicles Bought	Percentage of Indigenous Content
1978	4	52%
1979	96	52
1980	10	52
1981	220	52%

EXPORT OF SMALL ARMS OF POF ORIGIN

832. ***Mr. Gohar Ayub Khan:** Will the Minister Incharge of the Defence Division be pleased to state:

(a) whether the P.O.Fs. have appointed any Pakistani Foreign Agents to export the small arms of P.O.F. Origin; and

(b) the yearly value of exports from the P.O.Fs for the past 3 years

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Sahabzada Yaqub Khan: (a) P.O.s. have appointed Foreign Agents and Pakistanis residing abroad to promote their exports to a number of friendly countries.

(b) In the last three years average value of exports has been around Rs. 3.16 millions

ACTION AGAINST OFFICERS RESPONSIBLE FOR KARACHI AIRPORT FIRE

833. ***Mr. Hamza:** Will the Minister Incharge of the Aviation Division be pleased to inform the House:

(a) the names and designation of the officers against whom the Inquiry Commission on Karachi Airport fire on 20th February, 1985 had recommended legal departmental action.

(b) the details of the action taken: and

(c) if no action has been taken by now, the reasons therefor and the time required to do so?

Sahabzada Yaqub Khan: (a, b & c) The names and designations of officers against whom the Inquiry Commission recommended legal departmental action are as under. The details of action taken against them are indicated against their names:—

1. *Mr. Abdul Waheed, Assistant Director E & M.* He has been removed from service.
2. *Mr. Imtiaz Malik, Deputy Director E&M.*—He has been demoted to a lower rank (Pay Group 7).
3. *Sheikh Rehmatullah, Director Works (South).*—He has been demoted to a lower rank (Pay Group 8).
4. *Mian Mohammad Rashid, DCE (Sind).* His increment has been withheld for 2 years.
5. *Mr. Tariq Leghari, Deputy Director (Civil).*—Disciplinary action against him could not be initiated as he was out of the country. His explanation has been called for and disciplinary action will be finalised shortly.

INQUIRY COMMISSION REPORT ON KARACHI AIRPORT FIRE

834. ***Mr. Hamza:** Will the Minister Incharge of the Aviation Division be pleased to lay on the Table of the House the Inquiry Commission Report on Karachi Airport fire on the 20th February, 1985 and whether Government have implemented the recommendations, given in the said report: if not, why?

Sahabzada Yaqub Khan: A copy of the report of the Inquiry Commission regarding fire at Karachi Airport is attached. Being a voluminous document, the report may be placed in the Library of the National Assembly for reference. The Government have implemented the recommendations given in the said report.

(Report placed in the N. A. Library)

833 *Defered.*

PROMOTION OF ENGINEERING SUPERVISORS IN T & T DEPARTMENT

836. ***Mr. Muzaffar Ahmad Hashmi:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether the Ministry of Finance decided, *vide* F. 1 (1)-NG-Imp. 11/75-71-R. 11/78 on 26th April, 1978, that Inter Science qualified as well as promoted Engineering Supervisors in T&T Department may be considered for promotion to scale-16;

(b) whether it is also a fact that some supervisors were allowed to carry N.P.S. 16 by order of C.E. (S & E) on 31st May, 1978, but they were not promoted to that scale as Assistant Engineers; and

(c) whether the Government has any proposal under consideration to regularise the supervisors with N.P.S. 16 in the cadre of scale 16 viz-Assistant Engineers/S.D.Os as was done in case of 6 diploma holders?

Mr. Mohyuddin Baluch: (a) Yes. The Inter Science qualified as worlds promoted Engineering Supervisors in the T&T Department are eligible for promotion in Scale-16 as per recruitment rules.

(b) Yes. Some Engineering Supervisors were allowed to carry NPS-16 on 31st May, 1978 as they became eligible for grant of NPS-16, but they were not actually promoted. As promotion to the status of Assistant Engineer is governed by the recruitment rules and not by the Directives of the Finance Division.

(c) No. The Engineering Supervisors are promoted according to the seniority list and as per recruitment rules.

FATA'S SHARE IN INTERNATIONAL EXCHANGE PROGRAMME OF

STUDENTS AND TEACHERS

754. ***Malik Jahangir Khan:** Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) whether FATA will have its 20% share in future in the International Exchange Programme of Students and teachers; and

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the details thereof?

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: (a) No.

Only one Youth Exchange Programme exists with Canada and candidates from FATA, if any, are considered on the basis of 2% quota if they qualify on the criteria already advertised in the Press

(b) As above.

PRIVILEGE MOTIONS

جناب سپیکر! جناب حاجی محمد یونس الہی صاحب! پروکچ موشن نمبر ۶۴۔

PROTOCOL RITUALS AT AIRPORT ON THE ARRIVAL OF
TURKISH PRESIDENT

حاجی محمد یونس الہی! جناب سپیکر شکریہ!
میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ قومی اسمبلی کے اہم معاملے پر غور فرمانے کے لئے قومی اسمبلی

کے اجلاس کو روک کر غور فرمایا جائے۔

مندرجہ ذیل کے موضوع پر ۱۹۸۵ء کوئی وی پر خزانے میں ترکی کے صدر کی آمد کو بتاتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان کو ترکی کے صدر کی چلتی ہوئی گاڑی کے ساتھ پیدل چلنے دکھایا گیا ہے جس طرح کہ عام طور پر بڑی ہتیاں خاص طور پر وزیر اعظم بھان کے ساتھ سوار ہوتے ہیں۔ مگر وہاں پر وزیر اعظم پاکستان کو ایک محافظ کے طور پر دکھا کر قومی نمائند اور اسمبلی کی توہین کی گئی ہے اور اس طرح استحقاق مجروح ہوا ہے براہ مہربانی اس پر بحث کی جائے اور مزید ضروری کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر! جی انریبل مشرف نار حبشس اینڈ پارلیمانی انیٹرز!

وزیر عدل و پارلیمانی امور جناب اقبال احمد خان! جناب دالا! مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ اس معزز ایوان کا یا معزز رکن کا استحقاق اس سے کیسے مجروح ہوا۔ ایئر پورٹ پر معزز مہمانان دوسرے مکوں سے آتے ہیں ان کو جناب صدر مملکت، جناب وزیر اعظم، وزراء اور ممبران اسمبلی ریسو کرتے ہیں جس واقعہ کا یہ ذکر کر رہے ہیں میں اس کے متعلق نہیں عرض کر سکتا کہ وہ ٹیلی ویژن پر کیسے دکھایا گیا ہے لیکن عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ جب مہمان کو رخصت کیا جائے تو اس کی گاڑی جب چل رہی ہو تو دوسرے رخصت کرنے والے دیاں کھڑے ہوتے ہیں اس سے یہ کیسے تاثر جناب غرک نے لیا کہ ان سے وزیر اعظم صبا کے دیاں کھڑے ہونے سے یا ان کو رخصت کرنے میں کوئی تعجبک ہوئی ہے؛ تو اس بناء پر میں سمجھتا ہوں کہ یہ ویسے ہی ان کے ذہن میں ایک سوال آگیا ہے تو استحقاق تو جناب ا پر کسی طور پر بنتا نہیں ہے اور یہ پروکچ موشن جو ہے یہ آڈٹ آن آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: جناب حاجی صاحب!

حاجی محمد یونس الہی: جناب عالی! میں تو اس سلسلے میں یہ سمجھتا تھا کہ جناب وزیر انصاف، انصاف کریں گے۔ لیکن غالباً انہوں نے اس بات کو شاید دیکھا نہیں ہے اس واسطے کہہ رہے ہیں واقعہ یہ تھا کہ جب تمام بھان گڑیوں میں بیٹھ گئے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ نے وضاحت کر دی ہے آپ ایڈمبلی پر بات کریں کہ اتفاق کیسے مجروح ہوتا ہے، اس ایوان کا؟

حاجی محمد یونس الہی: جناب وزیر اعظم پاکستان کی صاف بے عزتی کی گئی ہے ان کو محافطوں کی طرح گڑی کے ساتھ چلایا جا رہا ہے کیسے نہیں اس ہاؤس کا اتفاق مجروح ہوا۔ وہ اس پارلیمنٹ کے ممبر ہیں وزیر اعظم ہیں اس ملک کے میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ کیسے نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: آپ پھر اپنے موشن کے بارے میں

حاجی محمد یونس الہی: میں جی insist کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion is ruled out of order under rule 68(3) as the matter, as such, does not require the intervention of the Assembly and does not in any way negate the privilege of the House. Thank you.

جناب شیخ رشید احمد صاحب! نمبر ۶۷

DELAY IN FOREIGN POLICY DEBATE

شیخ رشید احمد: جناب سپیکر! میں تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ گزشتہ اجلاس میں ایوان کو یہ بتایا گیا تھا کہ خارجہ امور پر ۳۰ دسمبر سے پہلے بحث ہوگی لیکن صورت حال اس سے کہیں مختلف ہے۔ ۳۰ نومبر سے پہلے ایوان کو بار بار کی یقین دہانی کے باوجود خارجہ امور پر بحث میں تاخیر کی گئی۔ اب جب کہ گورباچوف اور ریجن مذاکرات بھی ہو چکے ہیں اس بحث میں مزید تاخیر قومی مفاد کے خلاف ہے میں تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ ایوان کو بار بار یقین دہانی کرائی گئی لیکن اس کے باوجود اس

PRIVILEGE MOTION

پر کوئی عمل نہیں ہوا جس سے اس ایران کا وٹا راجدوج ہولہ اور اس مسئلے پر بحث کے علاوہ
اسے کیٹا کے سپرد کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر آف سٹیٹ فارن افریز!

The Minister of State for Foreign Affairs (Mr. Zain Noorani): Sir, before we go into the admissibility, the honourable member, while reading the notice, has read "30th December", as is in the notice given by him, and then verbally he made a correction to "30th November". Now, according to the parliamentary practices and rules, as borne out by various rulings - Ruling No. 305 of 1974 of the National Assembly - no amendment can be made in the notice given for an adjournment motion or a privilege motion in the House. In view of the fact that 30th December was the date mentioned in this privilege motion, it is inaccurate, it is anticipatory, and, therefore, this privilege motion, in itself, is out of order on these grounds itself.

Secondly, if 30th December is to be taken into account, 30th December has not passed as yet; and if 30th November were even to be taken into account, it would still be anticipatory on the date on which notice for this is given. So, merely on these grounds itself, the privilege motion is out of order.

As regards the rest of it, if the record is read, I do not think the contention of the honourable member will be borne out. What I had stated then was that we were prepared for it and that we are trying to hold discussion on foreign policy jointly by the members of the National Assembly and the Senate by I had said, third week of November; and one of the honourable members had said, probably, towards the end of it; and that was about all. Now, to say that we are trying to avoid a debate, is not fair. There may be practical difficulties on the basis of which the Government may not have been able to hold a Joint Sitting, but it has in no way been a deliberate misinformation, I assure the honourable members of this House.

Finally, Sir, I would request that, in view of the statement recently made only a couple of days back by the honourable Prime Minister and Leader of this House with regard to the fixing of the date for the foreign policy debate, rather than having it ruled out on technical grounds, it would be, I think, more gracious

on the part of the honourable member if he would give credence to the statement made on the floor of the House by the Leader of the House, and not press this

I thank you, Sir.

میال محمد زمان: پرائنٹ آف آرڈر - جناب والا! یہ حقیقت ہے کہ بجٹ سیشن سے لے کر آج تک جتنے بھی اجلاس ہوئے حکومت ہمیشہ یہ وعدہ کرتی رہی ہے کہ مستقبل قریب میں خارج پالیسی زیر بحث لائی جائے گی اور وزیر مملکت نے نومبر کا تیسرا ہفتہ ڈیلٹا مین مقرر کی تھی اس کے باوجود جان بوجھ کر اس سے فرار اختیار کیا جا رہا ہے اور اس ایوان کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے میں جناب سے یہ درخواست کروں گا کہ اس معاملہ کا بخندگی سے لوٹس لیا جائے اور اس تحریک کو بحث کے لئے منظور کیا جائے۔

شاہ یلیغ الدین: پرائنٹ آف آرڈر۔ سر! اس سلسلے میں جو کچھ اس وقت تک کہا گیا ہے اس کی تائید کرتا ہوں اس معاملے کو بلاوجہ ملتوی کیا جا رہا ہے کیا آپ کے توسط سے میں جناب زرین نورانی صاحب سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ وزیر اعظم سے مشورہ کر کے وہ کل اس تعلق سے کوئی سیشن اس ہاؤس میں دے سکتے ہیں؟

جناب محمد عبداللہ غازی: پرائنٹ آف آرڈر - جناب والا! میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ بے شک ہماری خارج پالیسی محسوس بنیادوں پر چل رہی ہے لیکن چونکہ اس وقت تک بڑی درلڈ پاورز کی مشورہ جی میں چھٹا ہوا ہے میرے خیال میں ہر دو تین ماہ کے بعد اس پر بحث ہونی چاہیئے ہاؤس اس میں حق بجانب ہے کافی عرصے سے یہ ڈیلٹا ہو رہی ہے یہ ڈیلٹا جینوئن ہے گورنمنٹ کو جلد از جلد اس کے لئے تاریخ مقرر کرنی چاہیئے۔

جناب اقبال احمد خان: پرائنٹ آف آرڈر! جناب والا! یہ تحریک استحقاق ۲۶۔ نومبر کو پیش کی گئی ہے اور ۲۸۔ نومبر کو اسی معزز ایوان میں جناب وزیر اعظم صاحب نے اس ایجنڈا پر غلط سے ایک بیان دیلے اس کے بعد میں نہیں سمجھتا کہ اس تحریک استحقاق کی ضرورت بھی رہتی تھی یا نہیں یا یہ مطالبہ کہ وزیر اعظم سے مشورہ کے ساتھ تاریخ مقرر کی جائے وزیر اعظم صاحب نے خود اس ایوان کے اندر بلا تہ اس پلان ایک بیان دیا ۲۸۔ تاریخ کو دیا تھا اور اس میں انہوں نے فرمایا

PRIVILEGE MOTIONS

تھا کہ ہم اس اجلاس کے دوران تاریخ مقرر کریں گے کیونکہ فیصلہ یہ کیا گیا تھا کہ دونوں ایوانوں کا مشترکہ اجلاس کیا جائے گا۔ اس ڈبیت کے لئے اور وزیر اعظم صاحب نے یہاں ارشاد فرمایا تھا کہ ڈبیت کا اجلاس ہم نے بلایا ہوا ہے۔ تاریخ سے ان کے آنے کے بعد ان کے مشورے سے طے کر کے مشترکہ اجلاس بلایا جائے گا۔ جس میں نل ڈبیت فارن آفیزز پر ہوگی۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر اعظم صاحب کے اس بیان کے بعد اس محرک کے متعلق کا کوئی جواز نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر شیر انگن صاحب!

ڈاکٹر شیر انگن خان یازدی: جناب والا! میری یہی گزارش ہے کہ جو شیخ رشید احمد صاحب نے تحریر مختلف پیش کیا ہے اسے منظور کریں چاہیے اور اس کی وساطت سے کوئی ڈبیت مقرر کی جائے۔
جناب سپیکر: شیخ رشید احمد صاحب!

شیخ رشید احمد: جناب سپیکر! ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نائن آفیزز والوں کو یہ شک یا کھٹکا ہے کہ ہماری خارجہ پالیسی قومی جذبات کی ترجمان یا قوم کی خواہشات سے ہم آہنگ نہیں ہے میں نے جناب یہاں "نومبر کھا تھا اور آپ نے بھی اس کا فیصلہ فرمایا تھا یہ قومی اسمبلی کا ایران اتنے اہم مسئلے میں جس میں کہ گوربا چوف مذاکرات ہوئے ہیں سیاچین کا مسئلہ ہے ایران ہزق جنگ ہے ہمارے روس اور امریکہ کے ساتھ مذاکرات ہیں اور آٹھ دن جو درے لگ رہے ہیں، جناب سپیکر! میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ شاید اس ایوان میں اس سے زیادہ کسی اور مسئلے پر زور نہیں دیا گیا، اگر یہ ایوان خارجہ امور اور ملکی سلامتی پر بحث نہیں کر سکتا تو ظاہر ہے کہ اس نے موسم کے حال پر یا مندیوں کے بجائے پر بحث نہیں کرنی۔ قومی سلامتی کا مسئلہ ہمیں ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے۔

جناب سپیکر: آپ منظرِ ایہ بتائیں کہ آپس میں کون کون سے ہیں یا نہیں؟

شیخ رشید احمد: جناب سپیکر! میں اسے اس لئے پرسوں کرتا ہوں کیونکہ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ جنیوا مذاکرات سے بھی اسے آگے لے جائیں گے۔ اور یہ ہمیں باسکی نہیں بتاتے کہ قوم کے مستقبل کو کس دور سے ہمارے ہاں کیونکہ جناب سپیکر! یہ ملکی سلامتی کا مسئلہ ہے

اس لئے میں اسے پریس کرتا ہوں مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس کے پیچھے کوئی خاص منہج ہے جس کی وجہ سے اسے اتنا میں رکھا جاتا ہے ورنہ کوئی ضرورت نہیں کہ جوائنٹ سیشن ہو جب یہ مشترکہ اجلاس ہو گا تو ہمارے وزارت خارجہ والوں کی اتنی مصروفیات ہوں گی کہ وہ مشترکہ اجلاس ہی نہیں ہو سکے گا۔ اس ایوان کا ہر ممبر ان سے یہ اپیل کر چکا ہے اور میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ قوم کی پالیسی قوم کی ترجمان ہونی چاہیے۔ اس لئے اس خارجہ پالیسی پر بحث کے لئے میں اسے جناب پریس کرتا ہوں اس ایوان میں۔

جناب سپیکر: جہاں تک اس تحریک اسحق قاضی کا تعلق ہے اس میں جس طرح سے کہ وزیر مملکت برائے امور خارجہ نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے آپ کی جو تحریر ہے اس میں "۳۰ دسمبر" ہی لکھا ہوا ہے وہ ۳۰ دسمبر کی anticipatory بات ہے نمبر ایک، نمبر دو، اگر ریکارڈ کو دیکھا جائے تو میں آپ کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں جو منسٹر آف سٹیٹ فار فارن آئیرز نے اس دن کہا تھا۔

جناب یہ وزیر خارجہ کے بارے میں بات ہو رہی ہے۔

"Unfortunately the last few months have been so very much of a nature that most of the time he had to represent Pakistan abroad. We are hopeful that he will be available in Pakistan and we shall certainly take the first opportunity possible to have a foreign affairs debate for both the members of the National Assembly as well as the members of the Senate."

Thank you.

یہ الفاظ ان کے تھے۔ آئریبل منسٹر آف سٹیٹ فار فارن آئیرز نے کہا:

"At the first opportunity we shall try to have a debate on foreign affairs for members of both the National Assembly and the Senate."

اب اس کے ساتھ ہی آپ نے سنا تھا ۲۸ نومبر کو وزیر اعظم پاکستان نے بھی کہا تھا کہ ۸ مارچ کو سینٹ کا اجلاس شروع ہو رہا ہے۔

PRIVILEGE MOTIONS

and he will try, as soon as possible, to hold the foreign policy debate.

this motion does **کامند بنتا ہے** technicalities **اب جہاں تک**
not come under the purview of privileges, as such I do not hold it in order. Thank
you.

ڈاکٹر شیر انگن خان صاحب نمبر ۶

ELECTRICITY CHARGES FOR TUBE-WELLS ON FLAT RATE

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی: بجٹ سیشن ۸۶-۸۵ء کے دوران قومی اسمبلی نے بھی
برائے ٹیوب ویل فلیٹ ریٹ پر منظور کر لی تھی اور جناب ڈاکٹر محبوب الحق وزیر خزانہ نے
اس کا اعلان خوشی کے ساتھ کیا اور ساتھ ہی اسکو ستمبر ۱۹۸۵ء تک لاگو کرنے کے لئے
کہا تھا۔

چند روز قبل واپڈا کے ایس ڈی او آفس سے ہر ٹیوب ویل والے زمیندار کو ایک نوٹس
جاری کیا گیا ہے اس نوٹس میں وزیر اعظم صاحب کا ذکر ہے اور وزیر اعظم صاحب وفاقی وزیر
پانی و بجلی کو قلم سے کاٹ کر کھینچا گیا ہے اس کا متن اس طرح ہے کہ ہر زمیندار کو کہا جاتا ہے
کہ وہ اس نوٹس کا جواب جلدی دیں اس میں یہ کہا گیا ہے کہ وفاقی حکومت نے بجلی کے نرخ میں
ٹیوب ویل فی ٹن پاور منظور کئے ہیں کیا آپ کو یہ منظور ہے؟ یا آپ وہی پرانا طریقہ جس
میں میٹر کی ریڈنگ سے جو یونٹ خرچ ہوں اس کا بل ادا کرنا چاہئیں گے۔ واپڈا کے ملازمین
میٹر کی ریڈنگ کے مطابق ادائیگی کے ضمن میں کنوئیں کو مجبور کر رہے ہیں تاکہ فلیٹ ریٹ پالیسی
فیل ہو جائے اور سابقہ نوٹ کھسوٹ جاری رہ سکے اس طرح سے قومی اسمبلی کا استحقاق مجروح
ہوا ہے میری استدعا ہے کہ اس تحریک استحقاق کو منظور فرمایا جائے۔

جناب سپیکر: چھ مہینے متعلقہ وزیر تشریف فرما نہیں ہیں اس لئے اسے کل تک کے لئے

ڈیفرفر کرتے ہیں۔

بابہ محمد اختر صاحب نمبر ۶۹

NON-PARTY ELECTIONS AND PARTY SYSTEM OF GOVERNMENT

راجہ محمد افسر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں قومی اسمبلی میں قاعدہ 44

کے تحت قومی سلامتی اور طریقہ کار کے مجروح ہونے پر اس اہم ترین مسئلے پر اپنی تحریک استحقاق کو زیر بحث لانے کی درخواست کرتا ہوں

مشدد یہ ہے کہ ۲۵ فروری ۱۹۸۵ء کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اسلامی نظریاتی کونسل نے جون ۱۹۸۳ء میں حکومت پاکستان کو اسلامی نظام حکومت کے بارے میں رپورٹ پیش کی تھی۔ اس کے تبادیل یہ عام انتخابات سیاسی پارٹیوں کی بجائے ذاتی اہلیت و کردار کی بنیاد پر منعقد کرانے گئے۔ جس کے نتیجے میں صوبائی اور قومی اسمبلیاں تشکیل پائیں ان انتخابات کے موقع پر ملک بھر کی سیاسی جماعتوں نے صرف ان کا بائیکاٹ ہی نہیں کیا۔ بلکہ اس نظریہ کے خلاف ذاتی اور اجتماعی حیثیت سے بھی اور ملک بھر کے ذرائع ابلاغ کے تعاون سے بھی عوام کو مغربی طرز جمہوریت کے خلاف وٹل کے استعمال کو روکا مگر پاکستان کے عوام نے قرآن کریم کی ہدایات کے مطابق "وَأْمُرْهُمْ" مشورتی بینہم! کے اصول کے تحت اس اسلامی سلطنت میں شمولی نظام کے حق میں اپنا فیصلہ دیا۔ اور سیاسی جماعتوں کی اپیل کو سختی سے مسترد کر دیا۔

مگر فہم بعد اس غیر جماعتی ایوان کو حکومت اپنی معنوی شان و شوکت اور اپنی ہوس اقتدار کی آگ کو ٹھنڈا کرنے اور دوام بخشنے کے لئے پھر سے اس ایوان اور نوکرد و شہریوں کے استحقاق کو محسوس کر کے گروہی سیاست کا شکار بنانا چاہتی ہے جس کے نتیجے میں قوم میں اضطرابی حالت پیدا ہو چکی ہے اور ملکی سالمیت کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے اگر حکومت ان دونوں متذکرہ نظاموں میں بدقسمتی سے ابھی صاف نہیں تو بجائے اس کے قوم کے ٹھکرائے ہوئے نظام کو پھر سے ان پر مسلط کرے، فوری طور پر قوم سے استعصواب رائے ریفرنڈم کے ذریعہ نظام حکومت کے بارے میں فیصلہ اس عمل کے بغیر کرسی اقتدار کے لئے جملت سے کوئی رائے یا فیصلہ مٹوٹا گیا تو اس کے نتائج نہایت بھیانک ہو سکتے ہیں جب کہ ہمارے ملک کے ارد گرد کے حالات پہلے ہی محذوش ہیں ان حالات کے پیش نظر من حیث القوم اور ایوان کے استحقاق کو مد نظر رکھ کر ان ترجیحات کو روک کر قوم سے ریفرنڈم کے بارے میں ایوان میں فوری بحث کرائی جائے۔

PRIVILEGE MOTIONS

جناب سپیکر: آرزیبل مسٹر نارحبٹس اینڈ پارلیمنٹری آئیئررز

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! اس ساری ساری تحریک استحقاق میں جو معزز رکن نے یہاں پیش کی ہے اس معزز ایران کے استحقاق کے مجرد ہونے والی کوئی بات نظر تو اس میں آئی ہی نہیں پھر بھی رول ۶۸ کے تحت!

"the question shall relate to a specific matter and shall be raised at the earliest opportunity;

اب جناب ایہ جہاں تک مسئلہ ہے گزشتہ چھ سات ماہ سے ایسی اپنا کام کر رہی ہے اس دوران آٹھواں تربیتی بل بھی پاس ہوا ہے سیاسی جماعتوں کا تربیتی بل بھی اس ایران کے سامنے پیش ہے اس لئے مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آئی کہ کیسے یہ استحقاق مجرد ہو گیا ہے اور پھر اس میں انہوں نے مطالبہ بھی کیا ہے کہ اس کو روک کر قوم سے ریفرنڈم کے بارے میں ایران میں بحث کرائی جائے اب ریفرنڈم کی کوئی باضابطہ تجویز تو آئی ہی نہیں اگر کوئی ہے تو اس کا طریقہ کچھ اور ہے جس کے ذریعے سے یہ پیش کر سکتے ہیں اس لئے یہ تحریک استحقاق inadmissible ہے اور رول ۶۸ کے دائرہ کار میں نہیں آتی اس کو ردل آڈٹ کیا جائے

جناب سپیکر: جناب راجہ محمد افسر صاحب!

راجہ محمد افسر: جناب سپیکر! اس ایران کو نہیں بلکہ پوری قوم کو علم ہے کہ ہمارے اس ملک کے موجودہ وزیر اعظم کو ان کی ذاتی اہلیت اور کردار کی بنیاد پر منتخب کیا گیا ہے ان کو کسی پارٹی کے رکن کی حیثیت سے منتخب نہیں کیا گیا اگر مسلم لیگ کے ممبر ہونے کی حیثیت سے وہ سامنے آتے تو یقیناً حالات اس کے برعکس ہوتے ان کو اور ان کے چند ارکان کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ اس ملک پر اپنی پارٹی کی حکومت مسلط کریں جب کہ اس ملک کے عوام نے بھاری تعداد میں غیر سیاسی جماعتوں پر غیر جماعتی بنیاد پر انتخابات میں حصہ لیا آٹھ سال تک جماعتی بنیادوں پر الیکشن کرانے پر زور دینے کے باوجود عوام نے اس نظام کو مسترد کیا اب عوام میں بڑا اضطراب پایا جاتا ہے اگر اس قسم کا کوئی نظام اس پارٹی سسٹم کا لایا جائے تو عوام شرکوں پر نکلیں گے اس ملک کے جو حالات آپ کے سامنے ہیں اس سے شدید تباہی کے حالات پیدا ہو رہے ہیں

میں آپ کے توسط سے اس حکومت کو تہذیب کرتا ہوں کہ اس قسم کی حرکت سے آپ باز آجائیں اس قسم کے کسی سیاسی پارٹیوں کے نظام سے اپنی حکومت کو اس کام پر مسلط نہ کریں ورنہ ہم چونکہ غیر جماعتی بنیادوں پر منتخب ہو کر آئے ہیں۔ ہم مجبور ہوں گے کہ عوام کا ساتھ دیں اور آپ کے اس اقدام کی ہم بھی مخالفت کرنے کے لئے مجبور ہو جائیں گے یہ آپ کی پارٹی جو میرا خیال ہے اگر باہر نکلے گی تو یہ سکہ بند پارٹی ہے ان کے اراکین سے ایک سوزوکی کی سولیاں پوری مہینے ہو سکتیں تو یہ کون سی جمہوریت ہے کہ وہ اس ملک پر حکومت کرنا چاہتے ہیں؟ یہ بالکل غیر مناسب اقدام ہو گا، غیر جمہوری اقدام ہو گا۔ اس نظام سے ملک میں شدید خطرناک پیدا ہو سکتے ہیں اذراہ کرم اس اقدام کو روکا جائے پوری قوم کے فیصلے کو ٹھکرایا جا رہا ہے اور عوام کا استحقاق مجروح کیا جا رہا ہے۔

وزیر قانون کیسے فرماتے ہیں کہ ایوان کا استحقاق مجروح نہیں

ہوا، آپ کی بھاری اکثریت نے آپ کی اس مغربا جمہوریت کے خلاف ووٹ دیا ہے اور پھر قرآن کریم کی ہدایت کے آپ الٹ کام کر رہے ہیں۔ اسلامی حکومت کے نام پر یہ ملک قائم ہوا ہے اسلام کے نام پر یہ ملک قائم ہوا ہے اور قرآن نے واضح طور پر یہ ہدایت کی ہوئی ہے کہ اسلام میں پارٹی، فرقہ، گروہ بندی کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں اور اس کے متعلق اسلامی نظریاتی کونسل نے واضح طور پر اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے میں نہیں سمجھتا کہ آپ اس نظام کے پیچھے کیوں پڑے ہوئے ہیں؟ جو آپ کا ۲۸ سالہ کردار رہا ہے سیاسی پارٹیوں کا حقیقت یہ ہے کہ آپ کو چلو بھرنی میں ڈوب کر سر جانا چاہیئے۔

جناب سپیکر: آپ اس تحریک کو پریس کرتے ہیں یا نہیں؟

راجہ محمد انصر: جی میں اس کو پریس کرتا ہوں۔ جناب! یہ اسلام اور قرآن کے خلاف ہے اس لئے میں پریس کرتا ہوں کوئی ہے اس کو چیلنج کرنے والا تو سامنے آئے۔

جناب سپیکر: یہ جو آپ کا پروپیگنڈا موشن ہے جی کہ ایک نان پارٹی باؤس کو پارٹی باؤس

بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور this is tantamount to breach of privilege

RE-ADJOURNMENT MOTIONS

In accordance with the rules for admissibility of a question of privilege, it does not come within the purview of the breach of privilege and does not require, as such, the intervention of the Assembly. I do not hold the privilege motion in order.

اب پروبلیم موشن ہمارے پاس پانچ یا چھ تقریباً ایک ہی نوعیت کے ہیں ان کے الفاظ متحرک سے مختلف ہیں ان کو بھی آج ہی ٹیک اپ کر لیں۔ آئزبل منسٹر نارجسٹس! آپ تیار ہیں جی؟
جناب اقبال احمد خان: ابھی جناب یار ملے ہیں اس لئے اگر آپ کا حکم ہو تو میں عرض کر دوں گا، نہیں تو کل پر رکھ لیں۔

جناب سپیکر: جی وہ پوچھ رہے کہ آج ہی ملے ہیں اگر ان کو کل تک ڈیفیر کر دیا جائے تو آج اس کو ٹیک اپ کریں یا کل کریں؟

شاہ بیغ الدین: اگر آپ اس کو کل لینا چاہیں تو کوئی اختلاف نہیں!
جناب سپیکر: اس کے بعد ایک حاجی سیف اللہ صاحب کا ہے نمبر ۷۷ اس کو آپ آج ٹیک اپ کریں گے؟ کیا آئزبل منسٹر نارجسٹس تیار ہیں؟
جناب اقبال احمد خان: میری گزارش ہوگی کہ اس کو بھی کل پر رکھ لیں کیونکہ اس میں بھی کچھ لیگل ایسوز اٹھائے ہوئے ہیں۔
جناب سپیکر: اس کو بھی کل تک ڈیفیر کرتے ہیں

Again relating to the Constitutional provisions or Articles of the Constitution,

ابھی تین اور ملے ہیں۔ میرا خیال ہے ان کو بھی کل تک ڈیفیر کرتے ہیں پروبلیم موشنز کی بھی بہت تعداد برقی جا رہی ہے جی ماشاء اللہ

RE-ADJOURNMENT MOTIONS

جناب سپیکر: ایڈجرنمنٹ موشنز کا ٹائم ہے ایڈجرنمنٹ موشن کے بارے میں میں نے پہلے دو تین مرتبہ یہ کہا تھا کہ ہمارے رولز آن پروسیجر ہیں۔ قومی اسمبلی کے ان کے تحت آپ نے دیکھا

ہوگا کہ ایڈجرنٹ موشنز اب بے شمار آنا شروع ہو گئے ہیں۔ یہاں تک کہ ہمارے دفتر میں کل تک تقریباً سات سو ایڈجرنٹ موشنز اس سیشن میں آپکے پاس ویلے تو سیشن بہت لمبا ہے لیکن یہ تعداد جو ہے۔ ایڈجرنٹ موشنز نہیں، جو بھی کہیں کوئی واقعہ ہوتا ہے اس کو بطور ایک تراشہ لے کر اخبار کا، وہ ایڈجرنٹ موشن یہاں پیش کر دیا جاتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ بیشتر آپ

کے ایڈجرنٹ موشن ہوتے ہیں۔ جن کو آپ یہاں آکر ہاؤس میں پیش کرتے ہیں اور پھر جب آپ دیکھتے ہیں کہ ٹیکہ کھلی یہ ایڈمرسٹ نہیں ہو سکتا تو اس کو پھر آپ پریس نہیں کرتے۔

اب میں سمجھتا ہوں کہ کچھ حد تک یہی درجہ بندی کرنی چاہیے۔ ایک تو جو پروڈیجر یا رولز آف بزنس ہیں ہمارے ہاؤس کے میری درخواست آنرہبل منسٹر سے بھیجے گئے تھے بھی ہے اور ایوان سے بھیجے گئے جو "Call-Attention Notice" کا طریقہ کار ہے

وہ ہم جلد از جلد اپنلے کی کوشش کریں نمبر دو یہ ہے کہ اب کل یا پرسوں سے باقی ہمارے ایڈجرنٹ موشنز جو پڑے ہیں۔ ان میں دیکھ لوں گا کہ جن کی کچھ حد تک نوعیت بنتی ہے ان کو میں ہاؤس میں read کرنے دوں گا باقی جو ایسے میں سمجھتا ہوں کہ blatantly

infructuous ہیں یا جو purview کے تحت باسکل ہی نہیں آتے تو ان کو میں اپنے discretion کے تحت جو پیکیج کا ہوتا ہے اس کے تحت آپکو باقاعدہ لکھ کر بھیج دیں گے۔ کہ فلاں رول کے تحت ہم ان کو یہاں نہیں پیش ہونے دیں گے میری آپ سے اتنا س ہے کہ آپ بھی رولز کے تحت اس ہاؤس کو چلانے کی کوشش کریں۔

جہاں تک ایڈمبلی آف ایڈجرنٹ موشن کا تعلق ہے میں اگلے روز دیکھ رہا تھا

ہاؤس آف ممبرز میں بھی ۱۹۸۳ء کے کچھ سیشنز میں ۶۱ ایڈجرنٹ موشن پیش ہوئے تھے اور ان میں صرف ایک ایڈمٹ ہوا تھا۔ تو تحریک انتہاء کو ایڈمٹ کرنا ایک بہت کاریگری کا کام ہے اور یہ بہت مشکل طریقے سے in accordance with rules of business ہی ایڈمٹ ہوتے تو ہمارے ہاں بھی

جو کچھ ہم ایک پارلیمنٹ چلانے کی کوشش کر رہے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی وسالت سے کافی حد تک یہ پارلیمنٹ کامیابی سے چل رہی ہے، تو ہم اسے اس طریقے سے چلانے کی کوشش کریں کہ ہمارے رولز اور قواعد کا اپنا ایک معیار ہو،

RE-RULES OF PROCEDURE

میرے آپ سے استدعا ہوگی کہ جب ہم آپ کو لکھ کر بھیجیں — یقیناً ہم ہر وقت آپ سے وضاحت کرنے کے لئے تیار ہیں اور آپ کے ساتھ بیٹھ کر ڈسکس کرنے کیلئے بھی تیار رہیں۔ بلکہ آپ کے ساتھ بیٹھ کر ڈسکس کریں گے کہ اس قاعدہ کے تحت تحریک ہوس میں آتی بھی چاہئے یا نہیں تو اگلے دو تین روز کے بعد جب میں سیکرٹریٹ کے صاحبان بیٹھ کر یہ دیکھیں گے تو پھر ہم آپ کو دعوت بھی دیں گے۔ اگر آپ ہمارے ساتھ اس پر بحث کرنا چاہیں۔

یہ جو ہم نے طریقہ اپنایا ہوا ہے کہ جرجی آپ سمجھتے ہیں تراشہ اٹھا کر ایڈجرمنٹیشن درج کر دیا اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اب یہاں اسات سوئٹریک التواء میں اور اس وقت ہم ۷۰ سے شروع ہو کر آگے چل رہے ہیں جس کی کونارجنسی ہوتی ہے of regular occurrence اس کی نا پھر validity بتی ہے ناجنسی رہتی ہے جب ہم اس کو پچیس یا تیس دن کے بعد یہاں پیش کرتے ہیں آپ کی اگر اجازت ہو تو یہ طریقہ جو میں نے آج ایکسپلین کیا ہے اس کے مطابق ہم سٹریک التواء کو آئندہ سے دیکھیں گے مگر آج میں سابقہ طریقہ کار کے تحت ہی ٹیک اپ کروں گا۔

Re: RULES OF PROCEDURE

حاجہ محمد سیف اللہ خان: جناب والا! جناب کو ابھی طرح یاد ہوگا کہ شروع سے ہی جب اس اسمبلی نے اپنا نارمل بزنس شروع کیا تھا تو اس وقت میں نے آپ کی توجہ آریٹیکل ۷۷ کی طرف مبذول کرائی تھی جو ہمارے موجودہ رولز آف پروسیجر میں وہ قطعی طور پر اس ایوان پر لاگو نہیں ہوتے کہ اب آئیں کی ہیست ہی بدل چکی ہے اور وہ اس آئین سے متعلق تھے جو ۱۹۷۳ء کا تھا۔

آپ دیکھیں گے کہ ہمارے ساتھ ہی سینٹ بھی بیٹھی سینٹ نے پہلے اجلاس میں رولز آف پروسیجر بنانے کے لئے کمیٹی قائم کی۔ اور انہوں نے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے رولز آف پروسیجر بنا کر ایوان کے سامنے رکھ دیئے جبکہ یہ اس قطعی طور پر رولز آف پروسیجر کے بغیر چل رہا ہے اس کی آپ کو دلگ

۶۔ لہاری: کہتا ہے کہ ہر باؤس اپنے رولز بنائے گا اور جب تک وہ رولز نہیں

اپنی زحمت کرنا پڑتی میری استعداد یہ ہے کہ آخر کب تک اس باؤس کے ساتھ یہ مذاق

طرح کام کرتا رہے گا اور اس پر ایک چٹ لگی رہے گی کہ اس کو اس حد تک ممکن

میں ایک تھپ سے استعارہ کو نگاہِ عدل سے کہ اس سلسلہ میں وہ باقاعدہ یا تو مشن، یا پریش کمیٹی Constitute کر انہیں

کی طرف سے اس کمیٹی کو ریفرنس بجھوائیں تاکہ رولز آف پروسیجر اینڈ میٹاد کے اندر

پرجو ہاؤس آف کامنز یا لوک سبھا کا ہے کہ **attention Motion** انگ

اور ایڈجرنٹ مونس کا اپنا حق بھی حاصل کرے۔

تو روح دی جانی جائے نہ کہ یہ ہاؤس آرٹیکل۔ ہاؤسے تابع اپنے قواعد سے تباہ کرے اس ہاؤس

قوانین و قواعد کے تالیف جملہ کے

جناب سیکرٹری جنرل، ایئر سروس، ایئر لائنز، ایئر فورس، ایئر مارشال

جناب اقبال احمد رضا: جناب والا! میرے تو بہت سے معارفین کو اطلاع کے لئے تصحیح کرنا چاہتا

ہاں کہ چٹ یعنی نے ابھی اس مسودہ پینٹ میں پیش نہیں کیا وہ اس پر غور کر رہے ہیں۔

جہاں تک ممکن ہو۔ - برد بکھرنا حلق سے۔ آپ لے علم میں سے کہ ۳۷۱ و ۳۷۲ کے آئین

کے فادے جو کہ ایک نمٹا ہوا تیل سے پرانا بنا کر رکھے۔ اس کے ساتھ کہ

[illegible]

POINT OF ORDER

یا مہینے میں مکمل ہو سکے۔ وہ اسمبلی بھی ختم ہو گئی۔ لیکن رولز آف پروسیجر کا مسودہ مکمل نہ ہو سکا۔
یہ مہینے پہلے بھی گزارش کی تھی کہ جہاں تک ان رولز کا تعلق ہے، اس میں معزز رکن سے اتفاق
نہیں کرتا کہ ہر اسمبلی اپنے رولز آف پروسیجر بنائے گی رولز آف پروسیجر ایک دفعہ بنتے ہیں
پھر اس میں اسمبلی اپنی ضرورت کے مطابق یا حالات کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ترامیم کر
سکتی ہے۔

جہاں تک مسودے کا تعلق ہے اس وقت جو رولز آف پروسیجر سینٹ میں اور
نیشنل اسمبلی میں نافذ ہیں دونوں identical ہیں دونوں ایوانوں کا کام کچھ ایک ہی نوعیت
کا ہے اس لئے کوئی ایسے رولز بھی مناسب نہیں ہوں گے جو دوسرے ہاؤس کے رولز سے
conduct کرنے ہوں اس لئے یہ خیال کیا گیا کہ وہ کیٹیگری exhaustively ٹیڈی کر رہی ہے
ان کے رپورٹ سے ملے ہوئے تو اس سے استعاذہ کر کے ہمارے اس معزز ایوان
کی جو رولز آف پروسیجر کی کمیٹی ہے وہ بھی اپنا کام شروع کرے۔

اس دوران میں جناب والا آپ بھی پس منظر پر آگاہ ہیں کہ ہم کچھ ایجنڈے، بجلیشن میں مصروف ہیں اس لئے
اس صبح زیادہ وقت نہیں دے سکے انشاء اللہ تعالیٰ میں اس ایوان کو یقین دلانا ہوں، آپ
کی وساطت سے کہ اس کام سے فارغ ہو کر اس کمیٹی کی رپورٹ مکمل ہونے کے بعد ہم اس
کام کو بھی شروع کریں گے اور بہت جلد اس کا مسودہ اس ایوان کی منظوری کے لئے
پیش کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! شکریہ

POINT OF ORDER

حاجی محمد صیغ اللہ خاں: پروائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب والا! آئین کے
آرٹیکل 44 کے تحت میں آپ سے اس سلسلہ میں دو شک بھی چاہوں گا اور آپ کی توجہ
بھی مبذول کراؤں گا یہاں یہ سوال پیدا کیا گیا ہے کہ یہ قطعی طور پر ضروری نہیں ہے بلکہ آئین
کے تحت پابندی نہیں ہے کہ ہر ہاؤس کو اپنے رولز بنانے پڑیں گے۔ ذرا اس language
پر توجہ کریں۔ آرٹیکل 44 کی:

نہیں ہے چونکہ "a" اور "the House" (1) Subject to the Constitution, a House

"The" میں فرق پڑ جاتا ہے۔ اور اگر "the" ہوتا ہے تو اس کے

that would have related to that very House which came into existence soon after the promulgation of this Constitution. The words are: "a House") may make rules for regulating its procedure and the conduct of its business, and shall have power to act notwithstanding any vacancy in the membership thereof, and any proceedings in the House shall not be invalid on the ground that some persons who were not entitled to do so, not voted or otherwise took part in the proceedings".

It further says:

"(2) Until rules are made under clause (1), the procedure and conduct of business in a House ("the House" shall be regulated by the rules of procedure made by the President."

اور پھر اس میں دوسری توجہ طلب چیز یہ ہے کہ "a House" کے ساتھ ساتھ "the" کا لفظ نہیں ہے اگر وہ ایک مرتبہ بننے ہوتے اور ایک مرتبہ صدر مملکت کو اختیار دیا جاتا تو commencing day لفظ لازمی طور پر رکھا جاتا اور بہت سے ایسے آرٹیکل ہیں جہاں ہر ایک دفعہ کسی پاور کو exercise کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے تو وہاں لکھ دیا جاتا ہے کہ

From the commencing day of this Constitution, such and such power shall vest with such and such authority."

وہ ایک مرتبہ کا تصور ہوگا اور اس کے بارے میں میں آپ کو بہت سے ایسے precedents دکھا سکتا ہوں کہ کانگریس آف امریکہ سینیٹ آف امریکہ، ہاؤس آف کامنز اور لوک بھائیج وہ آتے ہیں تو ان اپنے رولز آف پروسیجر چاہے خود بنائیں یا پچھلی اسپی کے adopt

کرتے ہیں جن جن کے ہمارے آئین کے مطابق similar ہوتے ہیں ایک ہاؤس

کے بنائے ہوئے رولز آف پروسیجر کا قطعی طور پر دوسرے پر اطلاق نہیں ہو سکتا اس لئے

کہ آئین میں یہ permanent پروویژن رکھ دی گئی ہے کہ جب تک "a House"

نہیں بنائیں گے اس کی بجائے صدر کو اختیار ہوگا نہ یہ اختیار ایک مرتبہ استعمال ہونا ہے بلکہ

جب بھی ہاؤس constitute ہوگا تو جب تک ہاؤس اپنے رولز آف پروسیجر نہیں بنائے گے

POINT OF ORDER

then the President shall make the rules of procedure. Either he may adopt the rules of procedure made earlier or he may give rules of procedure. And so is the case with every House which comes into existence after the elections every time.

اس لئے یہ کہنا غلط ہے کہ ۳۷ دسے بنائے ہوئے اس ہاؤس کے رولز کا اطلاق ہم پر بھی ہوگا اور وہ چلتے رہیں گے۔ اسکو permanency نہیں دی گئی اور
 کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور آئین کی permanent پروویژن بنادی گئی ہے جس
 میں ہاؤس کو بھی اور صدر کو بھی ہم باہر اور ہر دفعہ جب ایوان کا وجود ہوگا۔ تو رولز آف پروسیجر
 بنانے کا اختیار دیا گیا ہے۔ قطعی طور پر آرٹیکل ۶۷ کے تابع نہ صدر نے اب تک اس ہاؤس
 کے لئے پروسیجر بنایا ہے اور نہ ہی اس ایوان کے کسے پروسیجر کو ۱۹۷۳ء کیا ہے یا اس کو
 بنایا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم قطعی طور پر آرٹیکل ۶۷ کے خلاف درزی کرتے ہوئے غلط رولز
 کو ۱۹۷۳ء کے اپنا بزنس چلا رہے ہیں۔
 جناب سپیکر: فکریہ جی۔ جہاں تک رولز آف پروسیجر کی بات ہے، جیسا کہ آپ نے
 از خود شروع میں کہا،

the rules of procedure of the National Assembly of Pakistan, as passed in the 1970's, we have, for the time being, adopted those for running the business of the National Assembly of Pakistan; and this was my ruling at the start. As the honourable Minister for Justice and Parliamentary Affairs has said that, due to pressing legislation, as he has called it, of an emergency nature, we have not been able to dwell upon the rules of procedure as yet.

However, the honourable Minister for Justice and Parliamentary Affairs has stated that, as soon as possible, we should try to change the rules, and rules are always there to be changed in accordance with the requirements of the Assembly. As such, I am sure that all the members will bear with us as a new Assembly.

کیونکہ ہمیں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے

I hope that, as soon as we can, some of these rules will be modified in accordance with the requirements of running this House efficiently and smoothly.

اسی کے تحت میں نے آج ایڈجرنمنٹ موشن کے بارے میں ذکر کیا ہے۔

Thank you.

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

[1st Dec. 1985]

ADJOURNMENT MOTIONS

Mr. Speaker: Now we go on to the adjournment motions. I think we have had enough debate Nawab Muhammad Yamin Khan Sahib

KATCHI ABADIS IN CONTONMENT AREAS

نواب محمد یامین خان: جناب سپیکر! میں نے اس دن بھی عرض کیا تھا اور آج بھی کہ سسٹنٹس سے متعلق ہے اور چاروں کالونیوں کی آبادیوں کے طور پر کنٹنمنٹ ایریا میں آباد ہیں۔ صدر صاحب سے بھی اس سلسلہ میں ایک زمانے میں درخواست کر چکا ہوں انہوں نے اس کو روک دیا تھا اب اس کو پھر دوبارہ شروع کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: گزارش یہ ہے کہ پتہ یہ چاہیے کہ آپ کی تحریک کو منسٹر آف ہاؤسنگ اینڈ ورکس ڈیل کرے گا اور وہاں سے اطلاع آئی ہے کہ آئینل منسٹر کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ وہ آج اجلاس میں نہیں آئیں گے، اور پالیسی سیکرٹری صاحب دورے پر کراچی گئے ہوئے ہیں تو جس وقت ان میں سے کوئی یہاں موجود ہوں گے تو میں آپ کی تحریک ٹیک اپ کر دوں گا۔

نواب محمد یامین خان: حضور! گزارش یہ ہے کہ وہ زمین ان لوگوں کی ہے اور کنٹنمنٹ والے تو رہتے ہیں ہاؤسنگ والے اسے کسے بنھالیں گے؟

جناب سپیکر: وہ آپکو بتائیں گی ٹریڈی بنچر میں سے کوئی بھی آپ کے سوال کا جواب دے سکتا ہے۔ جناب ملک عبدالرؤف صاحب: نمبر ۵۰

DIFFICULTIES FACED IN THE PERFORMANCE OF HAJJ

ملک عبدالرؤف: جناب سپیکر! تحریک پیش کرتا ہوں، بحث کے لئے اجازت فرمائی جائے اس سال حج بجا بولے حاجیوں کو روٹوں پر تکلیف کا سامنا کرنا پڑا حاجی صاحبان سے روائش رقم تو وصول کر لی گئی، تین ان کو روائش نہ دی گئی اور حاجیوں نے تنگ آکر ہنگامہ پر حملہ کر کے اپنی رقم وصول کی۔

جناب والا! جی پر جانے والے سفید پوش لوگ بھی تپیں جن کے پاس لائڈ قلم نہیں ہوتا اور اگر اس طرح بتاؤ تو پورے دھک بات ہے۔
 جناب سپیکر! دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ حکومت کی طرف سے جج پر بھیجے جانے والے افراد متعلق نہیں بھیجے گئے بلکہ ایسے افراد بھیجے گئے ہیں جو اپنے آخر اجلت پر جج پر جانے لگے تھے۔
 تیسرا مسئلہ جناب والا! یہ ہے کہ سعودی عرب میں عادیوں کی تلاشیں ہنگ آئینز طریقہ سے کی جاتی ہیں۔ جناب سپیکر! سفارتخانہ کے ذمہ دار لوگوں نے کبھی وہاں پر کسی کو پرچھا تک نہیں چونکہ جج کے لئے اجلاس ہو رہے ہیں اور آئندہ سال کے لئے پالیسی مرتب ہوگی۔ میری گزارش ہے کہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے لہذا اسکو ایوان میں بحث کے لئے منظور فرمایا جائے۔ شکریہ!

جناب سپیکر! شکریہ جناب ازبیل منسٹرف سٹیٹ فار ریحلیس انیٹرز
 وزیر مکتبہ برائے مذہبی امور و اقلیتی امور (جناب مقبول احمد خاں) :- شکریہ جناب
 سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو عرض یہ ہے کہ اس کا جواب دینے سے تو میں نہیں گھبراؤتا
 میرے پاس جواب موجود ہے، لیکن اس ہاؤس میں سب کچھ رولز کے ماتحت چلتا ہے
 سب سے پہلے تو عرض ہے کہ یہ recent occurrence نہیں ہے جس کی اتنی اہمیت ہے کہ فوری طور پر بحث کی جائے اس واقعہ کو چھ سات آٹھ بیٹے
 گزر چکے ہیں دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو واقعہ ہوا ہے، یہ ہم سے تعلق نہیں ہے کسی
 اور ملک میں یہ واقعہ ہوا ہے ان سے تعلق ہے اور میرے خیال میں مناسب نہیں سمجھتا کہ
 ہم انکی معاملات میں مداخلت کریں اگر اس کے باوجود میرے عزیز اس کو پریس کرتے
 ہیں تو میں ضرور کچھ عرض کروں گا میری درخواست ہے کہ وہ اسکو پریس نہ کریں
 دوسری بات یہ ہے جج کانفرنس ہو چکی ہے، یہ سب چیزیں اس میں زیر بحث
 آچکی ہیں ان کو ہم نے consider کیا ہے اور آئندہ آئندہ کے لئے میں ان کو یقین دلاتا

ہوں کہ ایسی کوئی occurrence دوبارہ نہیں ہوگی

جناب سپیکر! شکریہ! جناب جی ملک عبدالرؤف صاحب!

ملک عبدالرؤف: جناب: وزیر خارجہ نے فرمایا کہ یہ اہمیت کا مسئلہ نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اہم مسئلہ تھا۔ اس لئے میں نے گزارش کی ہے اور میں نے ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ اجلاس ہو رہے ہیں ان کی یقین دہانی پر پریس نہیں کرتا۔

Not pressed

جناب سپیکر: شکریہ! جناب

شیخ رشید احمد صاحب! نمبر ۳۵۹

NEGOTIATIONS ON POST 87 US AID PACKAGE

شیخ رشید احمد: جناب سپیکر: میں حال ہی میں دوحہ میں وزیر اہم نوعیت کے مسئلہ پر آپ کی توجہ دلانے کے لئے التوا کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

مسئلہ یہ ہے روزنامہ "جنگ" لاہور مورخہ ۲ اکتوبر کی ایک اہم خبر کے مطابق امریکہ سے ملنے والی امداد کے مسئلہ پر شدید اختلافات پیدا ہو چکے ہیں اور حکومت پاکستان یہ مطالبہ کر رہی ہے کہ ۳۲ بلین ڈالر کی امداد کے ۱۹۸۷ میں پورے ہونے والے معاہدے کے بعد پاکستان کو نفیس ترین ہتھیار مہیا کرنے کا نیا معاہدہ کیا جائے جب کہ امریکی حکومت نے یہ مؤقف اختیار کر لیا ہے کہ پاکستان کو صرف اقتصادی امداد دی جائے گی۔ پاکستان نے... یہ تحریک بڑی لمبی ہے میں نمبر پڑھ دیتا ہوں کہ وقت بچ جائے نمبر ۳۵۹

جناب سپیکر: شکریہ! جناب: ازبیل مفسر آف سیٹ فار فارن انٹرز؛

Mr. Zain Norrani: Sir, as stated by the honourable member, the report in the newspapers appeared on 2nd October. Obviously, notice of the news-item was taken by the honourable member and notice for the adjournment motion submitted on 8th October, 1985, after a lapse of about five to 6 days.

Secondly, as the second part of the adjournment motion has not been read, you would yourself have seen, Sir, that the second part of the adjournment motion is full of arguments, inferences and personal opinion of the honourable member, and as such, is hit by rule 80(g). Therefore, at least on two grounds, 80(a) and 80(g), the adjournment motion is technically inadmissible.

ADJOURNMENT MOTIONS

As far as the contents are concerned, as you are aware, some discussions on the shape of the post-'87 aid package have been held, including those of the Finance Minister with the US AID Chief in Seoul some time back. In these preliminary discussion, which the Finance Minister described as fruitful, Pakistan proposed a substantial increase in the aid package and asked for an enhancement in proportion of funds for economic assistance. Further discussions have also been held since then between the representatives of both the Governments.

The report about an agreement or otherwise regarding military equipment is also incorrect and tendentious. Here again only preliminary discussions have taken place and no details have been worked out. It may be mentioned that delivery schedule of the military equipment we have contracted to buy has been maintained and the agreement is being implemented smoothly.

With regard to the second part of the adjournment motion, as already stated by me, the honourable member has given his own inferences, opinions and arguments. These have been mentioned and these are neither correct nor based on facts.

In view of the foregoing, I hope that the honourable member will not press for admissibility.

I thank you, Sir.

Mr. Speaker: Thank you. Sh. Rashid Ahmad *

شیخ رشید احمد: جناب سپیکر میں وزیر موصوف کی اس سٹینٹمنٹ کے بعد اسے پر سیں نہیں کرتا

جناب سپیکر: Not pressed جناب محمد آفاق خان صاحب نہیں ہیں ملک
محمد اسلم کھیلہ صاحب نہیں ہیں جناب محمد عثمان منٹو صاحب نہیں ہیں صاحبزادہ محمد احمد!

ATTACK ON DIRECTOR TECHNICAL EDUCATION SIND

صاحبزادہ پروفیسر محمد احمد: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے پر

بحث کے لئے روک دی جائے جس کے مطابق ڈائریکٹر ٹیکنیکل ایجوکیشن سندھ نامعلوم افراد کے حملے کی وجہ سے زخمی ہو گئے اور ان کی کارکمل طور پر تباہ ہو گئی۔ روزنامہ "جنگ"

کراچی ۱۰ اکتوبر کے مطابق ڈائریکٹر ٹیکنیکل ایجوکیشن انعام الحق امزون سندھ کے دورے پر تھے۔ جب وہ گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹیٹیوٹ، جیکب آباد پہنچے تو چند افراد نے ان پر ہینڈ گرنیڈ سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں وہ زخمی ہو گئے۔ اور ان کی کاریکل طور پر تباہ ہو گئی۔ اس واقعہ سے اساتذہ اور طلبہ میں سخت بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ پولی ٹیکنک انسٹیٹیوٹ جیکب آباد کے تمام اساتذہ اور غیر تدریسی عملے نے استعفا دے دیے ہیں جس کی وجہ سے صورت عالی انتہائی خراب ہونے کا اندیشہ ہے لہذا اہوان اس کا لوٹس لے اور اس پر بحث کرے۔

جناب سپیکر: شاہ تراب الحق قادری صاحب

مولانا سید شاہ تراب الحق قادری: جناب والا! میں دفتر پھرنے کے لئے اس کا مجرہ پڑھ دیتا ہوں۔ اس کا بڑا ۲ ہے۔

جناب سپیکر: مسکر یہ انریبل منسٹر نارائین پیر

The Minister for Interior (Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak): Sir, in spite of the fact that it concerns the Provincial Government, yet in deference to the wishes of the honourable members, we carried out an enquiry. The report that we have got is from the Commissioner Sukkur and Deputy Commissioner Jacobabad, and the report is that, on 19-10-1985, at 1500 hours, Mr. Aman-ul-Haq, Director Technical Education, Sind, visited the Government Poly Technic and Vocational Institute, Jacobabad. . . .

مولانا سید شاہ تراب الحق قادری: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! چونکہ ہر وزیر اپنے محکمہ کا تیار کیا ہوا۔۔۔ جواب پڑھتا ہے تو جیسے وہ کچھ دیتے ہیں سو وہی پڑھ دیتے ہیں۔ نواصل میں یہ نام اردو میں انعام الحق ہے اور محترم وزیر صاحب امان الحق پڑھ گئے لہذا سہو ہو گیا ہے۔

جناب محمد اسلم خان خٹک: بیڑی مہربانی جناب والا! قبلہ عرض یہ ہے کہ میں جواب کسی اور کا دے رہا ہوں اگر مجھے اپنا جواب دینا ہوتا تو میں آپ کی خدمت میں جس زبان میں آپ چاہتے ہیں اسی زبان میں عرض کر دیتا۔ لیکن یہ رپورٹ سندھ گورنمنٹ نے بھیجی ہے اور اس میں انہوں نے یہی کہا ہے۔

ADJOURNMENT MOTIONS

On receipt of information about the above incident from the Vocational Institute, the police rushed to the spot. But the students who had attacked the Director, Technical Education, had already left. Later on, the Director, Technical Education, left for Sukkur in the same car. No person is said to have received an injury. However, a case has been registered by the police. Investigations are in progress. So far three persons involved in the case have been arrested. Efforts are being made to apprehend the rest of the accused. The teachers are on duty and the situation at reported to us, is peaceful.

This is the report that we have received, and I hope that it would satisfy the honourable member. But if they would like us to carry out any further investigation or enquiries into it, we are at their service.

جناب سپیکر: صاحبزادہ محمد احمد!

صاحبزادہ پروین سر محمد احمد: اس بیان کے بعد میں اسے پریس نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: شاہ تراب الحق قادری صاحب!

مولانا سید شاہ تراب الحق قادری: جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ ہر مسئلے کو صوبائی قرار دے کر اسے فراموش کوینا میں سمجھتا ہوں مناسب نہیں ہے بہر حال جیسا کہ خرم وزیر صاحب نے اپنے بیان میں ارشاد فرمایا اور جیسا کہ میں نے عرض کیا اور انہوں نے تسلیم کیا کہ ایسا ہی چل چلا آیا ہے اخبار میں آیا ہے کہ وہ کار تباہ ہو گئی اور پتہ نہیں کہ وہ اسکی کاریں بیٹھ کر کیسے چلے گئے۔ یہ بات بڑی عجیب و غریب لگتی ہے بہر حال جو کہا گیا وہی انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میں لوگوں کو تباہ کرنا بھم مارنا اور اس قسم کے حادثات ہتھوڑا مار کر پپ کے حادثات وغیرہ یہ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی سخت ایکشن نہ لینے کی وجہ سے سارے معاملات رونما ہو رہے ہیں میں وزیر موصوف کی وضاحت کے بعد اسے پریس تو نہیں کرتا مگر غالب کی زبان میں اتنا ضرور کہوں گا۔

یہ تو مانا کہ تغافل نہ کر دو گئے لیکن

خاک ہو جائیں گے ہم کو خبر ہونے تک

جناب سپیکر: Not pressed: جناب محمد امداد صاحب! ارٹے احمد نواز صاحب!

رانا تنویر حسین صاحب! میاں محمد زان صاحب نمبر ۳۹۵

FAILURE TO ATTAIN SELF-SUFFICIENCY IN EDIBLE OILS

میاں محمد زمان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر عمومی غمناکی کے حامل ماحول مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کابروائی کے التواء کی تحریک پیش کرتا ہوں!

مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان زرعی ملک ہونے کے باوجود خوردنی تیل کے معاملہ میں خود کفیل نہیں ہو سکا اور سالانہ چھ سات ارب روپیہ اس کی درآمد پر خرچ ہو رہا ہے۔ ”نوائے وقت“ مورخہ ۱۰ اکتوبر کے ادارہ کے مطابق وزیر خزانہ نے امریکی حکومت سے خوردنی تیل کی درآمد کے لئے اپنا امداد میں توسیع کی درخواست کی ہے مگر اندرون ملک اس طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی جو غلط منصوبہ بندی کی نشانی ہے لہذا ضروری ہے کہ مسئلہ کو ایوان میں زیر بحث لایا جائے۔

جناب سپیکر: مودیبل، سٹرانٹ سیسٹ مار فوڈ اینڈ ایگرو پیکچر!

وزیر مملکت برائے خوراک و زراعت میر حاجی ترین: جناب والا! قبل اس کے میں اس تحریک التواء کی ایک جملی پر بات کر دینا چاہتا ہوں کہ اس منتخب گورنمنٹ نے جب سے اوتھ لیا ہے تو اپریل کے بعد مٹی میں ہم نے فوڈ منسٹری کی طرف سے ایگرو پیکچر ریزرچ کونسل میں ایک نیشنل بینار بلیا تھا کہ پاکستان کو خوردنی تیل میں خود کفیل بنانے کے وہ سارے ذرائع بروئے کار لائے جائیں تاکہ ملک میں اس چیز کی ضرورت جو ہمیں باہر سے منگوانے پڑ رہی ہے اس کو ہم پورا کر سکیں، تو میں ممبر صاحب کو یہ یقین دلانا ہوں کہ اس بارے میں فوڈ منسٹری غافل نہیں ہے بلکہ پاکستان ایگرو پیکچر ریزرچ کونسل اور نیشنل فوڈ اینڈ ایگرو پیکچر ایپ ہو رہی ہے اور ہماری یہ کوشش ہے کہ جو ایڈیبل آئل کروڈز میں ان کو ہم ایگرو میڈ انڈسٹری کے تحت اور دوسری امداد کے تحت جبرہم سے ہو سکے ان کی امداد کریں تاکہ یہ ملک جو ہے وہ خوردنی تیل میں خود کفیل ہو۔ تو یہ منصوبہ جو ہے یہ ہمارے زیر غور ہے لہذا اللہ اس منتخب حکومت کے دور میں یہ مسئلہ میں امید کرتا ہوں کہ حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی شکریہ۔ جناب میاں محمد زمان صاحب!

میاں محمد زمان: جناب! میں اسے پریس نہیں کرتا۔

ADJOURNMENT MOTIONS

جناب سپیکر: Not pressed ڈاکٹر محمد شفیق چوہدری صاحب نمبر ۳۹

AMERICAN KIDNAPPING OF PLANE CARRYING

PALESTINIAN HIJACKERS

ڈاکٹر محمد شفیق چوہدری: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے نہایت ہی اہمیت کے حامل واقعہ کو زیر بحث لانے کے لئے تقریباً التواء پیش کرتا ہوں! واقعہ یہ ہے کہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۵ء کے تمام قومی اخبارات کے مطابق امریکی جنگی طیاروں نے تیونس جانے والے فلسطینی ٹائی جیکروں کا طیارہ اغوا کر لیا ہے جنہاں مالا یہ نضائی مذاقی امریکہ نے اپنے غیر مشروط اور ناجائز فرزند یہودی ریاست اسرائیل کی اعلانیہ پشت پناہی کے لئے کی ہے اور پی ایل او کے ہیڈ کوارٹرز پر اسرائیلی حملہ کے بعد جس طرح شاباش دی تھی۔ وہ قابل غور ہے اس سے امریکہ کے ان عزائم کا بخوبی پتہ چل جاتا ہے جو وہ ملت اسلامیہ کے لئے رکھتا ہے۔

حضور والا! امریکہ کی کھلی جارحیت اور جانبداری کو اس یون میں زیر بحث لایا جائے کیونکہ امریکہ ہمارا حلیف ہونے کا دعویدار ہے اور ملت اسلامیہ سے ہمارا اساسی تعلق اس کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم کھرے اور کھوٹے میں تمیز کر سکیں۔

جناب سپیکر: شکریہ جناب شیخ رشید صاحب!

شیخ رشید احمد: میں وقت بچانے کے لئے صرف فیروز پڑھتا ہوں نمبر ۴۰۳۔ اور اس کے ساتھ صرف یہ عرض کروں گا کہ ایک اسلامی برادر ملک کے طیارے کو ہزد بازو اغوا کرنے کے اس فعل سے مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی کوشش محو زبردست و چھکا دکھا ہے میں یہ تحریک التواء پیش کرتا ہوں۔ شکریہ!

جناب سپیکر: نواز شریف آپ کی آنر بل منسٹر آف سیٹ فار فارن آفیسرز!

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

[1st Dec. 1985]

Mr. Zain Noorani: While expressing complete unanimity with the sentiments expressed by both the honourable members, I am afraid, this is not an adjournment motion, inasmuch as it concerns an Egyptian aircraft, intercepted by American jetplanes, carrying Palestinian hijackers destined for Tunisia. Since it is in violation in violation of rule 80 (f), it cannot be treated as an adjournment motion. But, as stated by me, it is a matter with which sentimentally everyone of us in Pakistan is involved and disturbed and, therefore, Sir, if you will be kind enough to permit me, I will take two minutes to read out a short statement.

The adjournment motion refers to news reports of October 12, carried by all the newspapers, regarding the interception by American warplanes of the Egyptian aircraft carrying Palestinian hijackers to Tunisia.

Pakistan has always deplored acts of terrorism and airpiracy. Our stand on the subject is well known. Statements have been issued by us on several occasions expressing deep concern and denouncing such acts, whether by States or individuals.

As the House is aware, Pakistan is committed to a policy of unwavering support for the just cause of the Palestinian and the Arab people. It has always urged the international community and all peace loving people to denounce Israeli aggression. It has called on all countries to restrain it from pursuing its dangerous policies which jeopardise world peace and stability.

The Foreign Minister of Pakistan, in a recent statement on Israeli act of aggression against Tunis, at the UN Security Council, strongly condemned the Israeli attack as "an act of stark terrorism" and renewed our pledge of solidarity with the people and Government of Tunisia, with the Palestinians and the PLO.

While Pakistan and the United States have friendly relations, they have different perceptions on certain international issues. Pakistan follows an independent foreign policy of its own and our stand on the Middle East issue is an example of this.

ADJOURNMENT MOTIONS

With these words, Sir, I request you to find out from the members whether they would still like to press it.

جناب سپیکر: جناب ڈاکٹر شفیق صاحب!

ڈاکٹر محمد شفیق چوہدری: جناب والا! وزیر مملکت برائے خارجہ نے یہ فرمایا ہے کہ ہمارا مؤقف واضح ہے فلسطین کے بارے میں ہمارا مؤقف واضح ہے جبکہ امریکہ کا مؤقف اسرائیل کے بارے میں واضح ہے جو کہ ۱۸۰ درجے کا فرق ہمارے اندر ہے مشرق اور غرب کا جو ہماری دونوں کی پالیسی کے اندر ہے اس طرح جناب والا نے فرمایا ہے وہ اس کے اندر کہہ رہے ہیں کہ ہم نے سیشنٹ جاری کر دیا ہے کیا اس کے اوپر ہم نے کوئی ایجنڈا لیا؟ آیا ہم نے کوئی پروپوزیشن کیا؟ آیا امریکہ کو ہم نے کوئی لیٹر لکھا؟

حضور والا! ہمارا مؤقف جو ہے وہ امریکہ سے ظاہری طور پر الفاظ کے بارے میں تو بالکل مختلف ہے لیکن عملی طور پر جو کہ فلسطین کا دشمن ہے کیونکہ ان کی تمام کوششیں جتنی بھی ہیں وہ ان کو ناکام بنانے پر تلا ہوا ہے اور ہم اس کی گود میں گھسنے کی کوشش کر رہے ہیں تو حضور والا یہ ہماری دوزخی اور ہماری منافقت کا منہ پوتا ثبوت ہے ہمیں اس کو ریٹھائی کرنا ہوگا وزیر مملکت برائے خارجہ کو یہ بات واضح طور پر بتانی چاہیے کہ آیا ہمارا مؤقف کیا ہے اور اس موضوع کے اوپر ہم نے امریکہ کو لیٹر لکھا؟ ابھی صدر مملکت دیاں سے ہو کر آئے ہیں تو کیا ہم نے اس موضوع پر کوئی بات بھی کی ہے یا صرف زبانی اور خالی غلط باتیں کہہ چکے ہیں؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ اس کو پریس کرتے ہیں یا نہیں؟
ڈاکٹر محمد شفیق چوہدری: میں جناب! پریس کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب شیخ رشید صاحب!

شیخ رشید احمد: جناب اسپیکر! امریکہ نے بجائے ثالث لگا کر دار ادا کرنے کے خود ایک فضائی

تذاتی حکومتی سطح پر آغاز کر کے بین الاقوامی قوانین کی جو دھجیاں بکھیری ہیں اس پر جناب زین نورانی کے بیان کو کافی سمجھتا ہوں اور میں اسے جناب واپس لیتا ہوں۔
 جناب سپیکر: Not pressed جہاں تک ایڈمبلی کا سوال ہے۔

this is a matter which is primarily not the concern of the Government or within its control. Therefore, the motion is ruled out of order.

تخلیک التوا کا ٹائم اب ختم ہوتا ہے۔ اب بمبلیٹو بزنس۔ آنریبل منسٹر فار جسٹس اینڈ پارلیمانی آفیزرز

POINTS OF ORDER

حاجی محمد سیف اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب!

حاجی محمد سیف اللہ خان: جناب والا یہ سینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ جو پولیٹیکل پارٹیز لکٹ کے سلسلے میں پیش کی جا چکی ہے اس بارے میں مجھے اعتراض ہے اور میں آپ کی توجہ بھی منڈل کراؤں گا اور اس پر رد و فک بھی چاہوں گا۔ پہلا اعتراض تو میل قاعدہ نمبر ۱۹۶ کے تحت ہے جس کی رو سے

"Where the Assembly has not fixed any time for the presentation of a report, the report of a Committee shall be presented within thirty days from the date on which reference was made to it by the Assembly..."

اب اس کیس میں اسمبلی نے ۲۲ نومبر کی تاریخ مقرر کی تھی اس کی رپورٹ بھیجنے کی وجہ سے رپورٹ سے واضح طور پر ظاہر ہے کہ یہ رپورٹ ۲۳ تاریخ کو لکھی گئی تھی اور اس رپورٹ پر کمیٹی نے ۲۳ نومبر کے فیصلہ دیا جب کہ کمیٹی ۲۲ نومبر نے بعد اس رپورٹ کو زیر غور لانے یا اس پر فیصلہ کرنے کی اجازت نہیں تھی اور اگر انہوں نے ۲۳ نومبر کو یہ رپورٹ مکمل کی تو پھر اصولی طور پر رپورٹ پیش کرنے سے قبل انہیں پہلے اسمبلی سے ایکشن حاصل کرنی چاہیے تھی۔ اس ایک روز کی اور یہ قطعی طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ ۲۲ نومبر کو چونکہ جمعہ تھا

POINT OF ORDER

اس لئے وہ خود بخود presume ہو جائے گا کہ ۲۳ نمبر کو چونکہ ہمارے قواعد انضام کار کے تحت تابع کہیں بھی اس امر کی ممانعت نہیں کی گئی کہ یہ اسمبلی یا اس کی کمیٹی جھٹی والے دن نہیں بیٹھ سکتی یا یہ اپنا بزنس سرانجام نہیں دے سکتی اس قسم کی چونکہ کوئی بھی قانون و قواعد کے تحت ہم پر پابندی نہیں ہے۔ اس لئے جب ہاؤس فیصلہ کر چکا ہے کہ ۲۲۔ نمبر تک اس کی رپورٹ آجانی چاہیے مگر ۲۲۔ نمبر کو اسے غائب کر دینا چاہیے تھا۔ اور ۲۲۔ نمبر کو سیکریٹریٹ میں۔۔ present کا لفظ ہے۔ ۲۲ تاریخ کو اس رپورٹ کو اسمبلی سیکریٹریٹ میں آجانا چاہیے تھا جبکہ ۲۲ تاریخ کو یہ رپورٹ نہیں آئی اور ۲۲ تاریخ کو جب کہ اس کو غائب کر دیا گیا ہے تو اس کی ایکسٹینشن اس اسمبلی کی جانب سے نہیں مانگی گئی اور نہ اس ہاؤس نے اس کی ایکسٹینشن دی ہے۔ اس لیے اس رپورٹ کا اس ہاؤس میں پیش ہونا خلاف ضابطہ ہے۔

prima facie

دوسرا اعتراض خواب والا! میرا یہ ہے کہ رپورٹ

on the face خلاف ضابطہ ہے اس لئے کہ اس رپورٹ میں یہ دکھلایا گیا ہے کہ یہ رپورٹ تمام مجوز کے کنٹیننس سے پیش ہوئی ہے جب کہ خود رپورٹ میں ہی واضح ہے کہ اس رپورٹ پر سرگزہرگز کنٹیننس نہیں ہوا اور جو اختلافی نوٹ اس رپورٹ کے ساتھ مولانا گوہر رحمان کا شامل کیا گیا ہے اس اختلافی نوٹ کو آپ ملاحظہ فرمائیں تو انہوں نے پہلے ہی فقرے میں یہ لکھ دیا ہے کہ مجھے اس بل کے سیاق و سباق سے مکمل طور پر اختلاف ہے اور میں اپنے اختلاف کو اس سے آگے بھی بڑھاتا ہوں، انہوں نے قطعاً اپنے اختلافی نوٹ میں یہ نہیں لکھا کہ مجھے بل کے سیاق و سباق سے تو اتفاق ہے مگر میں اس کے علاوہ مزید ان شقوں کے سلسلہ میں اپنا اختلافی نوٹ دیتا ہوں! اس سے آپ پہلا فقرہ پڑھ لیں تو یہ واضح ہو جائے گا۔ اور پھر ان کا اختلافی نوٹ ۱۹ نمبر کا لکھا ہوا ہے۔ جبکہ رپورٹ ۲۳ نمبر کو مرتب ہوئی ہے۔ چار دن پہلے ہی جب انہوں نے یہ واضح کر دیا تھا کہ مجھے اس کی تمام چیزوں سے اختلاف ہے۔ اور وہی اختلاف بھی ان کا ساتھ شامل کیا گیا ہے۔ تو یہ قطعی طور پر غلط تاثر دیا گیا ہے کہ یہ رپورٹ مکمل کنٹیننس کے ساتھ تیار کی گئی ہے۔ اور کسی بھی نمبر کو اس کے موجودہ بل کے سیاق و سباق سے اختلاف نہیں تھا اور اس کے علاوہ

وہ شاید دوسری چیزیں چاہتا تھا۔ جس کی اجازت نہیں دی گئی۔ یا نہیں دی جا سکتی تھی۔

یہ ساری کی ساری رٹ فرضی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس کی کوئی بھی قانونی حیثیت نہیں ہے۔ اور اس پر قطعی طور پر غلط مندرجات ہیں۔ اور یہ رپورٹ غلط حقائق پر مبنی ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ رپورٹ اس ایوان میں نہ تو پیش کی جاسکتی ہے اور نہ اس ایوان میں اسے زیر غور لایا جاسکتا ہے۔ تو اس سلسلے میں میں آپ سے رولنگ بھی چاہوں گا۔ اور اس پر آپ کی توجہ بھی مبذول کروں گا۔

جناب سپیکر:- وزیر انصاف و پارلیمانی امور صاحب!

جناب اقبال احمد خاں۔ جناب سپیکر! معزز رکن نے خود ہی اس بات کا اظہار فرما دیا کہ ۲۲ تاریخ کو تعطیل تھی۔ اور پیننگ ایجنوں نے اس لئے اس کا ذکر فرمایا کہ یہی میں گزارش کرنے والا تھا۔ اور اپنے تین ایجنوں نے یہ ذکر کر کے یہ کوشش کی ہے کہ وہ ثابت کر سکیں کہ رپورٹ مقررہ وقت کے اندر نہیں ہے۔ جناب والا! تعطیل کے روز اسمبلی سیکریٹریٹ بند ہوتا ہے تاہم جناب سپیکر کی طرف سے باضابطہ طور پر ان کو اس بات کا حکم نہ دیا جائے کہ وہ سیکریٹریٹ کو کھلا رکھیں۔

جناب والا! رپورٹ ۲۳ تاریخ سے پہلے مکمل ہو گئی تھی۔ اور ۲۳ کو ہم نے یہ ضروری محسوس کیا کہ اراکین کیٹیڈ کو اس کے مندرجات اور جو ڈرافٹ رپورٹ ہے وہ دکھا دی جائے۔ اس لئے ۲۳ تاریخ کو ممبران نے رپورٹ کو منظور کیا اور اسی وقت نیشنل اسمبلی سیکریٹریٹ میں پیش کر دی گئی۔ اس لئے کہ یہ عام قاعدہ ہے کہ جب کوئی تاریخ متعین اور مقرر ہو اور اس آخری تاریخ کو تعطیل ہو تو اس سے ہمیشہ یہ مقصد لیا جاتا ہے۔ اگلا ورکنگ ڈے تو اس لئے اگرچہ اس ایوان نے ۲۲ تاریخ تک کی تاریخ مقرر کی تھی۔ لیکن چونکہ ۲۲ کو تعطیل تھی اس لئے next working day ۲۳ تھا اور رپورٹ within time پیش کر دی گئی۔ عذر جناب! معزز رکن کا درست نہیں ہے۔

دیسے جی ایم کوڈن لاکہ جناب! معزز رکن کو یہ دونوں اعتراضات اس دن پیش کرنے چاہیں تھے۔ جس دن کہ یہ رپورٹ پیش کی گئی تھی۔ جناب والا! یہ رپورٹ ۲۸ تاریخ کو

POINT OF ORDER

پیش کی گئی تھی۔ اور کسی بھی معزز رکن نے اس رپورٹ کی ویڈیو کو چیلنج نہیں کیا، نہ اس کے ٹائم کے سلسلے میں اس نے آج ان کا اعتراض بھی بعد از وقت ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ بعد از وقت جو بات ہوتی ہے۔ اس کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ نہ قانونی نہ اخلاقی اور نہ واقعاتی۔

جہاں تک ان کا ارشاد گرامی ہے کہ رپورٹ کنسین سے نہیں ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر وہ اختلافی نوٹ بھی ملاحظہ فرمائیں تو یہ مسئلہ زیر غور آیا تھا کہ آیا آئین کے مطابق یہ بل پیش ہو سکتا ہے۔ یا نہیں، اور یہی اس بل کی حد تک ایک معزز رکن کا اعتراض تھا۔ اس کی وضاحت کی گئی اور انہوں نے بھی آخر میں یہی لکھا ہے۔ کہ اگر آئین کے مطابق نہیں ہے۔ تو پھر اس بل کا جو لفظ ہے وہ آئینہ اسمبلی پر کیا جائے۔ بل کے نفاذ کی تاریخ نو ایکٹ کے ساتھ ہی ہونی ہے۔ اس لئے جہاں تک اس کے مندرجات کا تعلق ہے۔ معزز رکن کو سرن یہ اعتراض تھا کہ یہ قانون کے مطابق نہیں ہے۔ جس کی میں نے وضاحت کر لی تھی۔ معزز رکن بھی اس ایوان میں موجود ہیں۔ انہوں نے صحت یہ کہا تھا کہ پھر اس کا نفاذ اس اسمبلی پر نہ کیا جائے۔ اس کے علاوہ ان کا بل پر اعتراض نہیں تھا۔ ان کے کوئی دوسرے اعتراضات تھے۔ وہ موجودہ سیاسی جماعتوں کے ایکٹ سے متعلق تھے۔ اگر ان کا سارا نوٹ ملاحظہ فرمائیں گے۔ تو وہ اس پر ہی مشتمل ہے۔

جہاں تک ان کے اعتراضات کا تعلق ہے۔ وہ آرڈر آف سکوپ تھے۔ اس لئے اس مرحلے

پر ان کو اس میں سمجایا نہیں جاسکتا تھا۔ اور جیسے انہوں نے ارشاد فرمایا۔ جیسا کہ نوٹ میں ہے۔ کہ ان وجوہات کی بناء پر ان کے رائے میں یہ قابل قبول نہیں ہے۔ اور آخر میں اگر ملاحظہ فرمائیں تو ان کا ارشاد بھی یہی ہے۔ کہ اگر بعض ماہرین قانون کی رائے میں بات درست نظر آتی ہے۔ تو پھر دستور میں ترمیم کئے بغیر بل کی یہ دفعہ منظور نہیں کی جاسکتی۔ لیکن اگر یہ رائے درست نہیں تو پھر بھی میری تجویز ہے کہ موجودہ اسمبلی کو اس پابندی سے متشنی قرار دیا جائے۔ کیونکہ یہ غیر جماعتی بنیادوں پر بنائی گئی ہے۔ البتہ آئندہ کے لئے جماعت کے منشور پر منتخب ہونے والے ارکان پر یہ پابندی لگائی جائے کہ وہ فلوور کراسنگ نہ کریں۔ ورنہ ان کی رکنیت ختم کرائی جائے گی۔

تو اس لئے جناب جہاں تک بل کے مندرجات کا تعلق ہے۔ معزز رکن کو

صرف اس کی انقور سمنٹ ڈیٹ پر اختلاف تھا۔ اس کے مندرجات پر اختلاف نہیں تھا۔ اس لئے یہ کہنا درست نہیں ہے کہ رپورٹ صحیح طور پر ریکارڈ نہیں کی گئی رپورٹ صحیح طور پر ریکارڈ کی گئی، رکن کی رائے کیساتھ ریکارڈ کی گئی اور گورنر دیکھانے کے بعد اس اسمبلی کو پیش کی گئی۔ اس لئے ان گزارشات کی رد شدنی ہیں معزز رکن کے دونوں اعتراضات درست نہیں ہیں۔

جناب سپیکر جناب شاہ بلخ الدین صاحب اپوائنٹ آف آرڈر۔

شاہ بلخ الدین ۱۔ جناب والا! محترم فیڈر قانون نے اس سلسلے میں جو بحث کی ہے کہ یہ رپورٹ آپ کی توجہ اس کے پیرا گراف ۴ کی طرف مبذول کراؤں گا جس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ۲۳ تاریخ کو بھی ایک مٹنگ ہوئی۔ یعنی ۲۲ تاریخ کے لئے جو وقت دیا گیا تھا ۲۲ نومبر کو رپورٹ پیش کرنے کا تو رپورٹ ۲۴ تاریخ کو تیار ہوئی۔ ۲۲ کو یہ رپورٹ تیار نہیں ہوئی دوسری بات جس کی طرف میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ وہ مولانا گوہر الرحمن کے بیان کے ابتدائی فقرے ہیں۔ جس میں لکھا ہے کہ سیاسی جماعتوں کے ایکٹ ۶۲/۱۹ میں مزید ترمیم کا بل جس شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ اسی شکل میں قابل قبول نہیں ہے۔ میری اس رائے کی وجوہات درج ذیل ہیں: "تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے دوست حاجی سیف اللہ صاحب نے جو بحث کی ہے کہ اس کے اوپر consensus نہیں تھا۔ اتفاق رائے سے نہیں منظور کیا گیا۔ اور یہ غلط بیانی ہے اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ اتفاق رائے سے اسے منظور کیا گیا اور پیش کیا جا رہا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ دونوں امور کا طرف آپ توجہ فرمائیں گے۔ اور حاجی سیف اللہ صاحب کی درخواست منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: جناب انرہیل منسٹر فار جسٹس!

جناب اقبال احمد خان: محترم شاہ صاحب نے میری گزارشات کو پوری طرح سنا نہیں۔ میں

میں نے عرض کیا تھا کہ رپورٹ تیار تھی۔ لیکن ۲۳ تاریخ کو اس لئے اجلاس کیا تھا کہ اراکین کو مسودہ دکھایا جائے۔ اور ان کو دکھانے کے بعد اسمبلی کو پیش کیا جائے۔ یہی میں نے گزارش کی تھی۔ اور میں نے کب کہا ہے۔ کہ ۲۳ کو اجلاس نہیں ہوا؟ میں نے وضاحت سے اپنی گزارش کی تھی۔ اگر وہ میری گزارشات کو توجہ سے سنتے تو انہیں یہ زحمت کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہوتی۔

شاہ ملیح الدین: میں عرض کروں گا ۲۳ کو اجلاس ہونے کا مطلب یہ ہے کہ رپورٹ مکمل نہیں تھی۔

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر شیر انگن صاحب! آپ کا کوئی اور پوائنٹ ہے اس کے علاوہ جی؟
ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی: اس میں ایک پوائنٹ ہے۔ وہ کیا ہے۔ وہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ حاجی صاحب نے جو فرمایا ہے۔ اس کو میں سپورٹ کرتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ ہی جہاں یہ چوتھا پیرا گراف ہے۔

“While supporting the provisions of the Bill...”

اس ضمن میں فقوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ مولانا گوہر رحمان صاحب کے ذمہ یہ بات ڈالی گئی ہے کہ جو بل میں کلارنڈی گئی ہیں اور امینڈمنٹ کے لئے ہیں۔ ان کو تو وہ سپورٹ کر رہے تھے۔ لیکن جو بل سے باہر تھیں ان کے ضمن میں انہوں نے ترمیم پیش کیں، اور وہ چونکہ سکوپ میں نہیں آتی تھیں بل کے حالانکہ وہ سیمیکٹ میٹر کے ساتھ ٹیل کر رہی تھیں اور وہ رول ۲۲۱ کے تحت کنسڈر ہو سکتی تھیں۔ ساتھ ہی جو اختلافی نوٹ ہے۔ اسی میں مولانا صاحب نے یہ واضح طور پر کہہ دیا ہے۔ کہ بنیادی طور پر جو ترمیمی بل پیش کیا گیا ہے۔ ان کو شروع سے اس سے اختلاف تھا اور اس طریقہ سے تمام اس ایکٹ سے جو کہ ترمیم ۷۹/۷۸ میں لائی گئی ہیں۔ ان سے مولانا صاحب کو اختلاف تھا۔ بلکہ یہ جو نیابل لایا گیا اور جس میں نئی کلارنڈی لائی گئی اور ترمیم کی شکل لائی گئی ہے۔ اس سے بھی پوری طرح سے وہ اختلاف کر رہے تھے۔ اور یہ مکھ کر انہوں نے دیا ہے۔ جیسا کہ حاجی صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم دن پہلے اس کیلٹی

کی رپورٹ سے۔ تو اس وجہ سے یہاں ۹ ممبر ہیں۔ ایک چیئرمین صاحب ہیں تو یہ فرما رہے ہیں "There was full consensus..." یہ کیسے ہو سکتا ہے؛ بلکہ لافینصہ بنتا ہے۔ کیٹیجی میں سے اور مولانا گوہر رحمن صاحب ایک خاص گروپ کو ری پریزنٹ کرتے ہیں۔ جس کی حیثیت تسلیم شدہ ہے۔ اس وجہ سے یہ تاثر اخبارات میں بھی دیا گیا ہے کہ یہ جو بی کیٹیجی کے پاس تھا وہ منفقہ رائے سے اسی طریقہ سے پاس کرنے کی استدعا کی گئی ہے۔ حالانکہ یہ منطقی بیانی ہے۔ اس ضمن میں میں نے تحریک استحقاق دی ہوئی ہے۔ لیکن وہ کل آئے گی آج نہیں آسکتی۔

اس ضمن میں میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بنیادی طور پر رپورٹ جو ہے وہ اس سے ٹیلی نہیں کرتی۔ جو حقائق تھے۔ ایک تو ایک دن کا گیپ ہے، دوسرا full consensus والی بات درست نہیں ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ اخلاقی نوٹ خود بخود بتا رہا ہے کہ مولانا صاحب نے کبھی بھی کسی پروڈیشن سے جو اس بل میں کلاززدی گئی ہیں ان سے ٹیلی نہیں کیا۔ شروع دن سے وہ اخلاقی رہے۔ اور آخر تک رہے۔ تو اس وجہ سے یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ جو بل پیش کیا جا رہا ہے یہ full consensus ہے؟ اور اخبارات میں بھی یہی بیانات آرہے ہیں کہ جو پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ میں امنڈمنٹ ہو رہی ہے۔ تمام اسٹیٹنگ کیٹیجی کے ممبران نے منفقہ رائے سے اور full consensus سے یہ بات کہی ہے کہ اس کو پاس کیا جائے۔

جناب سیکرٹری شکریہ جناب۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب امیر حسین صاحب!

چوہدری امیر حسین۔ جناب والا! ایک جو اعتراض یہاں کیا گیا کہ کیٹیجی کی ٹینگ ۲۳ تاریخ کو ہوئی ہے

اس لحاظ سے یہ جو رپورٹ ہے۔ یہ within time پیش نہیں کی گئی، تو جناب والا! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ جو ردول بنایا جاتا ہے پرنسپل بنایا جاتا ہے، آرڈر بنایا جاتا ہے، اس کے پیچھے ایک حکمت ہوتی ہے۔ جناب والا! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ ۲۳ کو جبے وزیر انصاف صاحب نے فرمایا کہ صرف مسودہ دکھانے کے لئے ٹینگ کی گئی تھی۔ میں کہتا ہوں۔ اس بات کو اگر

for the safe of argument تسلیم نہ بھی کیا جائے، عرض کریں ۲۲ کو ہی مسودہ دکھا دیا

جائے ۲۲ کو ہی رپورٹ مکمل ہو جاتی تو کیا ۲۲ کو ہی رپورٹ پیش کی جاسکتی تھی۔ یا نہیں؟ وہ اس لئے کہ جو کمیشن اسمبلی کا سیکرٹریٹ اس دن بند تھا اور اس دن کوئی سیشن آرڈر بھی نہیں تھا

POINT OF ORDER

کہ رپورٹ پیش کرنے کے لئے سیکریٹریٹ کھلا رکھا جائے گا۔ تو چونکہ بندش یہ ہے کہ ۳۰ دن کے اندر رپورٹ present کرنی ہے to the Secretariat of the National Assembly چونکہ ۲۲ تاریخ کو جمعہ تھا سیکریٹریٹ بند تھا، یہ اب معاملہ اتنا اہم نہیں رہا کہ رپورٹ تیار کب ہوئی، بلکہ اہم معاملہ یہ ہے کہ ۳۰ دن کے اندر رپورٹ present کر دی گئی یا نہیں بھیج دی گئی ہے۔ سیکریٹریٹ کو یا نہیں؟ کیونکہ ۲۲ تاریخ کو نہیں بھیج جاسکتی تھی، سیکریٹریٹ بند تھا۔ اس لئے اگلا درکنگ ڈے ۲۳ تھا، ۲۳ کو سیکریٹریٹ کو بھیج دی گئی۔ اس لئے ہر لحاظ سے یہ رپورٹ اندر میاں سیکریٹریٹ کو بھیج دی گئی تھی۔ اس لئے یہ رپورٹ کسی لحاظ سے بھی زائد المیہ کا نہیں ہے۔ اور اس کی ایکٹیشن لینے کی ہاؤس سے ضرورت نہیں تھی۔

جناب سیکر۔ جناب۔ جناب میر نواز خان مروت صاحب!

جناب میر نواز خان مروت : جناب سیکر! میں نے دونوں طرف کے دلائل سن لئے۔ میں عرض کروں گا میں بھی اس کمیٹی کا ممبر تھا۔ یہاں کچھ فقرے ایسے ادا کئے گئے جن سے شکوک پیدا ہوتے ہیں کہ کمیٹی کے اندر consensus نہیں تھا۔ اور یہ غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ میرے خیال میں یہ صرف فاضل رکن کو حق پہنچتا تھا۔ جنہوں نے اختلافی نوٹ دیا ہے۔ وہ اس کی وضاحت کر سکتے تھے۔ جو افراد اس کمیٹی میں موجود نہیں تھے۔ میرے خیال میں ان حالات کو وہ نہیں جانتے consensus اس پوائنٹ پر سب میں تھا کہ جو یہاں بل پیش ہوا تھا۔ اس پر تو ہماری consensus ہے لیکن اس کے علاوہ ہماری مزید تجاویز ہیں جو مولانا گوہر رحمن صاحب نے ارشاد فرمایا تھا اور وہ چونکہ اس بل کے دائرے میں نہیں آتے تھے۔ لہذا ان کو الگ ایک اختلافی نوٹ کی صورت میں انہیں دینا پڑا۔ جہاں تک اس بل کا تعلق ہے کہ اس میں ڈیفیکشن کلاز ہوا، دوسرا وہ الیکشن کمیشن کے متعلق تھا اس پر انہوں نے اختلاف رائے نہیں کیا تھا۔ لیکن وہ مزید اس میں تراسیمہ چاہتے تھے جو اصل میں ۱۹۶۲ کا پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ ہے۔ یہ اختلافی نوٹ اس سے متعلق تھا۔

دوسری بات جو ۲۲ اور ۲۳ تاریخ کا انہوں نے سوال اٹھایا ہے اور وزیر قانون صاحب

منجواب دیا ہے۔ میں یہ عرض کروں گا۔ رول اس پر ٹھیک ہے۔ جی کہ ۳۰ دن ہیں۔ اگر نہ ہو تو اور اگر کوئی خاص ٹائم مقرر کیا جائے تو اس کے اندر رپورٹ دینی چاہیے۔ حاجی صاحب کا یہ ارشاد بھی ہے۔ لیکن جہاں رولز silent ہوں بعض اوقات اس میں دیکھنا پڑتا ہے کہ حالات کیسے ہیں تو ہمیں دوسرے قوانین سے یا رولز سے بھی راہنمائی حاصل کرنی پڑے گی۔ اس ملک میں ٹھیک ہے وہ اسمبلی کے قوانین سے نہیں ہے۔ لیکن تو

persuasive

value

اس کی ہر جگہ ہے اور وہ ہے لیٹیشن ایکٹ۔ لیٹیشن ایکٹ اور جنرل کلاز ایکٹ کو اگر ہم پڑھیں گے۔ تو آپ لیٹیشن ایکٹ میں دیکھیں کہ آپ کا کوئی بھی کس ہو۔ اور وہ time barred ہو رہا ہو اور اگلے دن گزرتا ہے۔ یا تو قحی یا کوئی جھپٹا بد میں ہو جاتی ہے۔ لہذا وہ دن اس میں شمار نہیں ہوگا اور وہ پیرا اس سے مستثنیٰ ہوگا اور یہ تصور کیا جائے گا کہ جیسے یہ اسی تاریخ کو اپیل یا مقدمہ دائر کیا گیا تھا۔ یہی میں جناب اس سے اخذ کروں گا کہ یہاں چونکہ جمعہ تھا، چھٹی کا دن تھا، رپورٹ نیا رہتی، ٹھیک ہے اگر کمیٹی کی دوبارہ مٹنگ ہوئی ہے ویسے بیٹھ سکتے ہیں اور دیکھ سکتے ہیں کہ صحیح ٹائپ ہوئی ہے۔ یا صحیح بات ہوئی ہے، لیکن جہاں تک time barred ہونے کا تعلق ہے نہ تو یہ کمیٹی کا deliberate act

تھا کہ ہم اس ایوان کی کسی صورت میں بھی حکم عدولی گمریں گے، اور دوسری بات یہ ہے کہ چھٹی قحی۔ اور آپ کا دفتر بھی بند تھا۔ تیسری بات یہ ہے کہ ہم اس قانون

limitation Act اور General clauses act سے راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں وہ اسی ملک کے

قوانین میں شکر یہ جناب :

جناب لیاقت پور صاحب پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب سپیکر فاضل ممبر نے پھر دوبارہ اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ کمیٹی رپورٹ پر consensus تھا درحقیقت جو رپورٹ ہمیں فراہم کی گئی ہے۔ اس میں مولانا گوہر رحمن صاحب نے خصوصاً بل کے اندر وی گئی نزامیم کے بارے میں جو اختلافی نوٹ لکھا ہے۔ وہ بہت واضح ہے۔ اس میں انہوں نے خصوصاً اس بات کو لکھا ہے کہ پیش کردہ نافع ترین اور نامکمل بل اس درجہ سے اس کو کیسے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی جا رہی ہے؟ پہلے ایوان سے باہر اخبارات

کے ذریعے اس تاثر کو پیش کیا گیا۔ اب ایوان کے اندر اس فور پر کھڑے ہو کر اس تاثر کو قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ *consensus* تھا جبکہ اس رپورٹ سے بھی ثابت ہوتا ہے مولانا گوہر علی صاحب کے اس واضح موقف سے ثابت ہوتا ہے کہ اس رپورٹ پر *consensus* نہیں تھا اور جس گروپ سے وہ تعلق رکھتے ہیں اس کا واضح اختلاف اس سلسلہ میں سامنے آچکا تھا۔ اس لئے میں جناب سپیکر ایہ بات کہوں گا کہ اس سلسلہ میں خصوصیت کے ساتھ واضح طور پر بتایا جائے کہ *consensus* کا جو اظہار کیا جا رہا ہے آیا وہ *consensus* ہے یا محض اس کا تاثر دینے کی کوشش کی جا رہی ہے؟

جناب سپیکر: زیریل منسٹر فار جسٹس اینڈ پارلنٹری آفیسرز!
 جناب قبال احمد خان: جناب سپیکر! میں ایک بات کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ ابھی معزز رکن لاہور سے جو ہیں انہوں نے فرمایا ہے کہ ان کا تعلق ایک گروپ سے ہے اور گروپ کا ایک واضح مسلک ہے اس الیٹو پر۔ تو میں یہ ذمہ داری سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کمیٹی کے اندر مولانا گوہر علی صاحب نے واضح طور پر یہ ارشاد فرمایا تھا کہ میں یہاں کسی گروپ یا کسی جماعت کی پالیسی کی بات نہیں کر رہا۔ میں اپنی ذاتی رائے دے رہا ہوں اس لئے یہ بات کہنا کہ مولانا صاحب نے وہاں کسی گروپ کی فائندگی کی ہے، مولانا صاحب کے اپنے کہنے کے مطابق درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب!
 حاجی محمد سیف اللہ خان: جناب والا! میں وزیر عدل کے اٹھائے گئے چند نکات کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا۔ پہلا اعتراض تو انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ چونکہ اعتراض رپورٹ پیش کرتے وقت نہیں کیا گیا۔ اس لئے اب اعتراض نہیں ہو سکتا یہ چیزیں کسی موشن سے متعلق تو ہو سکتی ہیں۔ ان قوانین و قواعد میں کہیں بھی کسی قاعدے کا حوالہ دے دیا جائے۔ جہاں قانون کی خلاف ورزی کی جا رہی ہو۔ اس کے لئے کوئی وقت معین ہے۔ یا کسی قسم کی پابندی ہے۔ کہ اس قانون کی خلاف ورزی کا سوال فلاں وقت اٹھا یا جاسکتا ہے یا فلاں وقت نہیں اٹھایا جاسکتا؟

There is no such limitation in rules of procedure.

اور نہ ہی کسی کا انہوں نے حوالہ دیا ہے۔

نمبر ۲ قاعدہ نمبر ۱۹۴ کے مطابق اس کمیٹی کی رپورٹ

confidential ہوتی ہے۔ جب تک اس ہاؤس میں وہ پیش نہ ہو۔ کسی رکن کو یہ بتہ نہیں ہوتا، ماسوائے اراکین کمیٹی کے۔ کہ اس کے سیاق و سباق کیا ہیں۔ وہ پیش ہوگی۔ اور پیش ہونے کے بعد ہمیں موقع ملے گا۔ اس کو گہرائی سے دیکھنے کا کہ جو کچھ اس میں لکھا گیا ہے وہ درست ہے یا صحیح ہے۔ ۲۸ نومبر کو یہ پیش ہوئی اور اس کے مطالعہ کے بعد آج پہلا دن ہے۔ جب ہم اس پر بیٹھ رہے ہیں۔ اور یہ اعتراض جو قانون کے مطابق ان کی موشن بھی پیش کرنے سے پہلے دیا جا رہا ہے۔ ہر لحاظ سے valid اور درست ہے۔

جہاں تک میرے دوسرے فاضل دوست کا اعتراض ہے کہ جہاں

Limitation Act

کوئی clear cut provision نہ ہو تو دباؤ

کا اطلاق ہوتا ہے۔ تو میں آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا کہ وہ اس صورت میں ہوتا

avail

کو

Gazetted holidays

ہے جب کوئی ادارہ لازمی طور پر

کرتے کا حق رکھتا ہو۔ ہمارے قواعد میں آپ دیکھ لیں کہ رول ۲۸ کے تابع قطعی طور

working days

نہیں کیا گیا۔ کہ اس اسمبلی کے ایام کا

specify

of the Government ہوں گے اور کسی سپیشل حکم کے تابع ہم چھٹی کے دن کام کر سکیں گے

بلکہ اس میں قطعی طور پر جناب سپیکر کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اس کے ایام کار

اور اس کے hours of business مقرر کرنے میں قطعی طور پر خود مختار ہیں۔ اس

ایوان پر چھٹیوں کا گزرتا ہوا ریڈیز کا کوئی بھی اطلاق نہیں ہوتا۔ جب اس ایوان میں

۲۲ تاریخ خود مانگی گئی تھی۔ مودور کی طرف سے کہ ۲۲ تاریخ کا وقت دیا جائے۔ اور

۲۲ تاریخ کا وقت دیا گیا تھا۔ تو یہ اس کمیٹی کا فرض تھا کہ وہ سوچتی کہ ۲۲ کو اگر

چھٹی ہے تو ہم نے ۲۱ کو adjournments آپ دیکھیں یہ نہیں کہ وہ باقاعدہ

توازن سے کام کرتے رہے۔ بلکہ انہوں نے آخری دن ۲۳ کو کام کیا اور جو اس سے پہلے

POINT OF ORDER

ٹینگ ہے اس کی وہ ۱۵ نومبر کی ہے۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ ۱۵ نومبر کے بعد وہ ۲۱ نومبر fix نہیں کر سکتے تھے۔ اور انہیں ۲۳ نومبر fix کرنے تھی اس لئے کہ ۲۲ کو چھٹی تھی۔ presentation کے بارے میں سوال ہو سکتا ہے، مگر جہاں تک کمیٹی کی ٹینگ منعقد کرنے کا سوال ہے وہ لازمی طور پر ۲۲ کو یا ۲۲ سے قبل ہونی چاہیے تھی۔ اور اگر انہوں نے ۲۲ نومبر کو کی ہے تو پھر اس کے لئے اس ایک دن کی extension لینا ان کے لئے لازمی تھا۔ اور جب تک وہ extension نہ لیں اس وقت تک یہ رپورٹ قانون و قواعد کے تابع اسمبلی میں پیش کر دے رپورٹ تصور نہیں کی جا سکتی۔ لہذا اس صورتحال میں میں سمجھتا ہوں کہ یہ رپورٹ چونکہ قواعد کی سرکاری خلاف ورزی کرتے ہوئے پیش ہوئی ہے۔ اس لئے یہ ایوان اس رپورٹ کو زیر غور نہیں لاسکتا۔ تاؤنیکہ اس کی extension claim نہ کی جائے

اس کے ساتھ جہاں تک سیاق و سباق کا تعلق ہے، خود جو پیراجناب وزیر قانون نے مولانا گوہر رحمان کے اختلافی نوٹ کا پڑھ کر سنایا ہے اس میں واضح طور پر لکھا گیا ہے اور ایک لفظ انہوں نے نہیں دکھایا جس میں لکھا گیا ہو کہ اگر یہ دستور کے تحت درست ہے یا غلط ہے تو پھر میں مان لوں گا۔ وہ تو شروع سے لے کر اس کی آخری سطر تک اس موجودہ بل سے اختلاف کرتے آئے ہیں کہ یہ نامکمل ہے، غلط ہے۔ اور میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ ایک تو قاعدے کے مطابق یہ رپورٹ پیشی نہیں کی گئی اور دوسرا یہ رپورٹ غلط واقعات و حقائق پر مبنی ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس رپورٹ کی قطعی طور پر کوئی آئینی اور قانونی حیثیت نہیں ہے اور یہ ایوان اسے زیر بحث لانے کا حق نہیں رکھتا۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Sardar Aseff Ahmed Ali Sahib, you want to add something?
Yes, Mr. Aseff Ahmad Ali.

Sardar Aseff Ahmed Ali: Mr. Speaker, Sir, it is not accepting the verdict of the honourable Law Minister that there was consensus in the Committee. I think the whole issue could be resolved once the honourable member who has expressed dissent is allowed to come and enlighten this House as to what sort of consensus or what sort of dissent he was able to present to the Committee.

جناب سپیکر، Thank you ہمارے پاس اس وقت دو ایجنڈز فریم ہو کر آئے ہیں

ایک یہ ہے کہ یہ جو کمیٹی کی رپورٹ تھی۔ یہ ۲۲ نومبر کو مکمل ہو کر ایوان کو واپس پیش کی جائے۔ حاجی سیف اللہ خان صاحب کا نقطہ نظر یہ ہے کہ یہ جو ۲۲ نومبر کی تاریخ ہے۔ ایوان کی اجازت کے بغیر اس میں ترمیم نہیں کی جاسکتی۔ معززہ وزیر عدل و انصاف کا نقطہ نظر یہ ہے کہ چونکہ جمعہ کا روزہ تھا ۲۲ کو اور on working day تھا اسمبلی سیکریٹریٹ کا اس لئے ۲۳ نومبر جو دوسرا ورکنگ ڈے بنتا ہے۔ اس کو تصور کیا جائے اب اس پر روزہ as such میں سمجھتا ہوں کہ وضاحت کرنے ہیں۔

Rule 208 (2) also explains it:

“A notice delivered when the Notice Office is closed shall be treated as given on the next working day”.

اگر ورکنگ ڈے کی تشریح بھی کی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ We can treat it as such, ایک دن اگر بند ہو جیسا کہ limitation Act بتایا گیا ہے کہ جب کوئی تاریخ دی جاتی ہے which falls on a particular day

working days plus

حاجی صاحب نے یہ کہا کہ

the working hours are fixed by the Speaker of the House. This is correct. The Speaker also fixes the working days in accordance with certain rules, which he and the Secretariat have arrived at. They can, of course, be changed with the consent of the Speaker. At the present time Fridays are closed. But I think, in this particular way, we can treat this motion as such on the next working day.

As far as the consensus is concerned, I will read out some definition from the Oxford English Dictionary:

POINT OF ORDER

"Consensus" means "a general - - - concord of different - - - organs of the body in effecting a given purpose; sympathy".

Second definition is "agreement in opinion". The words which have been used here are:

"There was full consensus among the Members of the Committee to the effect that the Bill, as received, may be passed."

While supporting the provisions of the Bill, Maulana Gohar Rehman suggested certain amendments relating to the other provisions regarding political parties in the Constitution and the Political parties Act, 1962, and also submitted a note of dissent as at Annexure I. Khawaja Muhammad Safdar, however, expressed the view that these amendments were outside the scope of the present Bill".

Now the difficulty which arises here is that a Note of Dissent has been given and the question is whether the words "There was full consensus" be used or not. The exact words of Maulana Gohar Rehman are

”سیاسی جماعتوں کے ایکٹ ۱۹۶۲ میں مزید ترمیم کا بل جس شکل میں پیش کیا گیا ہے، اسی شکل میں قابل قبول نہیں ہے۔ میری اس رائے کی وجوہات درج ذیل ہیں۔“

Here I think there is a slight contradiction. I would say that the bill, as it stands, should be admitted, but, in the future, people who draft such Committee reports should be more careful in the language that they actually use so that the meanings that are conveyed in the Notes of Dissent must be accurately reflected in the report that is presented to the House. This would be my plea to the honourable members. Thank you.

حاجی محمد سیف اللہ خان: پروانہ آف آرڈر، سر، جناب! میرا دوسرا پروانہ آف آرڈر یہ ہے کہ ایک تو میں جناب والا سے یہ وضاحت اور رولنگ چاہوں گا کہ جہاں تک بول ۲۰۸ کے تابع کسی چیز کے نوٹس دینے کا تعلق ہے تو یہ درست ہے۔ میں آپ سے اس پر

بھی رولنگ چاہوں گا کہ رول ۸، جو کہ نوٹس کے متعلق ہے۔ اگر پورٹ پیش کرنے کے لئے اسمبلی کوئی تاریخ مقرر کر چکی ہے۔ تو کیا اس تاریخ کے بعد اس کمیٹی کی میٹنگ بھی ہو سکتی ہے؟ اور اگر اس کمیٹی کی میٹنگ ہو سکتی ہے تو کیا اس کے لئے اس ہاؤس سے *extension* لیے بغیر اس دن کی کارروائی کو جو کہ اسمبلی کی مقرر کردہ میعاد کے بعد ہوئی۔ جائز قرار دیا جاسکتا ہے؟ اس پر میں آپ کی رولنگ چاہوں گا۔

جناب سپیکر، میرے خیال میں میں نے اس کی وضاحت کر دی ہے۔ وہی پوائنٹ آپ نے دوسرے طریقہ سے پیش کر دیا ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان : میں سر! یہ تو بالکل ہی مختلف انداز میں ہے۔ میں تو اسی *Base* پر نئی رولنگ چاہتا ہوں۔ وہ تو آپ نے اس لئے فرمایا کہ چونکہ اس دن چھٹی تھی اور رول ۲۰۸ کے تابع اگر اسمبلی کو کوئی نوٹس *deliver* کرنا ہوتا وہ دوسرے دن *deliver* کیا جائے گا۔ وہ اور چیز ہے وہ ۲۲ کو رپورٹ نہیں بھجوا سکے۔ میرا سوال یہاں پر یہ ہے کہ اس مقررہ تاریخ کے بعد کیا اس کمیٹی کی میٹنگ بھی ہو سکتی ہے؟ اور اگر ہو سکتی ہے تو کیا اس کے بعد مقرر کردہ میٹنگ کے لیے اس ہاؤس سے *extension* لینا ضروری ہے۔ یا نہیں ہے قطع نظر اس سارے بل کے؟ آپ کی وہ رولنگ تو آگئی۔ میں از سر نو اس نکتہ پر رولنگ چاہتا ہوں۔ نوٹس اور چیز ہے، کمیٹی کا منعقد ہونا، کمیٹی کا بیٹھنا، اس کا اجلاس کرنا وہ اور چیز ہے۔ وہ ۲۳ کو ہوا ہے۔ جو کہ رپورٹ سے ظاہر ہے۔

میں آپ کی دوسری رولنگ اس سلسلہ میں یہ چاہوں گا کہ جب کسی رپورٹ کے اندر کوئی فقرہ ایسا درج کر دیا جائے۔ آپ نے *consensus* کے بارے میں جو کچھ فرمایا اس سے مجھے سو فیصد اتفاق ہے۔ مگر یہاں تو آپ نے اختلافی نوٹ دیکھا۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ ترمیمی بل جس شکل میں وہ پیش کیا گیا تھا قابل قبول نہیں ہے۔ یہ فقرہ آپ نے پڑھا اور یہاں لکھا جا رہا ہے کہ

“Which supporting the provisions of the Bill, Maulana Gohar Rehman suggested certain amendments ———”

POINT OF ORDER

ان کے اختلافی نوٹ میں کس جگہ پر یہ بات موجود ہے۔ کہ اس بل کو تو میں support کرتا ہوں اور اس کے علاوہ یہ ترامیم دیتا ہوں؟ وہ تو سرے سے آپ کے اس پڑھے ہوئے فقرے کے مطابق شروع سے ہی اس ترمیمی بل کی مخالفت کر رہے ہیں کہ مجھے یہ ترمیمی بل اسی شکل میں قابل قبول نہیں ہے۔ تو اس پر جناب والا! میں آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا۔

while keeping aside the ruling which has already been given,

میں از سر نو عرض کروں گا کہ آئندہ کسی وقت یہ صورتحال ہو کہ ممبر لکھ رہا ہے کہ مجھے بل منظور نہیں ہے۔ اور رپورٹ میں درج ہو کہ "while supporting the Bill" تو اس کے بارے میں آپ کی رولنگ کیا ہوگی؟

جناب سپیکر: آپ نے میرے خیال میں وہی نکتہ بہت احسن طریقہ سے دھرایا ہے۔ معذرت

کے ساتھ یہی نے جو رولنگ دی۔ وہ یہی تھی۔ I am laying down a precedent.

ہر رولنگ کے بارے میں ہمیشہ دو نظریات ہوتے ہیں جو اس کی legal interpretation ہے

Limitation Act کے مطابق on the next working day ہے

اب جب دوبارہ پروسجر دیکھیں گے اس اسمبلی کا جو اس وقت ہے اس کی وضاحت آپ Black and White میں کر دیں گے

Till that time the ruling that I have given, I think, shall stand.

دوسرا پوائنٹ جو اس میں آتا ہے میں نے اس کے بارے میں صرف یہ کہا ہے کہ۔

I think greater caution should be taken in fairly representing the points of view of the respective members on a Committee in writing a summary which accurately reflects the points of view of the members. This is self-explanatory in itself.

THE POLITICAL PARTIES (AMENDMENT) BILL, 1985

Mr. Iqbal Ahmed Khan: Sir, with your kind permission, I get to move:

"That the Bill further to amend the Political Parties Act, 1962. The Political Parties (Amendment) Bill, 1985, as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once".

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the Bill further to amend the Political Parties Act, 1962. The Political Parties (Amendment) Bill, 1985, as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once".

Several Members: Opposed.

Haji Muhammad Saifullah Khan: Sir, I get to move:

"That the Political Parties (Amendment) Bill, 1985, as reported by the Standing Committee, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 15th January, 1986."

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Sir, I beg to move:

"That the Political Parties (Amendment) Bill, 1985, as reported by the Standing Committee, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 15th January, 1986".

شاہد بلوچ الدین : جناب والا ! ایک بل میں نے بھی پیش کیا ہے ۔
 وہ کہ سیاسی پارٹیوں کی بحالی کے ترسیل کو کوئی راہ کے لئے مشترک کیا جائے ۔

THE POLITICAL PARTIES (AMENDMENT) BILL, 1985

Sh. Rashid Ahmed: Sir, I move:

"That the Political Parties (Amendment) Bill, 1985, as reported by the Standing Committee, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by the 15th January, 1986".

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, I beg to oppose the amendments moved.

جناب و می مغلزندی: جناب میں نے تجویز کیا ہے
کہ چار ہفتے کے لئے پبلک می رائے کے لئے اسے مشہر کیا جائے؟

Mr. Speaker: Honourable Minister for Justice and Parliamentary Affairs.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, I beg to oppose the amendments submitted by Haji Muhammad Saifullah Khan from Rahim Yar Khan and Dr. Sher Afgan Khan from Mianwali Bukkur.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: I am a member from Bukkur first and then from Mianwali.

Mr. Speaker: Thank you very much. Thank You, Sir.

Mr. Iqbal Ahmed Khan: And Shah Baleeghuddin from Karachi and Rashid Ahmed from Rawalpindi.

Mr. Speaker: Haji Muhammad Saifullah Khan Sahib.

حاجی محمد سیف اللہ خان: جناب والا! موجودہ بل جس کے بارے میں اس ایران کو
غور کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ یہ عوامی نوعیت کا اہم ترین بل ہے۔ جس کے اثرات اس
مملکت پاکستان کے ہر شہری پر ہونے لگیں۔

(اس موقع پر جناب ڈپٹی سپیکر (سر دار وزیر احمد جوئیزی) کرسی صدارت پر مسکن ہوئے۔)

حاجی محمد سیف اللہ خان: دنیا کی تمام مہذب قوموں میں اور بالخصوص ان ممالک میں جو
ریحانی روایات کو تسلیم کرتی ہیں اس امر کو بین طور پر تسلیم کیا گیا ہے

اور کوئی شک نہیں کہ پارلیمنٹوں کے کئے گئے فیصلوں کا پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قوانین کا موثر طور پر اس معاشرے اور قوم پر اطلاق تو ضرور ہو جاتا ہے، وہ قوانین، وہ مسودات، ایک قانون کی شکل تو ضرور اختیار کر لیتے ہیں۔ مگر جب کوئی قانون اس اہمیت اور اس نوعیت کا ہو کہ جس میں اس ملک کا ہر فرد و فریق بننا چاہتا ہو یا اس کے مفادات اس سے وابستہ ہوں تو پھر تمام پارلیمنٹوں میں طریق کار رواج رہا ہے کہ ایسے قوانین بنانے سے قبل ایسے قوانین پر غور کرنے سے قبل ان قوانین اور مسودات کو عوام کی عدالت میں بھیجا جاتا ہے اور اس عدالت میں سمجھنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ پھر جب عوام کی عدالت اس مسودے کے بارے میں اپنا فیصلہ صادر کر دے اور اس کے بارے میں اپنی رائے دے دے اور اس رائے اور فیصلہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور اس کا مکمل طور پر احترام کرتے ہوئے جب کوئی ایوان ان کے لئے قانون سازی کرے گا تو پھر وہ قانون اس ایوان کا قانون نہیں ہوگا بلکہ اس ملک کے لئے دوسرے ہر فرد اور ہر شہری کا اپنا قانون ہوگا، اور جو بالکل اس شہری کو اس قانون کے ساتھ پیدا ہوگی جو نکلڈ اور محبت اس شہری کو اس قانون کے ساتھ پیدا ہوگی جس میں اس کی اپنی ذاتی رائے کا عمل دخل موجود ہے تو وہ قانون کبھی بھی میں سمجھتا ہوں کہ کسی معاشرے میں غیر موثر نہیں ہو سکتا۔

بدقسمتی کے ہمارے معاشرے میں قانون تو بنائے جاتے رہے، قانون بنائے جاتے ہیں قانون بنانے کا حق کوئی شک نہیں کہ اس ملک کے اور

تمام ملکوں کے ایوانوں کو ہی حاصل ہوا کرتا ہے، مگر کبھی ہم نے اس چیز کا اندازہ لگایا کہ جو قوانین انتہائی طور پر عوامی نوعیت کے ہوتے ہیں ان میں جب تک ان ایوانوں نے اپنے ساتھ اس ملک کے شہریوں کو شریک نہیں کیا۔ ان کی رائے کو اپنے لئے رہنمائی کا باعث نہیں بنایا تو پھر وہ قانون کبھی بھی اس معاشرے میں نہ تو کارآمد ثابت ہوئے ہیں۔ نہ فیصد ثابت ہوئے ہیں اور نہ وہ موثر طور پر لاگو ہو سکے ہیں۔ میں اور قوانین کی طرف نہیں جاتا میں دوسرے قوانین کی بات نہیں کرتا میں خالصتاً اپنے آپ کو اس پولیٹیکل پارٹیز ایٹ کی طرف محدود کر دوں گا۔ اور اپنے آپ کو اس پر confine کروں گا۔

اس قانون کی تاریخ بھی میں آپ کے سامنے پیش کر دوں کہ یہ قانون ان ملک

میں پہلی دفعہ نافذ نہیں کیا جارہا یہ قانون اس ملک میں پہلی دفعہ پیش نہیں کیا جارہا۔
 بلکہ یہ قانون اس ملک میں اس سے پہلے بھی رائج ہوا۔ وہ دوسرے نام سے رائج ہوا
 اس کے بعد پھر ۱۹۶۲ء میں سیاسی جماعتوں کا ایک قانون ۱۹۶۲ء کی اسمبلی نے اس ملک کے لئے
 پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ ۱۹۶۲ء کے نام سے نافذ کیا پھر اس کے بعد اس اسمبلی نے ۱۹۶۳ء میں جب
 دشواری محسوس کی اس قانون کو مکمل طور پر نافذ کرنے میں تو انہوں نے اس کی ترمیم ۱۹۶۳ء میں کی۔
 پھر جب ۱۹۷۳ء کا آئین نافذ ہوا تو ایک بار پھر احساس پیدا ہوا کہ قانون ہمارے آئینی اور قانونی تقاضے
 پر عمل نہیں کرتا۔ اس وقت اس چیز کو ملحوظ خاطر رکھا گیا کہ ۱۹۶۲ء کے قانون کے تابع جو شرائط
 اس قانون میں درج کی گئی تھیں وہ چونکہ ۱۹۷۳ء کے آئین سے متصادم تھیں تو اس صورت میں نہ صرف اس اسمبلی کو ۱۹۶۳ء
 کے قانون میں ترمیم کی ضرورت لاحق ہوئی بلکہ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے آئین میں بھی ترمیم کی اور آئین کے آرٹیکل
 ۱۷۱ میں بھی ۱۹۷۵ء میں نئی ترمیم کی گئی پھر اس ترمیم کی روشنی میں ۱۹۶۲ء کے پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ میں ایک اور ترمیم
 کی گئی۔

اس کے بعد یہ سلسلہ بند نہ ہوا بلکہ اس قانون کو اور زیادہ اپنی پسند اور ضرورت کے مطابق
 بنانے کے لئے مارشل لا کے دور میں بھی اس کی ضرورت محسوس کی گئی۔ اور اس قانون کی ۱۹۷۸ء
 میں ایک بار پھر ترمیم کی گئی اس سے بھی جی نہ بھرا اور اس کے بعد ۱۹۷۹ء میں پھر اس پر اور
 قدغن لگائی گئیں کہ کس طرح سے اس ملک میں سیاسی اور جمہوری عمل کو قطعی طور پر ختم کیا جاسکتا ہے
 اور اس ملک کے عوام کو سیاسی لحاظ سے کس طرح پابند سلاسل بنایا جاسکتا ہے کس طرح سیاسی اور
 سے ان کا عمل دخل کم کیا جاسکتا ہے کس طریقے سے ان کو سیاسی حقوق سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محروم
 رکھا جاسکتا ہے تو پھر اس پر ۱۹۷۹ء میں بھی ایک ضرب کاری لگائی گئی یہ سلسلہ بند نہ ہوا بلکہ ۱۹۸۵ء
 میں بھی ایک ترمیم کی گئی۔ اس پارلیمنٹ کے آنے سے قبل بھی پھر بھی اس سے سمجھا گیا کہ ابھی بھی
 کوئی کسر باقی رہ گئی ہے اس قانون میں شاید ابھی بھی کوئی ایسی شق موجود ہے جس کے تابع شاید
 اس ملک کے شہری اس ملک کے اندر سیاسی سانس لے سکیں تو اس سانس کو ختم کرنے کے لئے
 اور مکمل طور پر سیاسی عمل کا دروازہ بند کرنے کے لئے اور اس کا گلا گھونٹنے کے لئے ہر قسم سے
 ہماری موجودہ حکومت کو بھی یہ سعادت اور یہ شرف حاصل ہو رہا ہے کہ جو کئی مارشل لا والوں

سے رہ گئی تھی۔ اس ملک سے سیاسی عمل کو ختم کرنے کے لئے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے موجودہ حکومت نے اپنے آپ کو انتہائی موزوں قرار دیا اس ملک میں سیاسی عمل کو سیاسی دائرے کو سیاسی جماعتوں کو ہمیشہ ہمیشہ سے ختم اور محروم کرنے کے لئے کہ وہ ایک اور ترقی ملی لائیں تاکہ اس ملک میں سیاسی جمہوری ادارے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ذاتی غلامی کی زد میں آجائیں۔

جب ایوانوں اور حکومتوں کا طریقہ کار یہ ہو جاتا ہے کہ وہ عوام کی خواہشات کے برعکس عوام کے مفادات کے برعکس، عوام کی ضروریات سے برعکس، ملک اور قوم اور ملت کے مفادات کو پس پشت ڈال کر محض اور محض اپنی اکثریت کے بل بوتے پر کمزور یہ اختیار کرتے ہیں اور اس طریقے سے اپنی اکثریت کے بل بوتے پر عوام کی رضا مندی شامل کیے بغیر وہ اگر کوئی قانون منظور کرا لیتے ہیں تو پھر ان قوانین کی دھجیاں بازاروں، نگینوں اور سڑکوں میں اڑائی جاتی ہیں اور یہ پہلی بار نہیں ہو رہی، ہمیں ماضی کے تجربات سے سبق حاصل کرنا چاہیے کہ ماضی میں کیا ہوتا ہے جب بھی عوام پر توجہ نہیں دی گئی۔ جب بھی عوام کی رائے کو شامل حال نہیں کیا گیا، جب بھی عوام کو ان ایوانوں کے ساتھ شریک کار نہیں کیا گیا تو پھر ان ایوانوں کو ان عوام کا اعتماد اٹھ جانے کی بنا پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہونا پڑا یہ ایوان اس وقت ایوان نہ کہتے ہیں یہ ایوان اس وقت تک باقی رہ سکتے ہیں جب تک ان ایوانوں کو عوام کا اعتماد حاصل رہے اور ان ایوانوں کو عوام کا اعتماد اس وقت حاصل ہو سکتا ہے جب ان کے معاملات کو طے کرنے کے لیے وہ انہی کی رائے کا سہارا لیں، ان کو بھی اس میں شریک کریں، اور ان کی رائے جو بھی آئے جس طرح بھی آئے اس کو من و عن تسلیم کر کے ان کے لئے نافذ کریں تو وہ قانون کبھی بھی غیر موثر نہیں ہوتا اور اس ایوان سے کبھی عوام کا اعتماد نہیں اٹھتا۔

یہ ذہن سے اڑا دینا چاہیے یہ اس ذہن سے نہمال دینا چاہیے کہ چونکہ آئین میں کچھ دیا گیا ہے کہ ان ایوانوں نے پانچ سال تک کے لئے رہنا ہے اور پانچ سال تک یہ ایوان مطلق الغنان ہیں کہ اپنی مرضی اور اپنی اکثریت کے بل بوتے پر اس ملک کے شہریوں پر جس قسم کے قانون، جس قسم کے سادات، جس قسم کی آراء، مٹھوپنا چاہیں وہ مٹھوپ سکتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ خام خیالی ہے، قطعی طور پر غلط ہے میں نے میعاد سے پہلے بھی ان ایوانوں کو اڑتے دیکھا ہے میں نے میعاد سے قبل بھی ان ایوانوں کو ٹوٹتے دیکھا ہے اور میں نے مقررہ میعاد سے قبل بھی ان ایوانوں کو

ہوتے دیکھا ہے پھر اس وقت جب وہ ایوان عوام کے پاس جلتے ہیں تو ان کی حالت یہی ہوتی ہے کہ وہ عوام انہیں منہ لگانے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور وہ انہیں اپنے سے ایک مختلف مخلوق تصور کرتے ہیں۔ جہاں یہ صدمت حال ہو اور یہ نہیں کہ ہم کہیں باہر کی باتیں کر رہے ہیں ہم کتابوں کی لکھی ہوئی باتیں کر رہے ہیں ہم کتابوں کے حوالے دے رہے ہیں، بلکہ اس ملک کو کوئی بار جناب والا! اس کے تجربات ہو چکے ہیں، آپ نے دیکھا کہ مسودات تو مسودات، جب عوام کو ان کی آئین سازی میں شریک نہ کیا گیا، تو آئین بھی اس ملک میں نہ چل سکا آپ نے دیکھا کہ باوجود اسمبلیوں کا مکمل اعتماد رکھتے ہوئے، باوجود اسمبلیوں کے متد و متفق ہونے کے، جب عوام کا اعتماد ان کے ساتھ نہ رہا تو ۱۹۷۹ء کی اسمبلیوں کا کیا حشر ہوا؟ آپ نے دیکھا کہ جب ۱۹۷۷ء کی قائم شدہ اسمبلی کو عوام کا اعتماد نہ رہا، تو اس اسمبلی کا وجود کہاں گیا؟ بلکہ اس حد تک کیا گیا کہ اس اسمبلی اور الیکشن کو آئین سے بھی خارج کر دیا گیا کہ اس آئین کے تحت منعقدہ الیکشن بھی تصور نہیں کیا جائے گا۔ یہ صورتحال ہوتی ہے جب ہم عوام کو شریک کار نہیں کرتے یا عوام کی خواہشات اور مرضی کا عمل دخل سامنے نہیں رکھتے اور محض اکثریت کے بل بوتے پر اکثریت کی بنا پر اپنا یہ ایک قانونی اور آئینی حق سمجھتے ہیں کہ یہ نمائندے بیٹھ کر جو کچھ بھی کریں گے وہ عوام کے لئے قابل قبول ہوگا (داخلت ہاں، ہاں، ہاں) ہوتا ہے اس کا حق بھی ہے کہ ایوان جو بھی قانون بنائے اس کی قانونی حیثیت بھی ہے مگر اس ایوان کے لئے یہ بھی لازم ہے کہ وہ قانون بنانے وقت عوام کی خواہشات کو بھی سامنے رکھے عوام کی ترجیحات کو بھی سامنے رکھے۔

میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب انتخابات ہو رہے تھے آج بھی یہ تحریک پیش کرنے کی ضرورت نہ ہوتی، اگر اس مسودہ قانون کو عوام کی خواہشات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس ایوان میں پیش کیا جاتا میں نہیں بلکہ اس ایوان کا ہر رکن عوام کے احساسات اور جذبات سے مکمل طور پر آگاہ ہے کیا کچھ عوام کے ساتھ آج تک نہیں کیا گیا کون کون سے دھوکے، فریب اور سراب ہیں جو عوام کو نہیں دکھائے گئے اور عوام کے حقوق پر کس کس طرح سے میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکے ڈالے گئے ہیں ان تمام چیزوں کے باوجود چونکہ مافی کی سیاسی جماعتوں نے بھی عوام کی خواہشات کا احترام نہ کیا، اس وقت کی سیاسی جماعتیں بھی حکومت کے بل بوتے پر اور حکومت کا طاقت پر

چلی رہیں۔ لہذا وزیر خزانہ نے اپنا شمار اور منشور بنایا اور پھر آپ نے دیکھا کہ ایک وقت بھی اس ملک میں آیا کہ جب سوال پیدا ہوا۔ ۱۹۸۵ء کے انتخابات کے سلسلے میں کہ انتخابات جماعتی بنیادوں پر ہوں یا غیر جماعتی بنیادوں پر تو ایک طرے یہ نقطہ نظر دیا گیا کہ انتخابات غیر جماعتی بنیادوں پر ہوں گے۔ اور دوسری طرف سے یہ اپیل کی گئی، سیاسی جماعتوں کی طرف سے عوام کے پاس کہ نہیں، صرف اور صرف جماعتی بنیادوں پر ہی انتخابات، انتخابات کھلائے جاسکتے ہیں اور عوام کو کہا گیا کہ وہ ان انتخابات کا بائیکاٹ کریں یہ ایک بہت بڑا سبق ہے اس ملک کی سیاسی جماعتوں کے لئے کہ کیوں اس ملک کے عوام نے ان کی اپیل پر کان نہ دھرا۔ کیوں انہوں نے سیاسی جماعتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے۔ سیاسی جماعتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے غیر جماعتی انتخابات کیلئے چڑھ کر حصہ لیا۔ یہ چیز سوچنے سے تعلق رکھتی ہے، غور کرنے سے تعلق رکھتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حاجی صاحب آپ نے اپنا پوائنٹ آف ویو اچکھین کر دیا ہے۔
حاجی محمد سیف اللہ خان: جناب والا! وہی تو کر رہا ہوں اور تو کچھ نہیں کر رہا اور میرا
 کیا ہے جس میں سیاسی جماعتوں کا نام نہ ہو، اور کوئی فقرہ ایسا نہیں جس میں عوام کا نام نہ ہو۔ رائے کا بھی عمل
 ہے، فقرے میں ہے، جناب والا!

وزیر مملکت برائے محنت و افرادی قوت دیروں ملک رائے منصب علی خاں: پوائنٹ آف آرڈر، جناب یہ تقریر جو حاجی سیف اللہ خان صاحب فرما رہے ہیں۔ یہ تقریر وہ اس ہاؤس میں مین چارمربہ پہلے کر چکے ہیں یہی فقرے، یہی الفاظ اور یہی لہجہ اختیار کر کے بہت دفعہ دہرا چکے ہیں جناب والا! میری یہ استدعا ہے کہ آپ کی وساطت سے کہ اب یہ بار بار انہی فقروں کو انہی الفاظ کو اور انہی آرگوشن کو نہ دہلائیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان: جناب والا! جب تک بار بار حکومت عوام کے حقوق پر ڈاکہ ڈالتی رہے گی، جب تک حکومت بار بار۔۔

شاہ بلین الدین: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! آپ کی خدمت میں جو پوائنٹ آف آرڈر پیش کیا گیا ہے اس کے بارے میں مجھے اعتراض ہے، اور میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں اس فلور پر جو تقریر کی اجازت ہے حُرفِ تجوی اور الفاظ وہی دہرائے جائیں گے

THE POLITICAL PARTIES (AMENDMENT) BILL, 1985

اور جو حاجی صاحب کے بارے میں یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ حاجی صاحب بار بار ایک ہنسی چیز پیش کرتے ہیں یہ غلط ہے، قواعد اور حالات کے لحاظ سے ممکن ہے کہ بعض فقرے دہرائے جائیں، لیکن یہ تو کوئی اعتراض نہیں ہے کہ حاجی صاحب کی توذیر کو محض اس وجہ سے ٹوکا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حاجی صاحب سے یہ گزارش ہے کہ ذرا مختصر کر لیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان: جناب والا آپ یہ تو دیکھیں کہ بل کیسا ہے اور اس کا تعلق کس

سے ہے؟ اس ملک کے دیگر دعوام کی قسمت ہے، اس کا تعلق اس ملک کی بقا ہے۔ اس کا تعلق اس ملک کی سالمیت ہے جو ہم کو سیاسی عمل ہر زندہ قوم کے لئے دوڑتے ہوئے خون کی مانند سہا کرنا ہے، سیاسی عمل ہر زندہ قوم کے جسم میں اس کی ریوچ کی حیثیت رکھتا ہے اور جب کسی قوم کے اندر سیاسی عمل ختم ہو جائے تو وہ قومیں ہمیشہ کیلئے تاریخ کے صفحات سے مٹ جایا کرتی ہیں۔ یقین جانیئے کہ اس قانون کی اہمیت آئین سے کم نہیں ہے بلکہ اس میں بھی اسی سیاسی عمل سے تخلیق پاتے آئین بھی اسی سیاسی عمل سے جنم لیتے ہیں اور یہ ایوان بھی اسی سیاسی عمل سے جنم لیتے ہیں۔ تو میں گزارش کروں گا کہ اس قانون سے صرف نظر نہ کیا جائے اس پر عدم توجہی کا مظاہرہ نہ کیا جائے، بلکہ اس قانون کی اس طرح سے اس دافوس میں چھان بھٹک کی جائے اس طرح سے اس پر غور کیا جائے اور اس کے بعد اس قانون کو اس طریقے پر بنایا جائے کہ یہ قانون اس قوم کا اپنا قانون ہو اور جب تک اس ملک میں سیاسی عمل ہو تو یہ قانون ان کا مدد و معاون ثابت ہوتا رہے تو اس میں اوقات کی کبھی بھی پابندی نہیں ہوتی۔ جب تک موضوعات سے کوئی چیز ہٹے نہیں

جناب دلائل عرض کر رہا تھا کہ آخر کیا وجہ ہوئی۔ میں یہ عزت محسوس کر رہا ہوں۔ یہ تمام توجہات میں اس بل سے دے رہا ہوں کہ اس بل کو دعوام کے پاس بھیجے کی عزت کیوں محسوس کی جا رہی ہے اور کیوں اس کی ضرورت ہے؟ اس کے لیے مجھے تاریخ کی درق گردانی بھی کرنی پڑے گی۔ اور ساتھ ساتھ اس مملکت پاکستان کے معروض وجود میں آنے سے قبل اور آج تک جو کچھ سیاسی عمل اس کے ساتھ تیار ہوا، جو کچھ بھی کارگزاری ہوئی یہی اس سب کا آج بھی جائزہ لینا پڑے گا۔ کہ آخر کیوں ہم دعوام کو اس قانون کی تدوین میں شریک نہ کرنا چاہتے ہیں۔

تو جناب والا! میں عرض کر رہا تھا - کہ باوجود تمام سیاسی جماعتوں کی متفقہ اپیل کے قریباً قریباً تمام جماعتوں کی کہ اس ملک میں انتخابات جماعتی بنیادوں پر ہونے چاہئیں۔ اس کے باوجود دعوام نے ان کی

اس اپیل پر کان نہ دھرا، عوام نے ان کی اس منصفہ اپیل کو قطعی طور پر قابل قبول نہ سمجھا۔ اور یہ کہنا بھی غلط ہے کہ ان انتخابات میں صرف ۵۶ فیصد لوگوں نے ووٹ ڈالا ہے۔ قطعاً نہیں۔ میں ثابت کر سکتا ہوں۔ اصل نگرز سے ثابت کر سکتا ہوں کہ اس ملک کے ۹۰ فیصد لوگوں نے ووٹ ڈالا ہے ۵۶ فیصد اس صورت میں آتی

اس کے بعد لیٹس نہیں بنی۔ آپ نے دیکھی کہ لوکل گورنمنٹ کے جو انتخابات برگل ہر کوپ اور ہرجی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ہم نے بھی وہ انتخابات لڑے ہیں کہ مریض نہ تھا شدت کی حالت میں ہے مگر ووٹ ڈالنے کے لئے چار پائیوں پر اٹھا کہ ہم نے اس کے ووٹ بگڑا لئے۔

ان لوکل گورنمنٹ کے انتخابات میں اس کے باوجود ان انتخابات کا تناسب ۵۶ فیصد سے نہیں بڑھا۔

بلکہ ایک فرد کو بھی اس میں نہیں چھوڑا جاتا۔ کیونکہ اسی بستی سے اسی جے سے اور اسی گاؤں سے اس کا تعلق ہوتا ہے۔ اور اس کا اپنا براہ راست مفاد، براہ راست تعلق، اس ناسندے کے ساتھ ہوتا ہے۔

اور ہر آدمی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کرتا ہے۔ تو ان انتخابات میں بھی ۵۶ فیصد ووٹ

پڑے اس سے ثابت ہو کہ اس ملک میں موجود دو ٹرژ — بہت سے ایسے ہیں جو ملک

سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جو مر چکے ہیں۔ — موجود دو ٹرژ

۱۶۔ اور ۷۰ فیصد دیا وہ قطعی طور پر اس ملک میں نہیں ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ احتیاط کے طور پر ۷۰ فیصد

۵۶ فیصد ووٹس ہیں سے آگے ۵۶ فیصد ووٹ آجائیں، جو میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی اسمبلی میں

اتنے ووٹ کاسٹ نہیں ہوئے کسی بھی انتخابات میں اتنے ووٹ کاسٹ نہیں ہوئے۔ جتنا عوام نے فوق و

شرق اود میں سمجھتا ہوں جس لگن کے ساتھ ان اسمبلیوں کے لئے اپنے ووٹ ڈالے۔

آخر کیا وجہ ہے کہ سیاسی جماعتوں کی انہوں نے بالکل بھی پرواہ نہ کی، ان کی طرف انہوں نے کوئی

توجہ ہی نہ دی۔ ان کی اپیلوں پر قطعی طور پر کسی نے دھیان نہ دیا۔ اور یہ بے اعتمادی اور بد اعتمادی

سیاسی جماعتوں سے عوام کو کیوں پیدا ہوئی؟ اس کا وجوہات غور سے دیکھنے کے قابل ہیں کہ سیاسی جماعتیں

اس ملک میں کس طرح کام کرتی ہیں۔ پچھلے تو میں ان جماعتوں کے بارے میں کہوں گا۔ جنہیں اس قسم کے قوانین

بنائے جنہیں اس قسم کے قانون کے ذریعے سے سیاسی عمل جاری رکھنے سے روکا جاتا رہا۔ ان کے

ساتھ قدرتی لگا جاتی رہیں، ان سیاسی جماعتوں کو نہ خیر دل میں جکڑا جاتا رہا۔

اور دن بدن نئی نئی ترمیمات کر کے نئے نئے ہتھکنڈے استعمال کر کے نئے نئے مدار کر کے ان سیاسی جماعتوں، پیپروں کو قطعی طور پر مغلوب کیا جاتا رہا اور انہیں مغلوب کرنے کی دھم دیا۔ وجہ اور سبب یہ بتایا جاتا رہا کہ ہماری اپنی پارٹی طاقتور ہو۔ کون کا پارٹی؟ جس پارٹی کی ملک میں حکومت ہو اور پھر کیفیت یہ ہوئی کہ جب بھی انتخابات اس ملک میں کرائے گئے تو ان تمام سیاسی جماعتوں کو جو پیپریاں ایوانِ اقتدار تک نہیں پہنچ سکتی تھیں یا جنہیں ایوانِ اقتدار تک نہیں پہنچنے دیا جاتا تھا کبھی بھروسے کبھی دھاندلی سے کبھی جبر سے کبھی تشدد سے اور کبھی ترغیب و تحریک کے عمل سے تو پھر کیفیت یہ ہو جاتی تھی کہ وہ جماعتیں جو عوام کے اندر اپنی جڑیں مضبوط نہیں کر سکتی تھیں۔ جو عوام کے اندر اپنی جگہ نہیں پاتی تھیں جن کا عوام کے ساتھ براہِ راست تعلق نہیں ہوتا تھا تو پھر وہ عوام کو عجیب عجیب نعرے دے کر عجیب ترغیبات دے کر، عجیب عجیب ناقابلِ فہم اور ناقابلِ عمل مشورے کر انہیں دھوکہ دینے کی کوشش کرتی رہیں کہ کسی طریقے سے یہ مغلوب قوم ان کی زنجیروں میں جکڑی جائے کسی طریقے سے یہ مغلوب قوم ان کی گرفت میں آجائے اور کسی طریقے سے انہیں ان ایوانوں میں اور اقتدار میں پہنچنے کا کوئی موقع میسر ہو جائے۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ عمل پہلی مرتبہ نہ دہرایا گیا بلکہ میں سب سے پہلے اس سیاسی جماعت کو لوں گا جو اس ملک پاکستان کی خالق جماعت ہے، وہ جماعت جسے میرے قائد کی سرپرستی اور راہنمائی حاصل تھی۔ سب سے پہلا قائد اعظم کی وفات کے بعد اس ملک میں سیاسی مں کا گدا دبانے کا سہرا اسی جماعت کے سر پہلایا ہوا۔ اس جماعت نے بجائے عوام کی طرف رجوع کرنے کے جس کا میں آج مطالبہ کر رہا ہوں۔ اگر اسی وقت وہ اس عمل کو دہرائیتے اور عوام کا حق مان لیتے کہ اس ملک کے کاروبار میں عوام کو شریک کرنا ہر حکومت، ہر جماعت اور ہر طاقتور کے لیے لازم و ملزوم ہے تو آج یہ ثابت نہ آتی۔ ہوا کیا؟ کہ وہ جماعت قائد اعظم کی رحلت کے بعد یتیمی کی شکل اختیار کر چکی تھی جسے بہت بڑے سیاسی عمل کی ضرورت تھی، جسے دوبارہ عوام کی ملکیت بنانے کی ضرورت تھی۔

اور قائد اعظم کے اصولوں کے تحت اس جماعت کو عوام کی جماعت رہنے دیا جانا چاہیے تھا۔ اس کے بارے میں پہلی سازش یہ کی گئی کہ اس جماعت کو سیاسی لونڈی بنایا گیا، حکومتی لونڈی بنایا گیا، اور راتوں رات اندازہ فرمایا کہ قائد کو گورنر جنرل بننے کے بعد کہا جاتا ہے کہ آپ اپنی مسلم لیگ کی صدارت برقرار رکھیں، قوم

آپ کو چاہتی ہے، قوم کا یہ مطالبہ ہے کہ قائد اعظم تازیت اس جماعت کے صدر رہیں۔ مگر قائد اعظم نے کہا نہیں، اب میری حیثیت گورنر جنرل کی ہے اور میں کبھی اس امر کی اجازت نہیں دے سکتا کہ حکومت اور سیاسی جماعت ایک ہی آدمی کے ہاتھ میں آجائیں، اور وہ جماعت جس کا سب سے بڑا عمل دخل انتخاب کرنے کا ہوتا ہے، وہ بجائے انتخاب کرنے کے خود حکومت کی بدعالیوں میں شریک ہو جائے۔ تو قائد اعظم نے جناب والا! اس سیاسی عمل کو عوام

کی خواہشات...
جناب ڈپٹی سپیکر حاجی صاحب آپ سے گزارش ہے۔ اگر آپ conclude کر لیں
حاجی محمد سیف الدین ہیں تو ابھی تمہید پر ہوں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: تو پھر اب ہاؤس سکر ایڈجرن کرتے ہیں

You will have ten minutes only to-morrow morning.

حاجی سیف الدین: نہ سرمایہ المائم نہیں ملٹ کیا جاسکتا۔ میں کل صبح پھر شروع ہونگا۔

ابھی یہ eliciting public opinion کی بحث ہے۔

No time-limit can be fixed, neither the Speaker has the power to fix time in such a way.

کل میں شروع کروں گا آپ کے فرمان کے مطابق

Mr. Deputy Speaker: So we meet at 10.00 O'Clock tomorrow morning.

[The house adjourned to meet at ten of the clock, in the morning on Monday, the 2nd December, 1985.]